سلسلۂ کلیات خسرو بہ ترتیب و سرپرستی اعلیحضرت حضور نظام عالی مقام خلد اللہ ملکہ

فیه هدی و نور

صبح که خورشید خیابش نوشت
مطلع الانوار خطابش نوشت

مثنوی

مطلع الانوار

حضرت امیر خسرو دهلوی

به تنقید و نگرانی

جناب مولوی محمد مقتدیٰ خان صاحب شروانی

مطبع مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں طبع ہوئی ۱۹۲۶ء — ۱۳۴۴ھ

انتساب

یہ رسالہ بعہد فرخندہ بنیاد حسب اجازت بندگان
عالی متعالی اعلیٰ حضرت ہز اگزالٹڈ ہائی نس آصف جاہ
مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ

نواب میر سر عثمان علی خاں بہادر

فتح جنگ جی سی ایس آئی جی سی بی ای یار وفادار دولت
برطانیہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و ادام برہ و احسانہ کے
نام نامی و اسم سامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے

فہرستِ مضامین

مطلع الانوار

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرضِ اعتذار	۱	۱۰	دبدبۂ خسروی	۱۱
۲	تصحیح و تنقید	۲	۱۱	اصلاحِ کلام	۱۵
۳	مثنوی	۳	۱۲	موضوع	۱۶
۴	مثنوی مطلع الانوار	۴	۱۳	اسلوبِ بیان	۱۷
۵	پنج گنج یا خمسہ	۶	۱۴	تقسیم مطالب	۱۸
۶	تعدادِ اشعار	۷	۱۵	مقابلہ کا فتح باب	۱۸
۷	زمانۂ تصنیف	۸	۱۶	تضمینِ بسم اللہ	۲۱
۸	مدتِ تصنیف	۱۰	۱۷	ندرتِ اسالیب و افراطِ مطالب	۲۳
۹	کثرتِ مشاغل	۱۱	۱۸	حمد	۲۴

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۱۹	نعت	۲۵	۲۹	تربیت	۳۸
۲۰	منقبت	۲۶	۳۰	اولاد سے امید	
۲۱	مدحِ مرشد	۲۷		خدمت	۳۹
۲۲	نثارِ سلطان	۲۸	۳۱	زرداری و فیاضی	۴۲
۲۳	علما کے فرائض	۳	۳۲	جوانی کی باتیں	۴۵
۲۴	انسان کی نیابتِ الٰہی	۳۲	۳۳	بڑھاپے کی گھاتیں	۴۶
۲۵	علمِ بے عمل کی ذلّت	۳۴	۳۴	عہدِ پیری	۴۷
۲۶	انتشارِ زمانہ	۳۵	۳۵	مدارجِ عمر	۴۸
			۳۶	مناظر	۵۰
۲۷	صوفیانِ حال	۳۶	۳۷	خلاصۂ کلام	۵۳
۲۸	جوہرِ ذاتی	۳۷	۳۸	ختمِ سخن	۶۵

متن

شمار	مضمون	صفحہ	شمار	مضمون	صفحہ
۱	حمد	۱	۵	نعتِ اول	۱۰
۲	مناجاتِ اول	۵	۶	نعتِ دوم (معراج)	۱۲
۳	مناجاتِ دوم	۶	۷	نعتِ سوم (عرض)	۱۷
۴	مناجاتِ سوم		۸	مدحِ مرشد	۲۰

شمار	مضمون	صفحہ
۹	ثنائے اولان	۲۳
۱۰	ثنائے ثانی	۲۷
۱۱	داعیۂ تربیت	۳۱
۱۲	خلوتِ اول (در تعبد)	۳۸
۱۳	خلوتِ دوم (در صفتِ صبا و صباح)	۴۲
۱۴	خلوتِ سوم (در احرام بحریم حرمتِ کعبۂ حضرت حرام)	۴۹
۱۵	مقالۂ اول (در علوِ درجۂ آدمیت)	۵۳
۱۶	حکایت	۶۰
۱۷	مقالۂ دوم (در استظلال از ظلالِ علم)	۶۲
۱۸	حکایت	۷۰
۱۹	مقالۂ سوم (در کمالِ کلام)	۷۰
۲۰	حکایت	۷۸
۲۱	مقالۂ چہارم (در ابنیۂ حرمتِ مسلمانی)	۷۹
۲۲	حکایت	۸۷
۲۳	مقالۂ پنجم (در تقویتِ تقویٰ)	۸۸
۲۴	حکایت	۹۶
۲۵	مقالۂ ششم (در شکرِ صوفیانِ صافی نورشان)	۹۷
۲۶	حکایت	۱۰۴
۲۷	مقالۂ ہفتم (در انوارِ نفسِ خرسند)	۱۰۶
۲۸	حکایت	۱۱۴
۲۹	مقالۂ ہشتم (در بلند پایۂ عشق)	۱۱۵
۳۰	حکایت	۱۲۳
۳۱	مقالۂ نہم (در مرافقتِ رفقا و معاندتِ قربا)	۱۲۴
۳۲	حکایت	۱۳۱
۳۳	مقالۂ دہم (در حرمتِ ذوی الارحام)	۱۳۳
۳۴	حکایت	۱۴۰
۳۵	مقالۂ یازدہم (در مفاتحہ فیض ازل)	۱۴۱
۳۶	حکایت	۱۴۹
۳۷	مقالۂ دوازدہم (در منزلتِ شہیداں)	۱۵۰

شمار	مضمون	صفحہ
۳۸	حکایت	۱۵۸
۳۹	مقالۂ سیزدہم (اندرز شاہاں)	۱۵۹
۴۰	حکایت	۱۶۶
۴۱	مقالۂ چہاردہم (تحسینِ دیانت ولعنِ دنات)	۱۶۸
۴۲	حکایت	۱۷۶
۴۳	مقالۂ پانزدہم (ملامت موذیاں)	۱۷۷
۴۴	حکایت	۱۸۴
۴۵	مقالۂ شانزدہم (رہبرِ انساں)	۱۸۶
۴۶	حکایت	۱۹۴
۴۷	مقالۂ ہفدہم (غنیمت داشتنِ شباب)	۱۹۵
۴۸	حکایت	۲۰۳
۴۹	مقالۂ ہجدہم (دوا دوِ راہِ حیات)	۲۰۴
۵۰	حکایت	۲۱۲
۵۱	مقالۂ نوزدہم (شکایت گردشِ دوراں)	۲۱۳
۵۲	حکایت	۲۲۰
۵۳	مقالۂ بستم (نصیحتِ فرزند)	۲۲۲
۵۴	حکایت	۲۳
۵۵	گفتار اندر اختتامِ این مجلّد	۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہست عصا بہ صحیح و سقیم

مقدمہ

عرض اعت۔ ذار کلیات خسرو کی اشاعت کا غلغلہ ۱۹۱۴ء سے بلند ہے۔ نواب عماد الملک بہادر مدظلہ، اس کے علم بردار ہیں اور نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب مرحوم اس کے میر ساماں۔ تھے۔ پورا ۱۹۱۷ء اور نصف ۱۹۱۸ء اس کے اوج و عروج کا زمانہ تھا۔ اواسط ۱۹۱۸ء تک سلسلہ کے ارکان ست کے ذریعہ چار دانگ ہند مسخر ہو چکا تھا۔ اس میدان کے نبرد آزماؤں میں نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا محمد حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی، مولانا سید سلیمان اشرف صاحب مدظلہما اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ نواب حاجی محمد اسحاق خانصاحب مرحوم کا

۱ء سلسلۂ کلیات خسرو کی چھ مطبوعہ کتابوں سے مراد ہے: (۱) مجنوں لیلیٰ (۲) آئینۂ سکندری (۳) مطلع الانوار... لآئی عماں (۴) دول رانی خضر خاں (۵) قران السعدین (۶) ہشت بہشت

انتقال اواخر اکتوبر ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ علی گڑھ پر (جو اس سلسلہ کا مستقر ہی) اس کے بعد سے وقت موقت جو انقلابات آئے اُن کا ذکر محتاج اعادہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہی کہ مرکز ہی منحرف ہوگیا تھا اور اس کے ساتھ بازار بھی سرد۔ اور اب کہ کمر عزم از سر نو چست کی گئی ہی، سلسلۂ جدید کا معیار اس سے ظاہر ہے کہ جن اسلاف کی نگاہیں مولانا شبلی، مولانا حالی، مولانا عزیز لکھنوی، مولانا عبدالغنی خان غنی وغیرہم مرحومین۔ سے چل کر مولانا محمد حبیب الرحمٰن خاں صاحب وغیرہ تک پہونچیں ان کے اخلاف کی نظریں اب مجھ جیسے مرد ضعیف و بے مایہ پر رکیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

گو مجھے اس ایوانِ عالی شان کے معمار ہونے کا دعویٰ نہیں تاہم ایک ادنیٰ خشت بردار ہونے کا دیرینہ شرف ضرور حاصل ہی۔ وَکَفیٰ بِی فخراً۔ لیکن اب کہ میرا درجہ قدر بلند کیا گیا ہے صرف قحط الرجال اس کا ذمہ دار ہی۔ اپنی اس نئی کوشش و کاوش میں کامیابی کی امید صرف خداے بلند و برتر کے فیض اور ناظرین کرام کی فیاضی سے ہی۔ ؎

سوے تو بے دعوئے طاعت بریم | عاجزیِ خود بشفاعت بریم
گم شدہ گانیم دریں تنگ جاے | رہ تو نمائی کہ توئی رہ نماے
ہر [illegible] از رشحۂ امیدم جناں | کاذہم من نگر ردار ہم عناں
دیدۂ انصاف چو بینا بود | دُر شمرد گرچہ کہ مینا بود

تصحیح و تنقید | یہ مثنوی تصحیح و تنقید کے لیے متعدد نظروں اور مختلف ہاتھوں سے (مطلع الانوار)

گزری ہے اور میں معترف ہوں کہ میں نے ان میں سے اکثر اصحاب کی محنت سے فائدہ اُٹھایا ہے فجزاھم اللہ خیراً۔ جہاں تک مختلف نسخوں کے ساتھ مقابلہ اور تصحیح کا تعلق ہے میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ البتہ اپنی بے مائگی اور عدم فرصتی کے لحاظ سے جیسا کچھ بھی ہو سکا یہ چند صفحات "مقدمہ" کے نام سے پیش کر دیے ہیں۔ اور اس سے غرض صرف اس قدر ہے کہ ناظرین کو متنِ کتاب سے گونہ مناسبت پیدا ہو جائے۔ نظامی وغیرہ کی شاعری کے مقابلہ سے قصداً احتراز کیا گیا ہے۔ علیٰ ہٰذا کتاب کے لفظی و معنوی محاسن کے استیعاب کی کوشش نہ کر کے میں نے خود اپنی کم فہمی کی پردہ داری کی ہے۔ اکثر مضامین کو تمہیدوں سے گرانبار نہیں کیا گیا ہے، بلکہ محض عنوان قایم کر کے اور بر ائے بیت کچھ اپنی طرف سے لکھ کر لطائفِ سخن کو ناظرین کے ذوقِ سلیم کے حوالہ کر دیا ہے جو غالباً اس سلسلہ کے سابقہ مقدموں سے بہت کچھ تربیت یافتہ ہو چکا ہو گا۔

وَمَا تَوْفِيقِيْ إِلَّا بِاللهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ

من کہ برشاخِ ہنرم نیست بار | بہ نبود لا فم از آبی و نار
چوں ز شما یافتم ایں دُر بجیب | دادہ خود را نتواں کرد عیب
شغل بہر حادثہ بیکار شد | نیم دمے در خورِ ایں کار شد
صرف ہمہ عمر گر ایں جا شدی | قطرہ عجب نیست کہ دریا شدی

(مطلع الانوار)

مثنوی | "مثنوی" لفظ مثنیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی "دو" ہیں۔ یائے نسبتی کے اضافہ سے بقاعدہ صرف مثنیٰ، مثنوی ہو گیا۔

چونکہ مثنوی کے دو دو مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اس لئے اس صنف نظم کا یہ نام ہوا۔
اصناف نظم میں مثل رباعی کے مثنوی بھی مخترعات عجم سے ہے۔ عرب کے متاخر
شعراء نے اسے "مزدوجہ" کے نام سے اختیار کیا ہے۔ "ولم تکن للمتقدمین من العرب
الا المقطعات والقصائد۔ والمتاخرین احدثوا سائر انواع الابیات من العجم
کالرباعی المشتھر بالدوبیت والمزدوجۃ المعروفۃ بالمثنوی (المیزان الذہبی)
عجمی شعراء میں مثنوی کا بھی ابوالآباء رودکی ہے۔ فردوسی نے اسے درجۂ کمال
پر پہنچایا۔ نظامی نے (جس کے عہد تک اس کی تگ و دو قصص و حکایات پر تھی) اسے
حقائق و معرفت سے آشنا کیا اور پند و موعظت کے دریا بہائے۔ شیخ سعدی اور خسرو
نے گہر پاشی و دُر سفتگی کی ؎

آں گہر آرم کنوں از کانِ غیب — کاب شود عقد ثریا بجیب
گرچہ بملکِ سخن از ہیچ گنج — نوبتِ آں گنجہ نشیں گشت پنج
نوبتِ خسرو کہ بہ پنجش نو است — پنجہ زنِ نوبتِ آں خسرو است (مطلع الانوار)

مثنوی مطلع الانوار | مطلع الانوار، مولانا نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی مخزن الاسرار
کا جواب ہے اور خمسۂ خسروی کا سب سے پہلا رکن ہے ؎

من کہ دریں خم کدۂ دیں شدم
مست ہم از جام نخستیں شدم (مطلع الانوار)

بحر اس کی بحور مثنوی میں سریع ہے۔

مطلع الانوار کے بعد خمسہ کے سلسلہ میں حسب ذیل مثنویاں علی الترتیب

مرتب ہوئیں:۔

(۲) شیریں خسرو (۳) مجنوں لیلیٰ (۴) آئینۂ سکندری

(۵) ہشت بہشت

اس ترتیب کا خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہر کتاب میں التزاماً ذکر کرتے گئے

ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

(۱) مطلع الانوار ۹۰

باری از اندیشۂ گنجینہ سنج — گشت یکے گنج فراہم ز پنج

صبح کہ خورشید جنابش نوشت — مطلع الانوار خطابش نوشت

گر بود از عمر شمارِ دگر — پنجہ زنم بچہ چارِ دگر

(۲) شیریں خسرو ۹۰

نخستین از پردہ ایں صبح نشورم — نمود از مطلع الانوار نورم

پس از کلکم چکید ایں شربت نو — کہ تا نامش کردہ ام شیرین و خسرو

(۳) مجنوں لیلیٰ ۹۰

چوں من بہ دو نامۂ زریں ورق پیش — راندم قلم بہ نکتۂ خویش

از روحِ قدس شنیدم آواز — کا ےکردہ لب تو گوشِ من باز

بکشا طبقِ نغمۂ تاواں — نقل اندک و چاشنی فراواں

نامش کہ زغصہ ستہ مسخّل | مجنوں لیلیٰ العکس اوّل

(۴) آئینۂ سکندری - ۸

چو در بازکردم بحسب ارقلم | رمطلع انوار دادم علم
وراں انگمیں تیرے انگیختم | بہ شیریں وحسرو فرو ریختم
وراں جادریں ہشت برتاختم | بہ مجنوں ولیلیٰ سرافراختم
کنوں بر سر پر ہر پروری | کنم جلوۂ ملکِ اسکندری

(۵) ہشت بہشت - ۸

دادی اول گمسدد وار | روستائی رمطلع الانوار
کردی آگاہ بالتباطِ تمام | تہہ شیریں وحسرو اندرجام
باردرعالم حردمندی | تو رمجنوں ولیلیٰ افگندی
پس وہاں پرُدُر دری کردی | سترح رازِ سکندری کردی
ویں زماں کر جواہر انجم | می نگاری صحیفہ پنجم
می نویسم رکلکِ مشک سرشت | نام ایں ہشت خانہ ہشت بہشت

"پنج گنج" یا "خمسہ" | مولانا نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ مثنویاں (جو "پنج گنج نظامی" یا "خمسہ نظامی" کے نام سے مشہور ہوئیں) اور اں کے مقابلہ میں حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے جو مثنویاں لکھیں، یہ ہیں -

خمسۂ خسروی	خمسۂ نظامی
(۱) مطلع الانوار	(۱) مخزن الاسرار
(۲) شیرین خسرو	(۲) خسرو شیریں
(۳) مجنوں لیلیٰ	(۳) لیلیٰ مجنوں
(۴) آئینۂ سکندری	(۴) سکندر نامہ
(۵) ہشت بہشت	(۵) ہفت پیکر

خسرو کے بعد مقابلہ کا دروازہ ایسا کھلا کہ بہت سے شعرا کو (جن میں سے بعض بلاشبہ زبان فارسی کے اساتذہ و اساطین ہیں) طبع آزمائی کی جرأت ہوئی یہ جواب بھی ان مصنفوں کے ناموں کی اضافتوں کے اضافہ کے ساتھ اسی نام (پنج گنج یا خمسہ) سے موسوم ہوئے تاہم پنج گنج کا تسمیہ حضرت امیر ہی کی پنجہ زن گنج کشائی کا نتیجہ ہے۔ اور غالباً خسرو کا ذہن اس نام کی طرف کتابوں کی تعداد (پنج) اور مولانا نظامی کے مسکن (گنجہ) کی مناسبت سے منتقل ہوا۔

سازم ازاں سال بسرائے سپنج ... پنج کلید از پئے آں پنج گنج

کانچہ بہر گنج بود ناپدید ... فتح شود ہم بزبانِ کلید

(مطلع الانوار)

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نظامی کے خزائن پنجگانہ کی خسرو کی نظر میں کیا قیمت تھی "پنج" کے ترادف اور سہولت تلفظ کے سبب سے "خمسہ" بعد میں مروج ہو گیا۔

تعداد اشعار | خود مصنف رحمۃ اللہ کے قول صریح کے مطابق مطلع الانوار کے

اشعار کی تعداد تین ہزار تین سو دس ہے ؎

در ہمہ بیت ار آوری اندر شمار

سہ صد و دہ بر شمر و سہ ہزار (مطلع الانوار)

لیکن دراصل کل تعداد اشعار کی ۳۳۲۴ ہے۔ اس چودہ کی زیادتی کا سبب یہ ہے کہ اصل مقصود کے بعد بطور خاتمہ چودہ اشعار کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت امیر کی عام روش کے مطابق میں کتاب کا خاتمہ اس شعر پر معلوم ہوتا ہے ؎

من کہم آں چہ از دلم آید بکسب

باقی الاتمام علی اللہ حسب (مطلع الانوار)

اور اس شعر کے بعد جو اشعار ہیں ان کی تعداد ٹھیک چودہ ہی مگر اس مطبوعہ نسخہ میں کل تعداد اشعار ۳۳۲۷ ہے، یعنی اصل سے ۳ شعر زیادہ ہیں جس کا سبب غالباً یہ ہی کہ ۳ شعر بعض کے مقابلہ کنندگاں کے سہو سے مکرر ہو گئے ہیں۔

زمانۂ تصنیف ؀ | مطلع الانوار کی تصنیف (یا خمسۂ خسروی کے آغاز) کا سال ۶۹۸ھ ہے ؎

سال کہ از ہجرت کہن گشتہ بود

از پس شش صد نود و ہشت بود (مطلع الانوار)

اس وقت خسرو کی عمر ۴۸ سال کی تھی ؎

نہ فلکم بر چہل افزود ہشت

تن کہ دو دو بود دو تا ہیر گشت (مطلع الانوار)

اس زمانہ میں مشق سخن کامل ہو چکی تھی اور دبدبۂ خسروی آفاق گیر تھا۔ ۹

فکرتِ من چوں بفلک راند رخش — یافت ز گنجینۂ توفیق بخش

بلبلِ نطق از گلِ طبع اپرید — پردۂ غیرت اثرِ کلکم درید

فوج بفوج زمرہ ثانی حشر — خواندہ و ناخواندہ در آمد ز در

زمزمۂ دل فلک آوازہ گشت — جانِ جہاں زیں سخن تازہ گشت

بر سرِ ہر پایہ کہ بُردم سریر — تاجوراں گشتم و آفاق گیر

اسی سال (رجب سے ذوالحجہ تک صرف چھ مہینہ کے قلیل عرصہ میں) (مطلع الانوار)

علاوہ مطلع الانوار کے دو اور کتابیں لکھیں:۔

(۱) شیریں خسرو ۔ ۹

در آغاز رجب شد فرخ ایں فال
ز ہجرت شش صد و ہشتاد و نود سال
۶۹۸ھ

(۲) مجنوں لیلیٰ ۔ ۹

تاریخ ز ہجرت آں کہ بگزشت
سالش نود است و شش صد و ہشت
۶۹۸ھ

ملاحظہ ہو، ایک ہی عدد (شش صد و ہشتاد و نود) کو تین مختلف بحروں میں کس خوبی و صفائی کے ساتھ باندھا ہے۔ صد رحمت ہزار آفریں !!

اس سال سے اگلے سال (۶۹۹ھ) میں چوتھی کتاب آئینۂ سکندری لکھی ۹

دریں دم کہ پایانِ ایں پیکر ست
ز تاریخ ہفتصد یکے کم تر ست

اس کے بعد ایک سال کا وقفہ ہو جاتا ہے[۶۹۹-۱-۷]۔ اور آخری مثنوی (ہشت بہشت)
سنہ میں تصنیف ہوتی ہے۔ ۵

سالِ ہجرت یکے و ہفتصد بود
کاں سائرِ دُر بحیرِ کبود

گو کورۂ مالاسیں کے شمار سے بظاہر خمسہ کا چار سال میں تمام ہونا معلوم ہوتا ہے
مگر حقیقت یہ ہے کہ اس پر صرف تین سال صرف ہوئے ۵

کز آں بعدِ قیمتی سہ سال
کردم ایں ہیچ گنج مالامال

(ہشت بہشت)

مدتِ تصنیف | اسی قادرالکلامی و پُرگوئی کا نتیجہ ہے کہ مطلع الانوار صرف دو ہفتہ
کے اندر کہی گئی ہے ۵

از اثرِ اختر گردوں خرام
شد بدو ہفتہ ایں مہِ کامل تمام

بلحاظ تعداد مطلع الانوار کے اشعار کا روزانہ اوسط سوا دو سو کے قریب ہوتا ہے
(پورا خمسہ جو سترہ ہزار نو سو دس [۱۷۹۱۰] اشعار پر مشتمل ہے تین سال میں تمام ہوا)

کثرتِ مشاغل | اسی کے ساتھ مصنف کی کثیر و متنوع مشاغل پر غور کیجیے جو سلطان دہلی کی سرکار سے لے کر سلطان الاولیاؒ کے دربار تک ہیں اور شعر گوئی کے لیے فرصت بہت ہی کم ملتی ہے ۔

شغل بہر حادثہ بسیار شد
نیم دم در سر ایں کار شد

اگر کافی مہلت ہوتی تو کیا ہوتا اور پایۂ سخن کہاں سے کہاں پہنچتا؟

اس کا جواب خود مصنف علیہ الرحمۃ سے لیجیے ۔

صرف ہمہ عمر گر ایں جا شدی
قطرۂ بحر نیست کہ دریا شدی

بحرِ ذخار اور دریا سے ناپیدا کنار ہونے کے باوجود اپنی شاعری کو "قطرہ" سے (یقیناً بلا تصنع) تعبیر کرنا انتہائے ہضمِ نفس ہے ۔

"دبدبۂ خسروی" | ناظرین کرام نے اس سلسلہ کی سابقہ کتابوں میں بھی ملاحظہ کیا ہوگا اور اس کتاب میں بھی دیکھیں گے کہ حضرت امیر خسرو نے باوجود مقابلہ (اور کامیاب مقابلہ) کے ہر موقع پر اپنے پیش رو (مولانا نظامی) کا بے حد ادب ملحوظ رکھا ہے ۔ مگر ایک نہایت مشہور شعر نے تقریباً ہر زمانہ میں بعض قلوب کے اندر خلش کیا ہے اور اس کو سوء ادب پر محمول کیا گیا ہے ۔ وہ شعر یہ ہے ۔

دبدبۂ خسرویم شد بلند　　زلزلہ در گورِ نظامی فگند

لیکن واقعتہً یہ محض شاعرانہ تعلی و تفاخر ہی۔ حالت یہ ہی کہ اس وقت شاعر کی عمر ۴۸ سال ہی۔ کلام کا غلغلہ ہندوستان سے ایران تک بلند ہو چکا ہی۔ سعدیؔ جیسے مقبول ور بدۂ جاوید معاصر شاعر نے ان کے کلام پر صاد کر دیا ہی۔ اب وہ خمسۂ نظامی کے جواب کا ارادہ کرتے ہیں حضرت پیر و مرشد کا سایہ سر پر اور ہاتھ پیٹھ پر ہے۔

ان احساس کے ساتھ اگر خمستین (نظامی و خسروی) کے ناقدین و مقابلہ کنندگان متزلزل ہو جائیں اور ۔ ؎

"فرق بدا سد ازیں تا بداں"

کا مصداق ہو تو کیا عجب ہی۔ میرے نزدیک یہی اور صرف یہی مطلب ہی ؎

"زلزلہ در گور نظامی فگند"

کا۔ اس کے متصل مابعد کے اشعار مسلسل ملاحظہ فرمایئے اور انصاف کیجیے کہ کس ادب اور احترام واجب کے ساتھ اپنے محترم حریف کا ذکر کیا ہے ۔ ؎

آں روشنے بود را مدارہ دور — عطسہ درآمد بدماغم زنور

نور کہ از خواجہ نظامی رسید — کار ازاں رو بہ تمامی رسید

گرچہ برو مہر سخن ختم شد — سکۂ من مہر برش را شکست

حاتم او را چو کسادم نگیں — داد نگینش من انگشتریں

اپنے مدمقابل کی "خواجگی" اور اپنے "نورسی" اور ان کی روش کے ارادہ

دور ہو نے کا صریح اعتراف ہے۔ اس سے زیادہ بغایت دیانت اور کس چیز کی توقع ہونی چاہیے؟

اور لیجیے۔ آگے چل کر اپنی ہستی کو بالکل ہی فنا کر دیا ہے اور نظامی کی "اُستادی" اور اپنی شاگردانہ "فرزندی" کا نہایت صفائی کے ساتھ اقرار کر لیا ہے یہ ادب و انکسار کی انتہا ہے۔ مطلع الانوار

تیر کہ پر عاریت از مرغ یافت ۔ کز پرِ مرغ تواند شتافت

زہ غلطم کانچہ نمودم بہ پیش ۔ عربدہ بود نہ بر جائے خویش

ماہ کہ در پرتوِ خورشید زیست ۔ گرمی خورشید بر و ہر چہ زیست

اس کے بعد اسی مضمون کو اس سلسلہ کی باقی چار کتابوں سے لیجیے۔ اور داد انصاف دیجیے۔ شیریں خسرو

بدیں ابجد کہ طفلاں را کند شاد ۔ مثال بستم از تعلیم اُستاد

گرت شیریں نخوانی بار بد ہست ۔ وگر جاں نیست بارے کالبد ہست

کشادم پنج گنج از گنجہ خویش ۔ بداں پنج آزمایم پنجہ خویش

کہ تا گوید مرا عقل گرامی ۔ زہے نشاستہ فرزند نظامی

مجنوں لیلیٰ

میخواست بسے دل ہوس باز ۔ کز سحرِ قدیم نو کنم ساز

پیر پدر اوچناں کہ دانم ۔ گفتم قدمے زدن توانم

هرچند که این خط مسلسل — موئے بود ز حرف اول

گر زان قدح آری آب خوردم — بے گفت بوا اعتراف کردم

دستے که درین دم حیات بست — همسیرهٔ اولیں سات ست

زنده است بمعنی او سادم — وربست بمتن حیات دادم

احسنت لبے سحور جیند — گر نکہ دہان عالمے تست

می داد چو نظم نامه را پیچ — ناقی نگداشت بهر ما هیچ

آں سحر که نیست سے میست — محتاج ستائش کسے نیست

۵ آئینهٔ سکندری

هم پرور گنجه گویائے بیتی — که گنج هنر داشت را مداره ثبتی

نظر چون برین جام صهبا گماشت — ستد صافی و دُرد در ما گذاشت

من ارچه ندان مے گران سرسوم — کجا ناخریفان برابر شوم

چه گویا خردمند آفاق بود — نخواند آں ورق کز خرد طاق بود

همه پیکرے جلوه کردار سرپر — که هر جا که ماند بود دل پذیر

زرارے پراگند سر پوشش را — که ناگفته ماند تو دگوش را

۶ هشت بهشت

ایں موبہ که نقش پرکارے است — از طرز کسی نمودارے است

گرچه این دارد انگیں کارے — سرکه زا هم بود خریدارے

گرچہ گوہر بقیمت است عزیز | قیمتے ہست کہربا را نیز
این رقم کاندرو صفائی ہست | گرچہ زر نیست زرنمائی ہست
نکند گر زشاط زیرکی تیز | ابلہاں را بود فریب انگیز

اصلاح کلام | امیر خسروؒ نے باہمہ قادر الکلامی پورا کلام اُستادانِ فن (علی الخصوص حضرت شیخ شہاب الدین) کی خدمت میں نبظر حک و اصلاح پیش کیا ہے۔ اور خمسہ کی آخری مثنوی ہشت بہشت میں نہایت صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف کیا ہے اور یہ ایک اور ثبوت اس امر کا ہے کہ امیر خسرو نے وہ "دبدبۂ خسروی" والا شعر نظامی کی توہین یا اختفا کی غرض سے نہیں فرمایا تھا۔ ۹

یک یک این پنج نامۂ تاباں | عرض کردم بحجت دانایاں
ہر کسے را چناں کہ روے نمود | در بد و نیک گفتگوے نمود
ہر چہ بیننده راست را خم دید | بجواب سخن فرو را ہم دید
واں کہ در گفتن از دلم کم خاست | راست گو چوں نمود کردم راست
زیں ہمہ ناقداں نکتہ شناس | ہر کسے زد دمے بوہم و قیاس
لیکن آں کاندریں خزائنِ پُر ق | مہرۂ قلب دور کرد ز دُر
نیست الّا کہ آں جہانِ علوم | کہ شدش ہر چہ در جہاں معلوم
بس کہ در علم راست تدبیرست | راستی ہم شہاب ہم تیرست
او شہابست دل و تن ز اخبار | نیریں مشارق الانوار

من مدو عرض کرده نامهٔ خویش — او با صلاح را مده خامهٔ خویش

دیده هر نکته را رقم برقت هم — رنج برخود داده دادو مت هم

نظر تیز کرده مو- به شگاف — بے تعمیه الطارهٔ گزاف

گرچه چوں دوستاں پسندیده — لیکن از چشم دشمناں دیده

دیدهٔ خصم عیب کوش بود — دیدهٔ دوست عیب پوش بود

دیده چوں دشمناں دریں دفتر — تاهمه عیب آمده بنظر

چوں همه عیب دیده دشمن وار — شسته چوں دوستاں آنکه وار

موبمو شعر سیر کرده او بس — ...

زیں دقایق که شد رمعرض پوست — ...

شمع من یافته ضیا از وے — مس من گشته کیمیا از وے

هرچه او گفت من بهادم گوش — برکشیدم بکس رشتر بت پوش

وآنچه بود من بحر — تم لے — عیب آں بر من ست لے بروے

گر بماند ز دست ناش جا ئے — لے حسے میست ہیچ دریا ئے

غور فرمائیے کہ کسی مسودہ کی تصحیح کی جس قدر مشکلات اور اس کے جتنے مدارج ہوسکتے ہیں ان کو نظم میں کس خوبی سے ادا کیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے کلام کے اصلاح سے مالا مال ہونے کا کیسا اعلیٰ اور صاف اعتراف ہے۔

موضوع | موضوع کتاب اخلاق، کلام اور تصوف ہے ۔ ۹

هرچه من از خامه قدم بروں — گنج خدائی ست که رانم بروں .

خامہ ام از گنج خدائی خم ست   چیست کہ در گنج خدائی کم ست

اُمور بیان | امیر خسرو کے کلام میں جو شگفتگی و تسلسل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ درز و تخلخل نام کو نہیں۔ ہر دعوے پر تواتر دلائل و تراکم توجیہات ان کی خصوصیات سے ہے۔ اور چونکہ مطلع الانوار کا موضوع پند و موعظت ہے اس لیے اکثر جگہ کوری کوری سنائی ہیں جس کے بغیر چارہ نہ تھا۔

باز کشادم بطبیبی دکان   مرہم دلِ دارد و داروی جان

آں کہ دلش تنگ نباید ز پند   دارو تلخش دہم و سودمند

واں کہ خوش آمد طلبد نیز ہست   لیک شکر ریختہ در پانہ بست

دارو تلخ ار نخورد ہر کسے   ہم بود کاں نیز خورندہ بسے

تب زدگاں را کہ نہ حلوا بہ است   خوردن شکر نیز ز حلوا بہ است

تلخ ز شیریں بہ بہنجار ہست   سود دل بیشتر از شکر ست

گر تو خوری سود تو باشد بہ ست   ورنہ خوری آں کہ خورد سود او

جو کچھ کہتے ہیں اکثر کتاب و سنت کو پیش نظر رکھ کر کہتے ہیں۔

بیش ترین نکتہ ز سر تا بہ بن

ز آیت و اخبار سرایم سخن

نظامی کے ساتھ مقابلہ میں جہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اُس خود یوں فرماتے ہیں۔ اعتماد علی النفس کی انتہا ہے۔

سارم اراں ساں سرائے سپنج | پنج کلیدارے آں پنج گنج
کا یکہ ہمہ گنج بود ناپدید | فتح شود ہم بزبان کلید
آں مطرآرم کہ ہمہ ناقداں | فرق نداسد ازیں تا نداں

حد ادب یہ ہے کہ اپنے آپ کو بڑھاتے ہیں صرف اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں کہ ؎

'فرق نداسد ازیں تا نداں'

عنوانات کی ترتیبی رعایت لطیف ہے ۔ ؎

چوں شود آراستہ نظم چو دُر | ازگہر تر کنم جامہ پُر
تر ازاں گونہ کنم در قلم | کاں زشعرائے ببرد تیر ہم
یافتہ آئینِ عبارت نوی | لطیفش آراستہ چوں معنوی

تقسیم مطالب | کتاب کے مطالب کو بیس مقالوں پر تقسیم کر کے سوا سو[۱۲۵] مضامین ان میں بیان کئے ہیں۔ اور یہ بیس مقالے حمد و نعت، مدح مرشد اور تعریف سلطان اور خاتمہ کے علاوہ ہیں اور یہ تمہیدی و اختتامی مضامین بھی اکثر دو دو تین تین عنوانوں کے ذیل میں ہیں ۔ ؎

بیست[۲] خزینہ است دریں پُر گنج

بست[۲] خزینہ رصد و بست[۱۲۵] و پنج

مقابلہ کا فتح باب | مخزن اسرار اور مطلع الانوار کی تصنیف میں تقریباً ایک صدی کا فصل ہے۔ اس طویل عرصہ میں سوائے امیر خسرو کے کسی اور شاعر نے خمسۂ نظامی کے

مقابلہ کا ارادہ نہیں کیا لیکن امیر خسرو نے اپنے خمسہ میں ایسی ندرت و جدت پیدا کی کہ خمسۂ خسروی کے بعد کثیر التعداد شعرا نے اس طرف توجہ کی معلوم ہوتا ہی کہ خود مصنف علیہ الرحمۃ کو اس کا کامل یقین تھا۔ چنانچہ انھوں نے لکھا ہے ؎

ہر چہ نویسم بہ درِ داستاں | راست کنم رہ بہ پئے راستاں
تا دو سہ عالم ہر کہ دوا دو کند | پس روی ایں روش نو کند

اور متاخر شعرا کی یہ ہمت نتیجہ ہی کلام خسروی کے سہل ممتنع ہونے کا جس کی نسبت کہا گیا ہی کہ ؎

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہی

یا ؎

اذا قیل اطمع الناس طرا
واذا رید ام اعجز المعجزینا

مندرجہ ذیل جدول سے (جو مطلع الانوار کے مقابلہ کی کتابوں کی ہی اور بجائے خود نامکمل) اس کا کچھ کچھ اندازہ ہوگا:۔

نمبر شمار	نام مثنوی	نام مصنف	سنۂ وفات ہجری	کیفیت
۱	مطلع الانوار	امیر خسرو دہلوی	۷۲۵	
۲	روضۃ الانوار	خواجو کرمانی	۷۵۳	
۳	مونس الابرار	خواجہ عماد فقیہ کرمانی	۷۷۳	
۴	گلشن ابرار	مولانا کاتبی نیشاپوری	۸۳۹	

نمبر شمار	نام مثنوی	نام مصنف	سنہ وفات ہجری	کیفیت
۵	تحفۃ الاحرار	مولانا جامی	۸۹۹	
۶	مطلع الابصار	قاضی سجانی		
۷	مظہر الآثار	امیر ہاشمی کرمانی	۹۴۸	
۸	مشہد الانوار	عزالی مشہدی	۹۸۰	
۹	مدرت آثار	"	"	
۱	مطورالاطار	رہائی مروی	۹۸۲	
۱۱	مظہر الاسرار	حکیم ابوالفتح دوائی		
۱۲	مجمع الافکار	عرفی شیرازی	۹۹۹	
۱۳	ربدۃ الافکار	یکیٔ اصفہانی	۱	
۱۴	مرصد الاحرار	ابواسحاق گازرونی		
۱۵	مرکز ادوار	شیخ فیضی فیاضی	۱۰۴	
۱۶	مثنوی نامی	میر محمد معصوم نامی		
۱۷	مثنوی ثانی تکلو	اداتف ثانی تکلو	۱۲۳	
۱۸	منبع الانہار	ملک قمی و مولانا ظہوری	۱۲۴	
۱۹	دیدۂ بیدار	حکیم شفائی اصفہانی	۱۲۷	
۲	حسن گلوسوز	زلالی خوانساری		

نمبر شمار	نام مثنوی	نام مصنف	وفات ہجری	کیفیت
۲۱	مظہر الانوار	ہاشمی بخاری	•	
۲۲	مثنوی طاہر وحید	مرزا محمد طاہر وحید قزوینی	•	
۲۳	مخزن والہ ہروی	درویش حسین والہ ہروی	•	
۲۴	مطلع الانوار	میر محمد باقر داماد اشراق	۱۰۶۴	
۲۵	دولت بیدار	ملا رشید بیدا	۱۰۸۰	
۲۶	مشرق الانوار	مولوی عبدالرحیم دہری	۱۲۷۳	

تضمین بسم اللہ | مولانا نظامی نے بسم اللہ کی جو تضمین کی ہے وہ بھی ایسی عام پسند ہوئی کہ بہت سے نامور شعرا نے اس پر طبع آزمائی کر کے اس طرز کو نباہنے کی کوشش کی ہے۔ یقین ہے منسلکہ جدول نہایت دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کی جائیگی۔

نام شاعر	بسم اللہ	تضمین
نظامی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہست کلید در گنج حکیم
امیر خسرو	"	خطبۂ قدس است بملک قدیم
مولانا جامی	"	ہست صلائے سر خوانِ کریم
ہاشمی کرمانی	"	فاتحہ آرائے کلام قدیم

نام شاعر	بسم اللہ	تضمین
عرالی مشہدی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ہست تنہاب ارپئے دیو رحیم
فیضی	"	گنج ازل راست طلسم قدیم
عرفی	"	موج بحست است زبحر قدیم
ثنائی	"	ماہچہ رات امید و بیم
تفائی	"	تیغ الہیہ ت امدر ت حکیم
ملا شیدا	"	آمدہ ر شیئہ فیض عمیم
زلالی	"	مطلع دیباچہ لطف م قدیم نص صحیح است و کلام حکیم بیحہ اعجاز و عصا ر کلیم ارہ کتس تارک دیو رحیم تیر تنہاب است مدیو رحیم سرو ہیہ پوش ریاض نعیم ارشئے حوس وسمہ حس قدیم
آزاد بلگرامی	"	تیغ ر یتاب رسول کریم
صفا	"	ہست عصائے رہ امید و بیم
محمد قلی سلیم طہرانی	"	ہست عصائے رہ طبع سلیم

نام شاعر	بسم اللہ	تضمین
ادہم صفوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	راہ حدیث ست بسوئے قدیم
میرزا طاہر وحید	〃	ہست تنہا گل زریاض قدیم
وحید	〃	کعبہ جان و دل اہل نعیم
تمنا	〃	ہست علاج از پئے قلب سقیم
عاصم	〃	خال رخ آرائے عروس قدیم نغمہ مرغان ریاض نعیم
کامی	〃	مطلع انوار کلام قدیم
وحدت	〃	مصرعہ برجستہ نظم قدیم
معنی	〃	حاصل ہر چار کتاب قدیم
آزاد	〃	آیت الطاف خدائے کریم زینت عنوان کتاب قدیم
واصف	〃	ہست نمک بر سر خوان کریم
اشرف	〃	غازہ رخسار عروس قدیم
الٰہی	〃	قافلہ سالار کلام حکیم

ندرت اسالیب و افراط مطالب	مطلع الانوار کی نظم و نثر میں معانی و مطالب کی جو افراط و فراوانی ہوا ہے خود مصنف کی زبان فیض ترجمان سے سنئے اور قیمت

وصدقنا کہیئے۔ ان کا اعجاز اس مقدمہ کے ایجاز کے احاطہ سے باہر ہے۔ ۵

هیئتِ دو ید بدستان ضمیر — خامه فرو خواند با بانگ صریر
فتح لعوجم ز معانی حشر — خوانده و ناخوانده در آمد ز در
ملک سخن را چو گرفتم بتیغ — گوہر خود پیر فشانم دریغ
جیب جہاں پر ز غرایب کنم — وضع نمطہائے عجائب کنم
ورنہ ہر بیت جہاں در جہاں — تحفۂ پوشیدہ جہاں در جہاں
نثر اے ارا گوئے کشتم ز قلم — کاب ز شعرم بہ بر دہ شبنم
آں چہ بہمت ست مراد خیال — گر کنمش وصف نباید محال
غیر چہ آگہ کہ دریں پردہ چیست — کو چہ داند کہ در آئینہ کیست
خامہ کہ از گنج خدائی رسد — چیست کہ در گنج خدائی کم

(مطلع الانوار)

تاہم بحوائے "مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ" اپنی محدود استعداد و استطاعت کے مطابق بلا لحاظ حصر و استقصا سر کا و تیمنا چند نمونے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں۔

حمد باری جل جلالہ

سہل بود ہر کہ بہ دو حرف کن — از ملک العرش چہ سجدہ سخن
کے سخن او بحد مردم ست — زیں لقمے کو سر و تے گم ست

زندہ باقی کہ جہان آفرید — کے مرد آں زندہ کہ جاں آفرید

آنکہ بود خالق موت و حیات — مرگ بر و چیرہ کے آید بذات

نیست برابر ہست کہ آرد شکست — کو ہمہ را نیست کند ہر چہ ہست

ساخت ز یک قطرۂ آدم گہر — طرفہ کہ نہ بحر بیک قطرہ در

چوں سر دعوی کشد آں کس زند — کوز قفا در عدم گشتہ لپید

گر ہمہ عالم بہم آیند تنگ — بہ نشود پائے یکے مور لنگ

جملہ جہاں عاجز یک پائے مور — وائے کہ بر قادر عالم چہ زور

بہ کہ بہ بیچارگی جان خویش — معترف آئیم بہ نقصانِ خویش

مندرجۂ بالا اقتباس کے مطالعے کے بعد حضرت امیرؒ کے اعلیٰ درجے کے متکلم ہونے میں کلام نہیں رہتا۔ اسی طرح کثیر التعداد اشعار سے ان کے مفسر و محدث اور فلسفی ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ حمد گویا اس حدیث کی تفسیر ہے "لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک"۔

نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

مندرجۂ ذیل ابیات مضمون نعت کی گویا معراج ہیں۔ "گفتۂ او گفتۂ اللہ بود" کے عقیدۂ حقہ کو کس خوبی سے نباہا ہے اور ایمان کے ساتھ عمل کی ضرورت کو کس طرح ناگزیر ثابت کیا ہے۔ ۵

زاں ازلی مکتب و امی لقب | عقلِ کل آموختہ لوحِ ادب
کردہ وکیلانِ قضا در بحست | ہم بقدمِ شوقِ حدیثش درست
ہر سخنش کاصلِ مسلمانی است | حاشیۂ نامۂ ربانی است
درسِ شرف کردہ نہ جز الکتاب | تیرِ خرد خوردہ ز ام الکتاب
عینِ عنایت ز عطائے کریم | دالِ ہدایت رہِ مستقیم
عروۂ وثقیٰ کنفِ نورِ او | حبلِ متیں نسخۂ منشورِ او
ماہِ دو ہفتہ بہ سپہرِ جمال | یافتہ از سبعِ مثانی کمال
او بیقیں دیدہ جمالِ عزیز | ماہم امیدست کہ بینیم سر
کرد بہارے نہ بیارے سلام | بود بیاراو ز روزِ حق سلام
یافتہ تشریفِ بہار از خدا | آمد اراں گونہ بہاری قبا
ہر قدمت عمدۂ ہر دو سرائے | ہر سخنت جاریِ وحیِ خدائے
من کہ عیاں تر نہ چو توام | خسروم اما سگِ کوئے توام

منقبتِ اصحاب رضی اللہ عنہم

منقبت کے اشعار گویا اس ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعبیر ہیں کہ "اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم" (میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں کہ جس کی بھی پیروی کرو گے ٹھیک راستہ پالو گے)۔

انچہ زسر چشمۂ مقصود بخیزد تا | نیم گرشن خود بہ ابوبکر ریخت
دور کزاں ساقی بیجو ر بود | عدل عمر نیز در آں دور بود
زآب حیاتش کہ دمادم رسید | قطرہ برآں ابر حیا ہم چکید
جام شرابے کہ بہ تمیز خورد | جرعۂ آں جام علی نیز خورد
بر دگراں داد ازاں خم نمے | تا بہ ہمہ رشحہ شد عالمے

مدح مرشد

اس زمانہ میں شاعری اور تصوف کی حالت محتاج بیان نہیں۔ دونوں کو علم و عمل کی احتیاج سے بالاتر سمجھا جاتا ہے۔ دونوں کی سند کمال کے لیے صرف ایک مجلس کی ترتیب کافی ہے۔ اس کا جو اثر اخلاق پر ہے وہ ظاہر ہے۔ شعر و شاعری کے لوازم آپ نے حضرت امیرؒ کی زبان قلم سے اور مقامات پر بھی سنے ہوں گے۔ مدح مرشد کے سلسلہ میں یہاں تصوف کی جو حقیقت پیش کی گئی ہے ابنائے زمانہ کے غور کے لایق ہے، اور جس کا خلاصہ ہے: "شعر اگر عین نباشد شر است" ۔ ۹

زیر نگیں عرصۂ ملک جہانشاں | خط هب لی رقم خاتمشاں
نعبد ایاک خط از علم | فاخلع نعلیک مقام قدم
راہ رو دیر کو لطریق صفا | رفتہ قدم بر قدم مصطفےٰ

۱ ۔ یعنی جمیع اصحاب و اتباع ۱۲

سیرتِ میمونش بدین پروری	نسخۂ دیباچۂ پیغمبری
چوں دمِ الہام زدہ کام او	نائبِ وحی آمدہ الہام او
سکۂ کارش بفروع و اصول	تابع قال اللہ و قال الرسول
عین شریعت طریقش درست	شرع اگر عین ساختہ شرست
ہم تگ او نیم ریاضت گری	بر سرِ او چیست کلاہِ سری
از پئے گمراہیِ جاہارفتہ	در پئے بیماریِ دلہا طبیب

ثنائے سلطان

اس وقت دہلی کے تخت پر سلطان علاء الدین خلجی دبدبہ بادشاہ سریرآرا ہی۔ مشرقی آداب اور ایشیائی درباروں میں خسرو وقت کو "سایۂ خدا" سے برتر و بالا دکھا نا روش عام ہی۔ لیکن جس طرح سے حضرت امیر خسرو علاء الدین جیسے فرماں کی تعریف کرتے ہیں وہ بجائے خود مستحق صد ستایش ہی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ زمانہ لٹ مند وحشیم سدو گوتم سد" کا تھا، اور یہ دور ہی "فری تھنکنگ اینڈ پلین اسپیکنگ" (Free thinking and plain speaking) کا۔ اُس زمانہ کا مرقع تاریخ کی لوح پر منقوش ہی، اِس دور کا نقشہ اِن آنکھوں کے سامنے ہی۔ ٹھنڈے دل سے دونوں کا مقابلہ کیجیے یقین ہی کہ نتائج کی ترتیب میں کوئی دشواری نہ ہوگی۔ اس زمانہ میں حکومت سے نئی اصطلاحیں قائم ہوئی ہیں ان میں سے ایک

"خوشامد" اور "چاپلوسی" بھی ہے جس چیز کو پہلے "خوشامد" اور عیب سمجھا جاتا تھا، اسی کی بدترین شکل کو اب "ڈپلومیسی" (Diplomacy) یا "مصلحت" بتایا جاتا اور ہنر قرار دیا جاتا ہے۔ "خوشامد" اور "ڈپلومیسی" کے مقابلہ اور تجزیہ کے لیے بجائے خود ایک دفتر درکار ہے جس کا یہ محل نہیں حضرت امیر کے قول کے مطابق بادشاہ "شرع رسول خدا کو قوی کیا" تا "فرمان کردگار" ہے، بنیاد دین کو برقرار رکھنا اس کا اصول کار ہے، "سلاطین جن" اور "شیاطین انس" پر اس کا رعب غالب ہے، "ملک معمور" اور "چشم بیدار" ہے۔ اس میں کون سی بات خلاف عقل ہے اور اس سے زیادہ حاکم کے اندر محکوم کے لیے اور کس صفت کی ضرورت ہے؟ اور کیا اس زمانہ میں بھی یہ اوصاف بہترین سلاطین کے لیے نمونہ نہیں ہو سکتے؟ مثل حمد نعت وغیرہ کے ثنائے سلطان کے بھی دو حصے ہیں۔ اول دونوں نظموں کے عنوانوں کی نثر ملاحظہ ہو جو بجائے خود اعلیٰ درجہ کی شاعری ہے:-

(۱) "دعائے چتر ہمایون سلطان السلاطین وہمائے ہوائے متعالی علاء الدنیا والدین زاد اللہ بسطہ تحت جناح المنصور وضاء عین اعدائہ بجوجہ التراب مادام طار الطیور"

(۲) "بنائے ثنائے ثانی بجاطیہ خدایگان زمین وزمان نائب رزاق وکلید ارزاق فتح اللہ لہ خزاین السموات والارض علی الاطلاق"

اب مدح ممدوح کا خلاصہ سنئے :-

آں سخن آرم کہ ہمپایہ آں کم بود ۔ در خور مدح شہ عالم بود

آں بہ لقب دساؤ دیں را علا — کو بجہاں دادہ ز احساں صلا

شاہ محمد کہ بتائید رب — کرد قوی شرعِ رسولِ خدا

پائے فرماں روِ کردگار — حارں رورں رکف گنج مار

خلق کہ پویند لطف ہمائے — بے خبر اندر ظلِ خدائے

سکۂ اوست بدولت طراز — خطبۂ او بائے بانگِ نماز

خاتمۂ بخت تو گردوں نگیں — قاعدۂ ملک تو مسا دیں

نام تو معراج سلاطین حس — نام تو لاحول شیاطین انس

ماوک سیدست شدہ کفر کاہ — ہدی محراست ایماں پناہ

تیغ تو کو فاتحۂ ابتدا است — برتن بدخواہ تو تب پیداست

ملک تو معمور و مخالف خراب — چشم تو بیدار و جہانے بخواب

علما کے فرائض

حضرت امیر نے علما کے جو فرائض قرار دیئے ہیں ان کو اگر زمانہ حال کے "مقتیوں" پر منطبق کیا جائے تو اں کا ہو بہو نقشہ کھنچ جاتا ہے ؎

جامہ جرل سوختن عامہ را — آلتِ تزویر مکن جامہ را

زرق تہ رخصت نعال مدہ — زیر ملک بیضۂ شیطاں منہ

بیضۂ کلہ زرع بریز بہا — ارنسپ حولیتس تو دیجہ رہے

شرم نداری که چو فرماں دہی | تیغ نبیؐ در کف شیطاں نہی
عالم یزداں بود از حیلہ دور | ہیچ کسے سایہ نہ بیند ز نور
حیلۂ تزویر بجز حیلِ صواب | تو قلم نیست برام الکتاب
ایں ہمہ تزویر نہ بر آگہ رود | زانکہ ید اندرہ و بیرہ رود
کس جہلا را نکند جرحِ کار | حاکم نبود بر ورقِ روزگار
علم ہماں ست کہ تحقیق و بس | کز رہِ تحقیق بر آری نفس
ہر چہ کنی گرچہ صواب است و پاک | ہم بوی از خشم خدا ترسناک
چوں تو نداری ز خطا ترس بیم | علم تو در دیں خلل است عظیم
ای ز پی فتنہ میاں کردہ چست | ور پی تحقیق عمل پا درست
علم کز اعمال نشانیش نیست | کالبدے دارد و جانیش نیست

اس سلسلہ میں یہ بات دیکھنے کی ہے کہ "علما" کی "خطا ناترسی" کو "خلل دردین" اور "علم بے عمل" کو "کالبدِ بے جان" ٹھیرایا ہے، حتیٰ کہ ہر "صواب و پاک" کام کے لیے بھی "خدا ترسی" کو ضروری قرار دیا ہے۔ پھر غور کیجیے کہ اس ذی سطوت وجبروت طبقہ کو بھی نہیں چھوڑا جو "فتوے" کی آڑ میں ہر کردنی و ناکردنی حرکت کرتا ہے۔ حق گوئی کی حد ہے کہ بادشاہ کو بھی صراحت کے ساتھ لیا ہے اور کنایہ میں کم سے کنارہ کیا ہے۔ سنیے

انکہ پے کیفر ستم کیش را | محو کند مصدقِ درویش را

حیلہ گر رائے کہ مظالم کند | شرع ہی سخرۂ ظالم کند
ہر رہ ستہ را دمِ نعمانؒ دہد | کفرِ نک رالقب ایمانؑ دہد
وانچہ کشہ کار پریشاں کند | آنہمہ از رخصتِ ایشاں کند
او فگند مالِ کساں در مغاک | ساں ہمہ گویند حلال ست و پاک
در ش تو جہل کند اتفاق | عدلِ عمرؓ نام نہد از نفاق
جاہِ فقیہ از امرائے سفیہ | سود امیرست و زیاں فقیہ
خسرواناں در اُمرا ایست حیر | سوئے فقیہانِ خدائی گریز
از پئے کفارتِ تعظیم میر | دیدہ زپائے علما بر مگیر

انسان کی نیابتِ الٰہی

ذیل کی بیتوں میں انسان کے شرف اور مرتبہ نیابت و خلافتِ الٰہی کو واضح کیا ہے۔ گویا آیاتِ کریمہ "علم آدم الاسماء کلھا" اور "انی جاعل فی الارض خلیفۃ" کی تفسیر ہے۔ انسان کا فطرۃً بلندی خواہ ہونا اور پیچھے رہ جانے والی چیزوں کا خود بخود نظر میں چھوٹا معلوم ہونا کیسا اعلیٰ او عمیق اور روز آ مشاہدہ کے مطابق خیال ہے۔ اور جب خدائی خزانوں کی کنجی ہی ہاتھ آ گئی تو پھر اور رہ کیا گیا۔ ؎

خود دید گرچہ کنوں آدمی | باید از مرحلہ بروں آدمی

دفتر معنی تو زبر خواندہ — نسخۂ اسما ز پدر خواندہ

عرصۂ عالم بمساحت تراست — دولت آدم بخلافت تراست

تو شہی و اقلیم تو ہر دو سرا — تو ملکی تخت تو شد چار پاے

گنج خدا را تو کلید آمدی — نزہت بازیچہ پدید آمدی

مرتبہ جو کہ بہ ارزانی بجاہ — کس نخورد شربت باران چاہ

ہیچ کسے رہ سوئے بالا نیافت — تا قدم از ہمت والا نیافت

پھر کہتے ہیں کہ خدا کا نائب اور خلیفہ بننے کے لیے بڑی بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کی ضرورت ہے۔ اور یہ نیابت و خلافت محض خوش خوراکی و خوش پوشاکی سے حاصل نہیں ہوتی۔ ان خیالات کو کیسی نادر تشبیہات و تجربات سے ثابت کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ بزدل "ترک" (سپاہی) تیر سے نشانہ کا کام لیتا ہے، مگر تنگ ظرف "مطبخی" (بھٹیارا) اسے ایندھن کا۔ دھوبی کپڑے کو آگ پر رکھ کر اجالتا ہے، لیکن مشعلچی اسے آگ میں جھونکتا ہے۔ پست ہمت اور تنگ نظر آدمی کتنا ہی بڑھ جائے ذلیل ہی رہتا ہے جیسے فرش خواہ خز و اطلس ہی کا ہو تاہم پامال ہے، ریشم کا کیڑا جو پتہ چاٹ چاٹ کر بڑا ہوتا ہے دنیا اس کو ننگا کر کے اپنا بدن ڈھکتی ہے۔ مکھی اپنے ڈھیر سے حریری ملبوس کے باوجود برہنہ بدن ہے۔ مچھلی اتنے فلس رکھنے پر بھی مفلس ہی رہی۔

آخر میں خلاصہ کے طور پر فرماتے ہیں۔ ۸

آدمی ست از پئے کار بزرگ
گر نکند این ست حمار بزرگ

علم بے عمل کی ذلت

علم کو "چراغ" اور "جہل" کو شب تاریک سے تعبیر کرتے اور چراغ نہ ہو تو اندھیری رات میں کنوئیں میں گر جانے کا اندیشہ ظاہر فرماتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ عمل کو علم کا جزو لاینفک قرار دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ علم نام ہی عمل و اخلاص کا ہے۔ "آنکھ والا" (عالم فقیر ہو یا غنی، ہمیشہ یکساں رہتا ہے)، جیسے خود آنکھ کہ وہ نہ کبھی موٹی ہوتی ہے نہ دُبلی۔ ان کے نزدیک واعظ بے عمل کی مثال ایسی ہے جیسے سوتے ہوئے کا بڑبڑانا۔ کیا اچھی بات کہی ہے کہ قرآن کا صرف سر پر یا ہاتھ میں رکھنا بے سود "سود و سود گی" (گھس گھس) نہیں ہے۔ اس مضمون کو شاعر نے جس طریقہ سے لکھا ہے اُس کا خود انہیں کی زبان سے کچھ خوب لطف آئے گا۔

اے مُصرّ از جہل خود در مصر جر — اہل دگر باشد واہل دگر
شملہ چو گلزار کردہ آب گیر — سہ تہی چوں سرو حصن بیر
اہل نگر و دل نعامہ سفیہ — حرمہ تو دار جل دیا فقیہ
... اے مایہ نہ در خور بود — گر ہمہ فسر رہ دیمیر لو د

باب تو گیرم کہ علی مرتضیٰ است — وہ کہ گفت ازاں باب کلید کجاست

بر بصراں راست بہر جایگاہ — کاستن از ذلِ فریدون ز جاہ

بیش و کمی نیست بہ بینائے کار — دیدہ نہ فربہ شود و نے نزار

مشعلۂ کعبہ بہ گلخن مسوز — دلق خر از سوزن عیسیٰ مدوز

مصحف اگر بر سر و پا بر کہ بست — سودِ سر و سود کی مصحف ست

ابنائے زمانہ

حضرت امیرؒ نے اپنے زمانہ کی جو شکایت کی ہے وہ سوا چھ سو سال پہلے کی ہے، اسی پر اس زمانہ والوں کی حالت کو قیاس کیجیے۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اُس وقت بھی گناہوں کی ایسی ہی کثرت تھی جیسی اب ہے بلکہ اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے اُجلے کپڑے پر ذرا سا دھبہ بھی بدنما معلوم ہوتا ہے، بخلاف اس کے میلے کپڑے کے بڑے بڑے داغ بھی نظر نہیں آتے۔

این چہ زمان ست کہ در ہر طرف — ہست نفاق اہل جہاں را شعار

ہر نفری کار گنہ بیشتر — خواری دیں باشد ازیں بیشتر

آں کہ بقرضے نکند کاہلی — متقی اش نام کنند و ولی

بس کہ شد از کفر جہاں پر ز دود — آں کہ شرار ست چراغ نمود

وائے بہ یکبار کہ صد بار وائے — زیں ہمہ گبراں مسلماں نمائے

دعوی دیں و دل بے ترساک — خندہ مزن بیہدہ بر دیں پاک

اے ہمہ بر بست گر ابت زیست — نام مسلمانیت از بہر چیست

آنکہ تنگ از شرع فراتر دہ است — اللہ و یارب کہ زمد عربدہ است

رشتت تو وارع کاہل ستیر — غلغل تکبیر زدن در گریہ

صوفیانِ حال کا نمونہ

ہست سبے صوفی لتیمیہ پوتس — کش بہ رسد بانگِ مودن بگوش

چون نیتس دور لسلطان تنود — تند بمحراب حسراماں تنود

سرتہِ داماں کسے در مسر — گو کندت عرقہ ر داماں تر

قلہ نکس پیسرِ حرامات را — تا بحرا لی سر ددات را

درپے آں پیر چہ پوئی بفرق — کو بدِ حود بیک نماند نزرق

پیراں بے حال کی تشبیہ اس تیر کور چشم سے کیا خوب ہے جو مرغ کی اذاں سنتے ہی حسرت و افسوس کے ساتھ محراب کے تاریک سوراخ میں جا چھپتی ہے ۔ ۸

ستیرہ در قسلہ حر دیر شوس
صبح دم از بانگ بمار حروس

مرشدانِ زر اندوزان۔ کہ نزدیک "برہمنان بت زریں پرست" ہیں ۹

برہمن بت کہ کند شرح بید | تختۂ سیاہ شن بود و خط سپید
بادۂ رز نیرح بیک لب خطا | مجلس و محراب بیک شرب خطا
مسجد و میخانہ چو یک جا بود | نطعِ حریفان زمزمہ ملا بود
طاعتِ آلودہ نیاید بکار | مشک جگر سودہ نیاید بکار
صوفی میخوارہ کہ گریز حال | گر ہمہ کشتہ مدان جز خیال
دُنبہ کہ گرد گر بقفا گردوش | پُرّی دُم لن گرِ پا گردوش
زر کہ ستانی و دہی جیبِ خس | عامہ کہ بستانی و ندہی بکس
کسب زر از خود بشریعت بود | در روشِ فقر غدیعت بود
تا تو ندانی کہ زر از بت کم ست | برہمناں را بتِ زریں ہم ست
ایں ہمہ شیخانِ خزائن پرست | برہمنانند۔ بتِ زر بدست

حرف جوہر ذاتی اصل ہے

کم بود از جرب زبانان فراغ | دیگ کجا پختہ شود بے چراغ
دمدمۂ دیگ دمادم صلاست | زمزمۂ چاہ زمزم صدا است
گر بدر دانش کیمیا لبریز است | آن حقِ او بود از آنِ تو چیست
نیست ہمہ نسلِ کریمان عزیز | تخم خیار ست بس تلخ نیز

رتبت لو دسفلہ بجائے بلند   کاسۂ خالی وصدائے بلند

یعنیہ یہی تعلیم اسلام کی ہے۔ قرآں کریم میں ہے ادا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم"۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے تاکید فرمایا کرتے تھے اعلی یا ست احمد اعلی"۔

ناقص تربیت کی مٹی پلید

تربیت کی جس درجہ ضرورت ہے وہ ظاہر ہے۔ اور تربیت کو درحقیقت تعلیم پر بدارج ترجیح ہے۔ مطلع الانوار میں تربیت کے وہی اصول قائم کیے گئے ہیں جو بہترین شمار کئے جاتے ہیں۔ یعنی اولاد کی اصلاح کی کوشش سے پہلے ماں باپ کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔ تربیت شروع ہی سے ہونی چاہیے۔ تربیت میں سختی کو دخل نہ ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "ہر بچہ اصل فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے، مگر اس کے ماں باپ اُسے یہودی یا مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں"۔ اگر کوئی کہے جبل اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اُسے سچا مان لو، لیکن اگر کوئی کہے کہ فلاں شخص کی جبلت بدل گئی تو اسے سچا مت جانو" (اور جبلت در اصل نام ہے اس عادت کا جو تربیت کا نتیجہ ہوتی ہے) جس کی تربیت کی جائے اُسے حدیث میں ٹیڑھی ہڈی سے مشابہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر اُسے چھوڑے رکھا جائے تو وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی، اور اگر سختی کی جائے تو اس کے ٹوٹ

جانے کا ڈر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تربیت میں نہایت احتیاط کی احتیاج ہے۔ کلام
پاک میں بھی نرمی سے بات کرنے اور بہتر طریقہ استعمال کرنے کا حکم ہے ۹

گر تو بہی خونِ تو بد رگ چرا ست — ورنہ سگی زادۂ تو سگ چرا ست
نیش و جراحت نہ ز مردم دہد — از دمِ مار و دمِ کژدم دہد
چوں تو بدی گر تو زاید بتر — خونِ جگر گوشۂ بد تر مخور
گر بچۂ خود بخورد گرزہ مار — بچۂ او نیز شود بچہ خوار
میوہ کہ در نشتر سختش توئی — خار ز خود خور کہ درختش توئی
شو ادب آموز پسر را ز پیش — کہ چو قوی شد نتوانیش بیش
چہرہ بکنی شانہ نو راز باں — موزہ گر تن نہ فتد در زیاں
زادۂ بد در مکن و کن مکش — ناخنہ از دیدہ بناخن مکش
زانکہ بداں گوش پدر نشنود — جز سخنِ خویش دگر نشنود
ایں ز حدیثِ پدر اندر خروش — آں ہمہ تن بر لبِ فرزند گوش
رنج کشش طفل شکیبا بود — پرورش ناز نہ زیبا بود

اولاد سے خدمت کی اُمید

بہترین تربیت کی تاکید کے باوجود حضرت امیر خسرو کا مشورہ والدین کے
لیے یہ ہے کہ ماں باپ کی ہمت کا تقاضا یہی ہونا چاہیے کہ وہ اولاد سے خد

کے متوقع نہ رہیں، کیوں کہ خدا جانے اولاد کا مزاج کیسا قائم ہو۔ ۹

بچۂ طاؤس چو از بیضہ جست | دانہ خورد جست ز بالا و پست
بچہ کہ کبک و کبوتر کند | ذرہ کناں دانہ ز مادر کند
صید ہماں نہ کہ شکست خود است | راحت مردار کفِ دستِ خود است
خواجہ ما را کہ نہ پیرایہ سر | سدہ خورد نشود بہر خور
دہ پسر از یک پدر آسودہ گشت | یک پدر از صد پسر افتادہ است
ما ضعفے را کہ بود شوم چہر | پدر و مادر و خویشاں چہ مہر
سگ چو گرِ چشم فغاں برکند | لقمہ ز دنداں برادر کند

پیر یہ کہ پیدائش اور پرورش کے زمانہ میں والدین کے اندر یہ جذبات تو ہوتے ہی نہیں ہیں۔ شفقت پدری و مادری کا فلسفہ کچھ اور ہی ہے۔ ۸

پرورش زادۂ دشوار زیست | آنکہ نہ زادہ است چہ داند کہ چیست
سہل نباید بر استر زماں | محنت زائیدن آبستناں
گیر کہ مادر کند از بہر خویش | ق پرورشِ زادۂ نامیدِ خویش
چیست صدف را کہ زجاں دو نیم | پرورد اندر دل در یتیم
دست قضا کیں ہمہ با ہم نہاد | از پئے آبادی عالم نہاد
گر نہ دو آتش زدہ در جے تندے | دہر پر از جانوراں کے شدے

کلام کے ان اسطور پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لڑکیوں کے

مناسب حال تعلیم و تربیت کے وہ اتنے ہی حامی و خواہاں ہیں جتنا کہ ہونا چاہئے
اور اس حقیقت کے معترف ہیں کہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر لڑکوں کی
خاطر خواہ تعلیم و تربیت محال عادی ہے۔ چنانچہ خود اپنی بیٹی کو مخاطب کر کے
کہتے ہیں ۔ ؎

گرچہ کہ اخوانِ چو تو نیک اخترند — نز تو در دیدۂ من بہترند
دختر اگر تربیت اپسر کہ شود — بے صدفِ سادہ گہر کے شود
جاں سگِ آں دختر آزادہ شد — کز رحمِ او پدرش زادہ شد
باید چوں دُر خلوت ارجمند — تا صدفت آوازہ بر آید بلند
دُر کہ بزرگاں ہمہ میلش کنند — یادِ صدف ہم بطفیلش کنند

مذکورۂ بالا شعروں کے ظاہری معنی بھی نہایت لطیف ہیں۔ وہ یہ کہ اگر
بیٹی نہ ہو تو نہ بیٹا ہو اور نہ باپ۔ خوب بچوں کے رجحان طبیعت کا اندازہ کرنا
بھی اصول و لوازم تعلیم و تربیت میں نہایت اہم ہے۔ اس خیال کو انھوں نے
اس ضرب المثل سے ثابت کیا ہے کہ اگرچہ مٹی اور پتھر بجائے خود کار آمد ہیں،
لیکن آئینہ یا پانی کی طرح عکس پذیر نہیں ہیں۔ بالفاظ دیگر اگر مٹی یا پتھر سے وہ
کام لینے کی کوشش کی جائے گی جو آئینہ یا پانی کا ہے تو یقیناً محنت برباد
جائے گی۔ ؎

فیض ز قابل کہ نداند گزشت — بر دگر خود نتواند گزشت

آئینۂ آب بود عکس گیر | نیست گل و سنگ تصویر پذیر
دیدہ نہ خود دید بر دیگ دور | قابلِ آنست کہ بینی بہ زور
گوش کہ صد مشعلہ باشد بود | نیست چو قابل۔نظرش کی بود

زرداری وفیاضی

اس سے سات سو برس پہلے کے مسلمان (خصوصاً امرا اور دربار کے لوگ) بے زری سے واقف ہی نہ تھے۔ اور جو زردار تھے ان کو فیاضی کے موقعے بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اس بات میں بھی حضرت امیرؒ نے جو کچھ کہا ہے وہ ایسا ہے کہ صرف اُسی شخص کی زبان وقلم سے ادا ہو سکتا ہے جو انسانی فطرۃ کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔

گر ہمہ گبرست کہ ہیچش ہست | در نظرِ خلق جہانیش ہست
ور چہ بود مومن و پرہیزگار | ہر کہ زرش نیست ندارد عیار

مطلب یہ ہے کہ زردار کی بے دینی پر بھی پردہ پڑ جاتا ہے اور بے زر مومن کو کوئی نہیں پوچھتا۔ اس لیے مالدار بننے کی ہر ممکن اور جائز کوشش کرنی چاہیے۔

اور جب زر و مال ہاتھ میں ہو تو موقع فیاضی سے دریغ نہ کرو۔ مالدار کا بخیل ہونا ایسا ہی جیسا جواہر کا کان میں یا گوہر کا دریا میں (گویا بیکار) پڑا رہنا۔ یہ بھی نہ ہو کہ سب کچھ اپنے پر یا اپنوں پر ہی خرچ کیا جائے اور بیگانے

محروم رہیں۔ اگر یہ ہو تو دینا یا خرچ کرنے والا گویا بولا ہے جو کاٹ کاٹ کر
اپنے ہی سامنے ڈالتا جاتا ہے۔ اور اگر اسے دیتا ہے جو مالدار ہے تو گویا موتی اٹھا
دریا میں پھینکتا ہے پھر یہ کہ جسے دے اس سے بھی اندازہ کم سا تھ دے جیسے کہ آنکھ
میں سرمہ سلائی سے ڈالا جاتا ہے نہ کہ چمچہ سے دینے کے وقت اپنی حالت کا اندازہ
بھی ضروری ہے۔ غرض بخل و اسراف اور حقیقی فیاضی کے تمام مراتب بیان
کردیئے ہیں ۵

از عطا قیمتی پرست باش | نہ ہمہ چون تیشہ سوئی خود تراش

اطاعت بجا در سخاوت کہ دوری بود | برزن و فرزند ضروری بود

کیست کریم آنکہ بمسکین دہد | نز پئے شہرت زر و دین دہد

ہر چہ تو نگر بتوانا فگند | و آنکہ گہر را بدریا فگند

گر توئی از راہِ کرم زرفشاں | پر نگبدا لکم بتو نگر رساں

ہر چہ بہ نسبت نہ فشاند کسے | بخل ز اسراف نکوتر بسے

گرچہ عطا در ہمہ جا دلکش است | ہر چہ بہنجار بود آں خوش است

دیدہ کہ از سرمہ دلیلش دہند | سرمہ نہ از چمچہ بمیلش دہند

دادنِ بکرم شرف شد بلند | دادنِ مسرف بزہ در ریشخند

آنکہ دو نیم جامہ ندارد بہ است | بنجیر دست ار دہد آنرا بدوست

شفقہ کہ بخشید بسر نا فقیر | رحم مکن گر ہمہ گو بمیر

صحن جہاں تند چو حرائی لتاں ⠀⠀ ماع بود بہر ئہ ررفتاں
آنکہ تو نگر بر رسد ⠀ ا و مال ⠀⠀ گر ہمہ مد ہد بود اسراف مال
ار دو سے یکے حسیم کرم راست لود ⠀⠀ ور سہ یکے قسمت حرالامور
یر دلی آں نہ کہ لطاقت بود ⠀⠀ پر دلی ار دوام حماقت بود
حکم سحا بیست نہ بسیار چیر ⠀⠀ ار درسے دانگ ور دانگے پشیر
کست سخی؟ آنکہ ردا ست دہد ⠀⠀ ہر چہ دہد ہم بر ماست دہد

یاصی کے موقعوں پر ایک اور مسئلہ بھی قابل لحاظ ہوتا ہے، یعنی "خویش و درویش" کا۔ ایسے موقعوں پر ایوں کو بالکل ہی نظر نہیں کرنا چاہیے۔ جو کچھ کیا جائے ملا حواہش نام و نمود کیا جائے (علی الخصوص جب معاملہ اقارب کے ساتھ ہو) ایوں کی امداد کے لیے یہ خیال کیا تسکین بخش ہے کہ اس صورت میں جو کچھ ہاتھ سے جاتا ہے وہ گویا اپنے ہی ہاتھ میں آتا۔ ہے ع

تبہرہ مکن ہر چہ بحویتاں دہی ⠀⠀ درکف تست آنچہ برلیتاں دہی
سفلہ کہ دانگے بہ فقیر آورد ⠀⠀ تش ہمت ار وے بسیر آورد
گر تو شوی ار ہمہ حویتاں بررگ ⠀⠀ درر مہ حویش تساں تو نہ گرگ
گر ہمہ شہد ست بدہاں آوری ⠀⠀ رہر بود چوں بربہاں آوری
آنکہ سر انجام ز پی لستر ست ⠀⠀ نہ کہ راول ندہی تشکر ست
گر ترسے درر گ یکوئے تست ⠀⠀ ہر کہ بحر تست دعاگوئے تست

عرق بیا پاکی بدعا ضم شود — رشتۂ تعویذ مکرم شود
زو کہ بشیر بیت شورت بود — خوزش خورانی چہ مروت بود
منزل مہماں نہ بود ہر درے — بار عزیزاں نہ کشد ہر سرے

پھر فیاضی کے عموم سے سائلوں اور مفت خوروں کی ترقی کا جو اندیشہ ہو سکتا ہے، شاعر کا ہمہ گیر دماغ اس سے بھی خالی نہیں ہے، اور مخصوص انداز کے ساتھ سوال اور دست درازی کی مذمت بھی موجود ہے ۔ ؎

دست جوان مرد بود گنج بار — دست نگوں ہیچ نگیرد قرار
دست استاں ست استانندہ را — دست نگوں ست رسانندہ را
یعنی اگر تو دہی از کف دست — سجدہ کند دست بہ پیشت نخست
سر نہد از دامنِ پر آدمی — پلہ چو پر گشت ببوسد زمیں
پیشِ فشانندہ کہ ریزد بروں — گرد چینندہ ضرورت نگوں

جوانی کی باتیں

تا بود اسباب جوانی بہ تن — روے تو چوں گل بار شد تن چوں سمن
تازہ بود مجلس یاراں تو — جلوہ کنند شہسواراں تو
شیفتگاں دیدہ بروے تو نہند — رخت ہوس بر سر کوے تو نہند
نکہتِ گیسو چو نسیم سحر — رنگِ بنا گوش چو نسرین تر

نرگسِ تو بادہ بداند گناہ　　غنچۂ تو چہرہ بدارد نگاہ

تاب دہد چہرہ ز برنائیت　　میل کند سینہ برعنائیہ

دیدہ سوئے فتنہ پرستی کند　　دل ہمہ در شوخی و مستی کند

یار کجی۔ یار کشد در بحال　　دل طلبی۔ نیر دہد در روان

زور چہ جوئی بہ تنت آں رسد　　تا تنت و تیر بپایاں رسد

بڑھاپے کی گھاتیں

وقت پیری چو رسد کوس درد　　دل شود از خوش دلی و عیش سرد

گونہ رخسار بزردی زند　　آتشِ معدہ دمِ سردی زند

موئے سپید از اجل آرد پیام　　پشتِ خم از مرگ رساند سلام

در تن و اندام در آید شکست　　لرزہ کند پائے ز سستی چو دست

چشم شود مسروی از جاہا　　رخنہ شود در صف دندانہا

قوتِ دل بشکند و زور تن　　پوست جدا گردد چوں پیرہن

چنگ صفت رگ جدا از پشت پیر　　تار بحد چو کشیدہ حریر

تیرہ شود مشعلۂ نورِ عین　　دل بمصلا کشد از کعبتین

سست شود مہرۂ گردن ز سلک　　خشک شود عمدۂ بارو چو کلک

ارمے و گر از فراغ او فتد　　رہ صرصری بدماغ او فتد

بر ہمہ این دور و ما دم رسد	از ہمہ بگذشتہ بما ہم رسد

"عہد پیری شباب کی باتیں"

پیر کہ او درد ... سیلی خورد	لعبتِ عید است کہ سیلی خورد

پیری نداوند کہ از پنبہ خاست	راست ہمہ ان پشم ز پنبہ جدا ست

پیر نگیسہ مرند موی سپید	تا بر پیران نبود زو امید

باش ... چو کافور بہ پیرانہ سر	پاک ز بیرون و درون سر بسر

نافہ مشو گر پئے خونِ تباہ	موی سپیدش بود و دل سیاہ

گوز شدی نفس مکن جیفہ خوار	زندہ بود زاغِ کمان را شکار

پیر شدی پیشہ ... پیران پذیر	زشت بود لعبِ جوانان ز پیر

پیر کہ بر رسم ... جوانان زید	مردہ بود گرچہ بصد جان زید

وانکہ جوان پیر تمیز دیر گشت	طفل بود گرچہ بمو پیر گشت

نسبتِ پیری بجوانی نہ موست	ہر چہ بہنگام بود آن نکوست

موی کہ سازند سپید از گلاب	تیرہ چو موی سیہ است از خضاب

عمر چو از حیلہ نخواہد فزود	سلسلہ رنگین بنگاہ چہ سود

پیچ - ہم ۵

عہد پیری شباب کی باتیں	ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں

یا یہ کہ۔ ؎

ستیاں عیباں ہما ارد میں یح
تیلے یتصی وصی یتہ یح

مدارج عمر

عمر کے مختلف حصوں میں انسان پر جو حالات گزرتے ہیں ان کو متعدد شاعروں نے بیان کیا ہے اور ان سے ایسے طریق پر عمدہ نتائج اخذ کئے ہیں۔ امیر المومنین حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اس خصوص میں ایک قطعہ ارشاد فرمایا ہے جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ غالباً کسی زبان میں اس خیال کو حضرت مولا سے بہتر ادا نہیں کیا گیا۔ بعد کی نظمیں تو مختلف شعرا اور مختلف زبانوں کی نظر سے گزری ہیں۔ ؎

اذا عاش امرأ ستین حولاً	فنصف العمر تمحقهٔ اللیالی
ونصف النصف یمضی لیس یدری	لغفلته یمیناً عن شمال
وثلث النصف آمال وحرص	وشغل بالمکاسب والعیال
وباقی العمر اسقام وشیب	وهمّ بارتحال وانتقال
فحب المرء طول العمر جهل	وقسمته علی هذا المثال

یعنی اگر آدمی بفرض ساٹھ سال زندہ رہے تو گویا آدھی عمر ۳ سال ہو لے

...ہی میں برباد ہو جاتی ہے۔ اور آدھی میں سے آدھی (۱۵ سال) اس طرح گزر جاتے ہیں کہ دائیں بائیں کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ اور اس نصف کی ایک تہائی (۱۰ سال) کو کھانے کمانے اور بال بچوں کے لیے رکھ لو۔ اب رہی باقی عمر (۵ سال) وہ بیماری بڑھاپے اور مرنے کی فکر و غم کی نذر ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں طول عمری کی خواہش سراسر نادانی ہے حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں ۵

رشتۂ رہ راہ سہ پنجم گشاد	ہفت و نہم در شش و پنج اوفتاد
گرچہ مہ چاردہ من بکاست	دل ز سر چاردہ بازی نخاست
عمر بدہ بازی و نادانی است	بیست شد آغاز پریشانی است
از ورع و زہد بسی تا چہل	ہر چہ کنی خوی پذیر است دل
چون ز چہل پای فراتر نہی	سخت محال است کہ دیگر نہی
از پس پنجاہ در آید شکست	وای بدینگونہ کہ رفتی ز شصت
از پس ہفتاد بہفتاد نیست	حد بقا زاں سوی ہشتاد نیست
در نود آئین حیات اندکیست	زیستن و مرگ بہ نسبت یکیست
ور بصد افتد حد پایندگی	مرگ نکوتر ز چنان زندگی

جس نتیجہ کی نسبت حضرت امیر علیہ السلام نے از راہ انتہائی بلاغت کنایت سے کام لیا اُسی کی حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت کر دی اور کہہ دیا کہ ۶

مہلت تو گر صد و یا پنجہ است	از پئے آرائش زاد رہ است

چوں تو دریں تختہ مداری تمام عمر چہ دہ چہ صد و چہ صد ہزار

مقصد دونوں بزرگوں کا واحد ہے یعنی انسان ساٹھ سال جیا تو کیا اور سو سال جیا تو کیا، اُسے چاہیے کہ جو کچھ کرنا ہے اسی تھوڑی سی مہلت میں کر لے اور طویل العمر کے غم میں نہ پڑے۔

مناظر

رات کا منظر

صوفی گردوں چو بخلوت نشست کرد فلک سبحہ پروین بدست

طرۂ طلا ت رر یم ہار مشک فشاں شد چو لٹ ورہ دار

دہر پیار رعالیہ سودہ گشت دام و د وارت دل آسودہ گشت

چشمۂ خور برد ز ہر خانہ تاب تا خش آورد بہر دیدہ خواب

مردمک چشم کساں تا بدور کرد ز مژگاں درِ خود میخ دور

سایۂ فلک خاک بحر چرخ بریں چرخ شدہ سایۂ میں زمیں

حرف و ملک ہر دو شدہ گوشہ گیر در د و عکس ہر دو شدہ گوشہ گیر

زاں شب فرخندہ کہ میموں شدہ بوم چو طاؤس ہمایوں شدہ

از اثر نور ثریا شمیں مرغ مسیحا شدہ خورشید ہیں

طلوعِ سحر

مرغِ سحر گفت چو تسبیحِ پاک — بانگِ مؤذن بفلک شد ز خاک

خلوتیِ شرق بر آمد ز دور — بر کتف افگنده مصلائے نور

صبح که شد نورِ صداقت گوا — زد قدمِ صدق بروئے هوا

جنبشِ پاکاں سوئے محراب گشت — چشمِ سگاں پرده کشِ خواب گشت

شب پره از گنبدِ فیروزه گوں — رفت به فرواله گنبد درون

بوم که در رفت چو دزداں بباغ — دردِ سرِ خویش شد از کوبِ زاغ

مرغِ سحر خیز نوا بر کشید — زمزمه تر بهوا بر کشید

باد که بر لاله و گل پا نهاد — رقص کناں روئے بصحرا نهاد

تازه شد از ابرِ بهاری چمن — خنده زد از یادِ ریاحینِ سمن

ابر که از باد وزاں شد ستوه — بست سراپرده به اوتادِ کوه

سرخیِ مشرق ز افق رو نمود — همچو میِ سرخ ز جامِ کبود

شاهدِ صبح از رخِ لعل و سپید — داد حریفانِ طرب را نوید

کرد سخن رود بریشم زناں — گشت رواں جامِ صبوحی خوراں

نادره صبحی که همه ماه و سال — شد ز دمش فرخ و فرخنده فال

مرغ که آه از دلِ غمکش زده — در جگرِ سرخِ گل آتش زده

بلبل نالندہ زغم دیدہ تر　　سینہ زآوارہ خراشیدہ تر
کبک وکبوتر بصفیر آمدہ　　زاغ و زغن در رم و زیر آمدہ

بہار کی بہار

باغ در ایامِ بہاراں خوش ست　　موسمِ گل باغِ یاراں خوش ست
چوں گلِ نوروز کند بادہ بار　　نرگسِ سرمست در آید سار
سبزہ برآرد خط عاشق فریب　　از دل میدہ رباید شکیب
برگ شود برگلِ نسریں فراخ　　آب چکد از بر اندامِ شاخ
سروِ ترا اندام زلطفِ صبا　　از حرب تار سوید قبا
تازہ شود لالہ چو رخسار دوست　　غنچہ بوحیر بگنجد پوست
برزخِ گل غازہ کند لالہ زار　　جلوہ کناں دست برآرد چنار
از خطِ سنبل کہ معنبر شود　　خاک چمن غالیہ تر شود
از نگوید برخِ بوستاں　　باغ بخندد چو لب دوستاں
تا بہ دہد برجگرِ لالہ داغ　　گل ہمہ از باد فرو رد چراغ
بلبل ترانہ کہ برود آورد　　فاختگاں را سرود آورد
گرچہ کند مرغ زمستی خروش　　نیز بہد بر سرِ گل یا ہوش

خزاں کی پکار

باز چو گل رخت بریزد ز خار — خندہ فراموش کند لالہ زار

باغ دہد حلۂ رنگیں بباد — غنچہ ببندد لب شیریں کشاد

سرو سرافراشتہ از پا فتد — در ورقِ لالہ شکست اوفتد

نافۂ شگوفہ ندہد بوی مشک — پر شکند فاختہ از شاخِ خشک

مرغ خورد بر گلِ زریں دریغ — بید ببارد ز سر سبزہ تیغ

نسترن از شاخ در افتد نگوں — خشک شود در جگر لالہ خوں

سرد شود چشمہ چو افسردگاں — زرد شود سبزہ چو گل خوردگاں

شاخ بنفشہ کہ زجا بر شود — کژدمۂ دیدۂ عبہر شود

برہنہ گردد چمن حلّہ پوش — سر شاخ دہد مژدہ بہیزم فروش

خنجر سوسن چو فتد بر زمین — سایہ ببرد ز سر یاسمین

ابر نبارد گہرے از سپہر — خار نخارد سر نسریں بمہر

خلاصۂ کلام

مثنوی مطلع الانوار کے متعلق مجھے جو کچھ عرض کرنا تھا وہ صفحات بالا میں
پیش کر چکا ہوں شروع ہی میں کہہ چکا ہوں اور اب آخر میں بھی اسے دہراتا

کرہیں نے کتاب کے معانی و محاسن کے استیعاب کی مطلق کوشش نہیں کی۔ نہ اس کی ضرورت تھی، اور نہ یہ میرے لیے ممکن تھا۔ حضرت امیر خسروؔ درحقیقت ان انسانوں میں سے تھے جن کو خلاقِ علی الاطلاق کی بے انتہا قدرت کا عجیب و غریب نمونہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

وہ فطری شاعر تھے۔ انگلستان کے مشہور شاعر اور "ہومر" کے مترجم پوپ *Pope* (۱۶۸۸ء-۱۷۴۴ء) کی نسبت کہا جاتا تھا کہ

"*He lisped up in numbers, for the numbers came*" (یعنی آمد کا یہ حال تھا کہ تتلا کر بولنے کے زمانہ میں بھی وہ نظم ہی میں بولتا تھا) بلاشبہ پوپ بڑا شاعر ہے اور اوائل ہی سے اس کے اندر شعر گوئی کا مادہ اور رجحان پایا جاتا تھا۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ ۱۷۱۱ء یعنی ۲۳ سال کی عمر سے پہلے کے اس کے کسی کلام کا پتہ نہیں ہے۔ انیسویں صدی کے نامور انگریزی ادیب اور مورخ مکالے (*Macaulay*) کے متعلق بھی مشہور ہے کہ وہ آٹھ برس کے سن میں شعر کہنے لگا تھا لیکن اس سن کے کلام کا کوئی حصہ محفوظ نہیں ہے (حال آں کہ پوپ اور مکالے دونوں کا زمانہ تاریخ کا "زمانہ" ہے) بخلاف اس کے امیر خسرو کی صغر سنی کا ایک پورا دیوان "تحفۃ الصغر" کے نام سے محفوظ ہے، چنانچہ اس دیوان کے دیباچہ میں وہ خود لکھتے ہیں کہ مجھے اوائل عمر ہی سے شعر گوئی کا فوق العادت ذوق تھا۔ جس

خواجہ اعز الدین سے پہلی بار ملاقات ہوئی تو انہوں نے امتحاناً چار لفظ مو (بال)، بیضہ، تیر اور خربزہ ایسے بتا کر جن میں باہم بظاہر کوئی ربط نہیں تصنیف رباعی کی فرمائش کی ہے۔ انہوں نے فی البدیہہ ذیل کی رباعی موزوں کی۔

هر موی که در دو زلف آن صنم است   صد بیضهٔ عنبرین بر آن موی ضم است

چون تیر مدان راست دلش را زیرک   چون خربزه دندانش درون شکم است

اس واقعہ کی تصدیق یورپین مستشرقین نے بھی کی ہے۔ ان کے شاعرانہ کمال کو دنیا تسلیم کرتی آئی ہے۔ پرگو ایسے ہیں کہ اشعار کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہے۔ بداہہ گوئی کا یہ عالم ہے کہ تین ہزار تین سو چوبیس بیت کی مثنوی (مطلع الانوار) بے تکلف دو ہفتہ میں کہہ ڈالی۔ کل خمسہ (جس کے اشعار کی مجموعی تعداد تقریباً اٹھارہ ہزار بیت ہے) تین سال میں پورا کر دیا، حال آں کہ شاعری ان کے لیے محض تیسرے درجہ کے مشاغل میں تھی مقابلہ نظامی کا تھا جو اپنے فن کے امام ہیں، سوائے شغل شعر کے اور کوئی فکر نہیں رکھتے تھے، اساتذۂ شعر میں محض مثنوی گوئی کو اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا۔ اور باوجود تقریباً سوا سو سال گزر جانے کے کسی اور شاعر نے اس مقابلہ کی جرأت نہیں کی تھی۔ چنانچہ ان تمام واقعات کو خسرو ایک موقع پر یوں بیان کرتے ہیں۔

(نظامی کی حالت)

او زان ہمہ فکر گوہر آمائے   تنہا د بروں زیرکی روش پائے

صدطرز سخن چو شکر و شهد | ہمو دگر مثنوی جہد
کوشش ہمہ در سخن نگالی | خاطر زہر التفات خالی
مارے نہ بدل مگر ہمیں مار | کارے نہ دگر مگر ہمیں کار
از ہر ملکے و یک ما - م | اسباب معاش را نظامے

(خود اپنی حالت)

مسکیں من مستمندے ہوش | از سوختگی چو دیگ در جوش
شب تا سحر از صباح تا شام | در گوشۂ غم نگیرم آرام
ماتم زبرائے نفس خود را ئے | بنشینم چو خود بے ستادہ بر پائے
تا خوے نہ رود ز پائے تا سر | دستم نشود ز آب کس تر
مزدے کہ دہد مت داد | واں رنج کہ من برم ہمہ باد
ما چیدیں شعل خاطر آشوب | چیدیں بر بود ہم ریک خوب

نثر کلام کی مقدار بھی محیر العقول ہے۔ ملند پایہ اس درجہ ہیں کہ بڑے بڑے استاد اور نقاد ما و جود سعی بلیغ ان کی گرد کو نہیں پہو نچتے۔ مع ہذا سہل گوئی اتنے کہ چھوٹے شائق تک کو نہال کر دیں۔ فن شعر میں وہ اہل ایران تک کے نزدیک نہ

ملہ حضرت امیر خسرو کی ہم عصر دلی میں چھوما نام ایک ساقی (رنگ فروش) تھی ایک دن (بقیہ صفحہ ۵۷)

صرف مسلمہ اُستاد ہی نہیں بلکہ صاحب ایجاد ہیں۔

علوم نقلیہ و عقلیہ کا معلوم نہیں وہ کون سا شعبہ ہے جس میں ان کو درک وافی نہ ہو۔ کلام میں جس علم اور جس فن کا ذکر کرتے ہیں، ایسی صفائی اور روانی کے ساتھ کرتے ہیں کہ کہیں رُکنے اور بند ہونے کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ بعض فنون میں ان کے ایجاد موجود ہیں۔ اس وقت کی کوئی علمی زبان ایسی نہ تھی جس کے وہ ماہر نہ ہوں بعض موقعوں پر اُنھوں نے سنسکرت زبان کی خصوصیات اور صرف و نحو کے مسائل اس نہج پر لکھے ہیں کہ صرف واقف ہی کا رہی۔ سے اس کی توقع ہو سکتی ہے۔ تصوف کے اندر آپ کے پایۂ گراں مایہ کا کچھ اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حضرت محبوب الٰہی سلطان الاولیاؒ کے محبان خاص و مقربان باخلاص سے تھے جن کے "سینۂ سوزاں" پر مرشد کو ناز تھا اور حضرت کی درگاہ و بارگاہ سے "ترک اللہ" کا خطاب حاصل ہے۔

بحر سیاست کے ایسے بے باک غواص و تیراک تھے کہ سات سلاطین کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶)۔ اس نے فرمایش کی کہ میاں خسرو سب کی تکیں ملایا کرتے ہو، کوئی تک میری بھی ملا دو۔ اس پر آپ نے فی البدیہہ کہا ؎

اوروں کی چوپہری باجے چھجو کی آٹھ پہری (نوبت) | باہر کا کوئی آوے نا ہیں آویں سارے شہری
صاف صوف کر آگے راکھ جا میں ناہیں توسل (تنکا) | اوروں کے جہاں سینک سماوے چھجو کی تھاں موسل

(یعنی ایسی گاڑھی کہ "سینک کھڑی رہے" یہ محاورہ یہیں سے لیا گیا ہے)

درباروں میں بار سوخ باریاب رہے۔

خسروؔ کی ان تمام مختلف و متنوع حیثیتوں پر غور کرنے سے شاعر کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے

لیس من اللہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد

اور اس لیے کمالاتِ خسروی کے استقصا سے اپنا عجز تسلیم کر لینا ہی بہتر ہے

اے سوے تو دعویٰ طاعت بریم
عاجزی خود بشفاعت بریم

البتہ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کی نسبت نہایت اختصار کے ساتھ چند اُستادانِ فن و نقادانِ سخن کی رائیں نقل کر کے یہ "مقدمہ" طے کر دیا جائے۔

صفحاتِ بالا میں کسی موقع پر ان چند اساتذہ کے نام بتائے گئے ہیں جنھوں نے نظامیؔ کے مقابلہ اور خسروؔ کے تتبع کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ جلال اسیرؔ، وحشیؔ، حزیںؔ اور قاآنیؔ بھی قابلِ ذکر ہیں۔ اور اگر اس فہرست کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے تو ناموں کا شمار کم از کم ستر تک ہو سکے گا۔ بہ لحاظِ زمانہ یہ سلسلہ خواجوے کرمانی (سنہ وفات ۷۵۳ ہجری) سے شروع ہو کر عبدالرحیم دہری (سنہ وفات ۱۲۷۳ ہجری) پر تمام ہوتا ہے۔ گویا اتنے کثیر التعداد دماغ و قلم سوا پانسو سال کی طویل مدت تک برابر سرگرم سعی

وجولال ر ہے، اور یہ واقعہ بجائے خود بہت بڑا ثبوت ہے امیر خسرو کے کمال کے مسلّم ہونے کا۔ تاہم اصل الفاظ کا اعادہ بھی یقیناً خالی از افادہ نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہوں:

(۱) امیر حسن علاء سنجری

خسروا از راہ کرم بپذیرد　　آں چہ من بندہ حسن می گویم
سخنم چوں سخن خسرو نیست　　سخن این است کہ من می گویم

(۲) ضیاء برنی

"امیر خسرو، خسرو شاعران سلف و خلف بودہ است۔ در اختراع معانی و کثرت تصنیفات غریبہ نظیر نداشت۔ و ہر چہ نسبت طبع لطیف و موزوں کند باری تعالیٰ او را در آں ہنر سرامد گردانیدہ بود۔ وجودے عدیم المثال آفریدہ و در قرن متاخر از نوادر اعصار پیدا آوردہ"

(۳) خواجوے کرمانی

سوختم این نخ لخۂ خسروی
در طبق موہبت مولوی

(۴) کاتبی نیشاپوری

میر خسرو را علیہ الرحمہ شبے دیدم بخواب
گفتم این عصمت ترا یک خوشہ چین خرمن ست

(الخ)

(۵) جامی

اہل دل از فکر چو محفل نہند　　بادۂ راز از قدح دل نہند
رشحہ ازاں بادہ بجامی رساں　　رونقِ لطفش بہ نظامی رساں
نیست چو خاک ست زیر از روش　　جرعۂ از جام گہ خسروش
قافیہ آں جا کہ نظامی سر است　　ہرگز ز قافیہ جامی سر است
بر سرِ خسرو کہ بلند اختر ست　　از کف درویش گلے درخور ست

(۶) ہاشمی کرمانی

خامۂ خسرو چو گہربار شد　　نامۂ او مطلع الانوار شد
گرد دراں نامہ تکلف بسے　　گفت جوابے کہ چہ گوید کسے
فہم رموزش نکند ہر کسے　　زاں کہ معانی ست بسے در بسے
گفتۂ او در نظر نکتہ داں　　می دہد از علم لدنی نشاں

(۷) ظہوری

بساطِ ادب بر کراں افگند
بہ خسرو غزل درمیاں افگند

(۸) شہزادۂ داراشکوہ

" در اشعار ایشاں یک بیت نیست کہ کم کسے آں خوبی گفتہ باشد۔
مضمونہائے تازہ و عالی در اشعار امیر آں قدر ست کہ اگر ہمہ را جمع کند از

تصانیف بعض زیادہ می شود۔ وہمیں طور در اقسام زبان وفنون علم ہندی بمثیل بودہ اند۔ بجامعیت ایشاں کم کسے گزشتہ۔"

(۹) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

"امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سلطان الشعرا برہان الفضلاست۔ در وادی سخن یگانۂ عالم ونقاوۂ نوع بنی آدم ست۔ وے در سخن عالمے است از عوالم خداوندی کہ پایاں ندارد۔ واورا از مضامین ومعانی در اطوار سخن وانواع آں دست داد کہ ہیچ کس را از شعرائے متقدمین ومتاخرین ندادہ۔"

(۱۰) آزاد بلگرامی

اے خسرو شوخاں چہ کند وصف تو آزاد
"خوباں عمل فتنہ ز دیوان تو یابند"

(دوسرا مصرعہ خود خسرو کا ہے)

امیر بایسنغر اور دولت شاہ خمسۂ خسروی کی ترجیح کے قائل تھے جان آرزو نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے بعض شعرا نے محض اس ایک شعر کی وجہ سے:

قطرۂ آبے نخورد ماکیاں
تانکند رو بسوئے آسماں

خمسۂ خسروی کو خمسۂ نظامی پر ترجیح دے دی ہے۔ اگرچہ یہ بالکل صحیح ہے کہ محض اس ایک شعر کے سبب سے ایک خمسہ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دیجا سکتی

تاہم اس سے ان شعرا کے رجحان طبع کا حال معلوم ہوتا ہے۔

یورپین مورخین و مستشرقین میں سے سر ہنری ایلیٹ، ڈاکٹر اسپرنگر اور ڈاکٹر ڈینیزن راس قابل ذکر ہیں جنھوں نے امیر خسروؒ کو ہندوستان کا مشہور ترین فارسی شاعر اور باکمال موسیقی داں تسلیم کیا ہے اور ان معدودے چند مشہور عالم سخنوروں میں شمار کیا ہے جن کا نظیر مادر گیتی بہت کم پیدا کر سکی ہے۔

یہ تو حضرت امیرؒ کے تسلیم کمال کا مثبت پہلو ہے۔ منفی پہلو یہ ہے کہ جن شعرا نے کسی خاص سبب اور خاص خیال سے امیر خسروؒ کی تقلید کی ان کو زمانہ اور عام رائے کی تائید حاصل نہ ہو سکی۔ پھر جن استادوں نے مقابلہ کا حوصلہ کیا (اور ہر عہد میں اور بہت سوں نے کیا) ان میں سے اکثر سے تو پورے خمسہ کی تکمیل بھی ہو سکی اور جن معدودے چند نے ایسا کیا ان میں سوائے ملا جامیؒ کے کسی کو قبول عام کی سند نہ مل سکی۔ چنانچہ "عرفی کی مثنوی "مجمع الابکار" کی نسبت آذر اصفہانی نے لکھا ہے:

"عرفی در باب استعارہ اصرار دارد، بحدے کہ مستمع از معنی مقصود غافل می شود۔ از آن جملہ مثنوی کہ در برابر مخزن الاسرار گفتہ شاید رے وقوف مشتبہ شود، اما استاد ماہر می داند کہ بسیار بد گفتہ"۔ اسی مثنوی کے بارہ میں حکیم ہمام کا قول ہے

عرفی مادر عزل اُستاد بود | خانہ خراب و ذہن آباد بود
مثنویش طرز فصاحت نداشت | کان نمک بود و ملاحت نداشت

مثنوی "منبع الانہار" قمی وظہوری نے (جو دربار دکن کے ملک الشعرا تھے) مل کر لکھی تھی اور ایک بار شہرت عام پایا تھا۔ جب دہلی سے فرمایش ہوئی تو اس

یہ رُباعی لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں گزرانی ۵

درمدح و ثنایت اے شہنشاہ دکن
معذورم دار اگر نگفتم "مخزن"

مپسند کہ بر پائے شتر زر گیرم
خونِ دو ہزار بیت باد در گردن

جلال اسیر کی مثنوی کی نسبت والہ داغستانی کا خیال ہے کہ "بعضے ابیاتش از لباس معنی عور ماندہ"۔

زلالی کی مثنوی "حسن گلوسوز" کے متعلق رائے ہے کہ "زلال افکارش اکثر دُرد آمیز است"۔

رشیدا کی مثنوی "دولت بیدار" کے بارہ میں "ریاض الشعرا" میں ہے کہ "اکثر اشعارش ماخوذ از دیگران است، نہ ایں کہ بعنوان توارد بلکہ دریں امر عاید و مصر بود"

حکیم ابوالفتح کی مثنوی "مظہر الاسرار" پر طاہر نے یہ فقرہ چست کیا تھا کہ "اسرار خفیہ درآں درج است۔ چوں فقیر قابلیت فہم آں معانی ندارم اکثر نافہمیدہ ماند۔ خدا توفیق دریافت آں کرامت کند"

زاہد نے میر علمی کو اپنی مثنوی سنائی اور بسم اللہ کی تعریف میں یہ شعر پڑھا ۹

کنگرہ سین چو خنداں شدہ

خندۂ او از بن دنداں شدہ

تو میر صاحب نے فرمایا کہ کنگرۂ سین کیا تمہارے شعر پر تو در و دیوار خندہ زن ہیں۔

فیضی نے اپنی مثنوی "مرکز ادوار" میں حسب عادت ایجاد معانی و اختراع مطالب کے بڑے بڑے دعوے کئے ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

قطع نظر کن ز خیال دگر | زاں کہ پسر خواندہ نگردد پسر
ہر چہ خدا دادہ، بآں شاد باش | طالب معنی خدا داد باش

مگر تائی نے اُن پر یوں نشانہ کیا کہ ؎

حیدری لاف کہ در ساحری | سامریم سامریم سامری
دعوئ ایجاد معانی مکن | شمع رہ خیرہ زبانی مکن
طبع تو ہر چند درِ ہوش زد | یک سخنِ تازہ نشد گوش زد
آنچہ تو گفتی دگراں گفتہ اند | دُر کہ تو سفتی دگراں سفتہ اند
خانہ کہ از نظم بیاراستی | آب و گلش از دگراں خواستی
سقفِ منقش کہ دراں خانہ است | نقشِ وے از خانۂ بیگانہ است
طبع تو دارد روشِ باغباں | ساختہ باغے ز نہالِ کساں
سبزۂ آں باغ ز راغِ دگر | ہر گلِ رعناش ز باغِ دگر
غنچۂ آں گرچہ رواں پرورست | لیک ز خونِ جگرِ دیگر است
یک سخن از نظمِ تو بود درست | مضحکۂ ایں سخنِ نظمِ تست
گرچہ بروئے تو نگوید کسے | ق | عیب تو بینی تو بجوید کسے
لیک بہ عیبِ تو ملامت گراں | انجمن آرائے سخن پروراں

شعر ترا گر بمدیحان آورند | عیب تو یک یک بزبان آورند
شعر ترا پیش تو تحسین کنند | وز پس تو لعنت و نفرین کنند

ختم سخن

یقین ہی کہ ان تمام رایوں پر مجموعی حیثیت سے غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا ضرور سہل ہو گا کہ سوائے خمسۂ خسروی کے خمسۂ نظامی کو کوئی نہیں پہونچا، اور خمسۂ جامی اس سے دوسرے درجہ پر ہے۔ رہی ایک کی دوسرے پر ترجیح اس کی نسبت خود حضرت امیر نے جو ایک سے زیادہ مواقع پر فرمایا ہی اس پر اکتفا نہ کرنا حد ادب سے گزرنا ہی۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین

جامہ سیم ساختم از خون خویش | زخم سر کہ کند سینۂ ریش
دو دو بر آوردہ ام از جان فگار | تارقمی کردم از ینسان نگار
زانہو سے رمز تر و گوہریں | جانہ کہ انگشت نہند بر سریں
سفرہ چو در پیش گہ خوان رسد | بیشتر از کاسہ نمکداں رسد
چوں قلم آرا ستن نامہ بست | خال نہد بر رخ ناخن نخست
دُر کہ دریں سینہ نہاں داشتم | یک یک از دل بزباں یاشتم
گر بد و گر نیک فگندم بہ پیش | خواہ کمش نرخ کن و خواہ بیش
ہرچہ دلم ریختہ دریں حقۂ دُر | قطرۂ نم بود ز دریائے پُر

من کنم آنچه از دلم آید کسب — باقی الاتمام علی الله محب

لیک کس از عیب و هنر پاک نیست — آبِ روان بی خس و خاشاک نیست

چشمِ هنر بین بود از عیب پاک — بی هنر از عیب کند، رو چه باک

رسمِ بزرگان بود انصاف کار — کار خسان نیست مگر خار خار

دل چو همه وقفِ بزرگم پرُ — که تو دار سرزنشِ خصم خرد

این دو رقم کش هم چون داده ام — چاشنی باده برون داده ام

تا کنم آن را که بود باده کش — هم بیکی چاشنیِ باده خوش

مایه یکی داده ام از صد برون — تا نکنم کس بکس از حد برون

گیر که ما چیست فراهم نه ایم — آنکه کم از ماست از و کم نه ایم

دیر تو دیده چنین زود بخت — گر بتو بخته ام این دو دبخت

هر که خورد باده حلالش کدام — و آنکه حرامش کند او را حرام

هر چه درین نغمه بستم امید — نامه سیه کردم و دیده سپید

روزِ قیامت که کند دم خطاب — هیچ ندانم که چه گویم جواب

یارب از آئینِ صواب خودم — هم تو بیاموز جوابِ خودم

تو که رسی رحمتِ گِرد دار السّلام — نوبتِ علیکم رسدم والسّلام

محمد مقتدیٰ خاں شروانی

علی گڑھ، ۹ شعبان المعظم ۱۳۴۴ھ
مطابق ۲۳ فروری ۱۹۲۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایں درجِ دقایق کہ مطلعِ انوارِ الٰہی ست و ایں درجِ حقایق کہ مجمعِ اسرارِ نامتناہی ست از ثنا ... مالکِ یوم الدین فاتحۃ الکتاب یافتہ الحمد للہ رب العالمین

خدایگانِ قدس ست ملک قدیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
زائچۂ حکمت توست درجِ راز	نیست مگر ایں رقمِ جان نواز
شمسۂ منظرِ ہر دو سرا	مطلعِ دیباچۂ وحیِ خدا
نامۂ لاریب چو دریا ست ایں	بر سرِ ایں نامہ چو طغرا ست ایں

۱ زائچہ ... ۲ ... کیں ۳ چہرہ، شمارہ، شروع، آغاز ۱۲

آں کہ رحاں رندہ برآرد نفس　　فاتحہ[1] حمد خداے ست و بس

حرفِ الٰہی چو برآرد علم　　زہرہ قلم را کہ بہ گردد قلم

عقل ازیں[2] گنج نذارد کلید　　وہم بریں[3] پایہ نیارد رسید

ورکند اندیشہ دریں رہ ستیز　　دستِ سیاست زندش تیغِ تیز

معرفت ار جویدا ریں پردہ بار　　تحفۂ غیرت کندش سنگ سار

سہل بود ہر کہ بدو[4] حرفِ کن　　ازملک العرش چہ[6] خد سخن

حرفِ کمالس رخطِ کبریا　　مُہر زدہ بر دہنِ انبیا

تاصفتش پردہ زنت بیندہ تر　　کورتر[8] آں دیدہ[9] کہ بیندہ تر

کے[10] سخنِ او بحدِ مردم ست　　زیں لفنہ کوہرفتے گم ست

ریں دم[11] مادے کہ تواں درگرفت　　پردہ رکارش بہ تواں برگرفت

سکۂ حکمت ز تغیر[12] بروں　　عرصۂ ملکت ز تصور بروں

عرصہ کہ ہستی ہمہ پنجد درو　　لیک سرِ موے بگنجد درو

زاں نمطے کآمد ار ونقشِ کس　　غایتِ[13] آں نقش ہماں ست و بس

میوہ ہماں ست کز و یافت بر　　نے[14] بہ ازیں گردد[15] و بہ زیں[16] تر

ہرچہ[17] نوشتہ خطِ حوریت ز اندرو　　مار نخواہد[18] کم و بیش اندرو

ن۱ فاتحہ و　ن۲ مداں　ن۳ مدیں پایہ ندارد　ن۴ ماکہ رو۔　ن۵ ماکہ بدو
ن۶ بگمد　ن۷ چہ گمد　ن۸ کورتریں　ن۹ چشم　ن۱۰ رو　ن۱۱ دم و مادے
ن۱۲ بروں　ن۱۳ عاقبت　ن۱۴ اے بہ ریں　ن۱۵ یابد　ن۱۶ اے راں　ن۱۷ تاچہ ست　ن۱۸ مارنجوا

دیده کنِ کور دلانِ خیـ…ال | سرمه کشِ دیده ورانِ کمال

معرفت آموزِ شناسندگان | معصیت آمرزِ هر …ندگان

پرده کشِ جلوه گرانِ نیاز | پرده در پرده نشینانِ راز

شمع نهِ زاویهٔ …کسان | روزِ رسانندهٔ[1] روزی رسان

عقده[2] کشا…ی دلِ هر غم کشه | شاد کنِ[3] … هر ناخوشه

مونسِ اندیشهٔ …چارگان | خانه براندازِ …کارگان

نیست خدا …بجز آن بی‌نیاز | کوست[4] خداوند و خداوندساز

زندهٔ باقی که جهان آفرید | مرده آن زنده که جان آفرید

آن که بود خالقِ موت و حیات | مرگ … بر و چیره … آید[5] بذات

نیست … بر آن … آرد شکست | کو همه را نیست[6] … کند هر چه هست

از دو ورق[7] … هفت[8] و چهار آفرین | یک قلم … هزار آفرین

خیمه … گوشه بر اختر کشید | چار و تد را بر[10] … بر کشید

نه تتق[9] از اوجِ هوا کرده نشر | دامنِ شان[11] … بدامانِ حشر

هر فلکی را که بر آراسته | از پیِ کارِ دگر آراسته

هر قدحی[12] ساخته به …[13] دگر | در ته آن ریخته شرابِ[14] دگر

[1] رسانندهٔ روزی [2] مؤخر بموجب آن [3] مقدم بموجب آن [4] کوست، خداوند - خداوند
[5] آرد برات [6] آرد ز شما [7] وز [8] [9] دو حرف کن ۱۲ [9] هفت، مراد از آبا سبعه و چهار
کنایه است از امهات سفلی ۱۲ [10] بر [11] لبست [12] قدح آراسته [13] بر آب [14] شراب [illegible]

ایں گہریں خانۂ مینا نما ـ ر — گرد لصنع ار ... مردم نیا ر

تختۂ خاکی بکنار ... س نہاد — راحسِ تقویم تمارستس نہاد

کوکنہ حیـ رح ماحم نگاشت — احمس حاک بمردم نگاشت

ساحت ریگ قطرہ چو آدم گہر — طرفہ کہ نہ بحر یک قطرہ در

شقۂ ہر پوست بجاں درکشید — تحفۂ ہر دل رشاں برکشید

دُرِ حرد ... تنہ حاں را سپرد — ملک سخن تیغ زباں را سپرد

ارحرد ار حت چراغ بلند — روغنش ار کاسۂ سرہا فکند

دیدۂ دل را ز بصرتاب داد — چشمۂ حاں را ز بقا آب داد

مردم دیدہ سپیدو ... یاہ — کرد تہ چتر ... یہ بادشاہ

نورِ بصر داد کہ مینا سدیم — مہرہ کش حقۂ بینا شدیم

اوریاں را رہ شعری نمود — عنصریاں را ربا عی ستود

زآتش گل آرست فراواں حصار — بہ درستاں حارں ہژدہ ہزار

قلعۂ تن داد بدہ کارِ ... ح — پیچ بروں سوے دروں پیر پیچ

یاس حـ ... در ہمہ سرہا نہاد — در دو احل را ہمہ درہا کشاد

ہر چہ کہ شد ربدہ فرو مرد مار — سر چہ برآورد فرو بر ... مار

تا ہمہ لہا بو دآنجا بہ سد — اوّلس الملک برآرد بلند

۱ اسامامے ۲ مہامامے ۳ کہ ہست ۴ مردم ۵ برماں ۶ حرامے ۷ بہ بقا ۸ کردہ ۹ ...
۱۰ کود ۱۱ داد ۱۲ اسرہا ۱۳ کو

مناجات اوّل هر اوّلیت وجودِ واجب الوجود و اولو

سجود و سو حضرت المعبود و صفت قدر

که نه خاتمِ فلک در اربع ... او گردان ... و عجزِ آدمی

که نه محیط را پایان شد و اگر قطره در گلوگیر ... حیران

ای دو جهان ذرّه از راهِ تو — هیچ تر از هیچ بدرگاهِ تو

پشتِ فلک طوقِ سجود از تو یافت — شامِ عدم صبحِ وجود از تو یافت

یافته از درگهِ تو فتحِ باب — بارگهِ انّ الینا ایاب

... کن هر چه بعد الم توئی — وآنکه همه نیست کند هم توئی

چون ز فنا نیست شود ... تیم — جامِ بقا بخشش دران مستیم

من که بهم خاک برون آمده — ق — صورت از نیست برون آمده

گر کنم از هستیِ خود با تو یاد — از خود و هستیِ خودم شرم باد

گر ز تو موجود نباشد بزیست — آدمیِ فانی و معدوم کیست

چون سرِ دعوی کشد آن کس ... — کوز قفا ... و عدم گشته نیست

هستیِ مطلق که در حق تراست — زانِ تو گویم که مطلق تراست

۱ تمنع ۲ بتو ۳ گر نه قدر ۴ گشت ۵ آن ز تو گویم ۶ الحق

فکرتِ ما راسو … تو راه نیست — جز توکس از سرِّ تو آگاه نیست

جز تو زبان را که تواند نهاد — ما … هویت که تواند گشاد

رازِ تو بر … حرام بسته در — ما حرام پیر ر تو … خبر

وصفِ تو ز اندازهٔ دانش فزون — کارِ تو ز اندیشهٔ مردم برون

حکم ترا در … هم این نه دره — رشته دراز است گره بر گره

هیچ کس از هیچ کمندت نه رشت — حلِ قضا ر تو که یارد گسست

این همه دندانِ کواکب نگار — یک گرهش را نه کشاد در بار

گر همه عالم بهم آید تنگ — نه بستود یا … یکه مورِ لنگ

حمله جهان عاجزِ یک پا … مور — وا … که بر قادرِ عالم چه زور

نه که نه تیمارگیِ حالِ خویش — معترف آئیم نه نقصانِ خویش

بر درت … ا … مایه دهِ زندگی — بیشهٔ ما چیست بجز بندگی

سو … تو … نه دعوی طاعت بریم — عاجزیِ خود شفاعت بریم

مناجاتِ دوم در نیازِ بنده که اثرِ نعمت … در ته او …

طلبِ … که آید … رحمت … همراهِ او … و متن

۱ برتو ۲ در تو ۳ کشاد ۴ از ۵ بردن
۶ بردن ۷ هیچ ۸ سخت ۹ آورد ۱۰ ز تیمارگی
۱۱ ازجان ۱۲ که

امانِ ز نفسِ سرگردن کش از اطاعت و زبانهٔ آتش و
خواستن دستگیری و طلبِ توفیق از دلِ دیوسرشت

ای به نوازش درِ خود کرده باز — از من[1] و از طاعتِ من بی‌نیاز
نفسِ مرا کو ستم آسا سرگداخت — گرنه نوازی[2،3،4] تو که خواهد نواخت
گم شده گانیم دریں تنگنا — ره تو نمائی که توئی رهنما
گرچه بزنجیرِ درک[5] در خورم — طوق ده از سلسلهٔ کوثرم
ده به صراطم قدمِ مستقیم — تاز[6] پُلِ آں سو بگرایم سلیم
در رهِ اسلام دلم[7] بخش نرم — دیده ازاں نرم ترم ده ز شرم
بینشِ من تیره شد از کارِ خویش — سرمه سپیدم ده از انوارِ خویش
دیو ... انبوه[8] و پریشاں تنم[9] — بدرقه ده که برایشاں زنم[10]
ایں[11] دلِ آلوده که خونِ منست — مزبلهٔ دیوِ درونِ منست
در[12] رهِ خویشم رو شی بخش تیز — تاکنم از خویش بسوئے تو گریز
زیں دمِ غفلت که دردم گرفت — نفسِ زبوں گیر زبونم گرفت
قوتِ شیریم چناں ده بچنگ — کاهوی من باز رهد زیں پلنگ

[1] نا وز • [2] هم تو نوازی که توانی نواخت [3] جز تو نوازد که تو دانی نواخت۔ [4] هم تو نوازی که تو دانی نواخت
[5] طبقهٔ دوزخ جمعش درکات ۱۲ [6] تا که بداں سو ... [7] د ... [8] انبوه پریشاں [9] تینم
[10] زنیم [11] زیں [12] در رهِ خود رو شی

آنچہ ... بود مصلحت کارِ من | دور مدار از من و کردارِ من
تا مدد فضل تو یاران فراح | کشتہ کس بر ندہیم ستاح
تخم عمل دہ کہ بکارش برم | اثرِ کرم بخش کران برخورم
کشتم اران ابر پُر آوارہ کن | گلشنِ اُمید مرا تازہ کن
آن عملم بخش کہ ... گفتنی | پیش تو آرد ... یدیرفتنی
چون بحسابِ عمل افتد شمار | حکم بدستورِ عنایت سپار
حرف سیاہم کہ وبالِ من ست | سلسلہ گردنِ حالِ من ست
ازرقم عفو دلم شاد کن | خطِ امام دہ و آزاد کن

مناجاتِ سوم در ترصّدِ دیدۂ اُمیدوار بر فضا ... قضا ... ربّانی و توقعِ نِعَمِ جاودانی از عطا ... عطا سبحانی و تسلیمِ کمانِ خلقتِ خویش بقبضۂ ارادتِ قادرِ کونین و کشیدنِ سہمِ سعادت از کیشِ صاحبِ قابِ قوسین صلی اللہ علیہ وسلم

اے ... ر تو پُر دامنِ اُمید ما | در کرمت نعمتِ جاوید ما

لا مدل ... وابر ... کوسم اران عدل ... آد

چون تو کشادی درِ جاویدیم | کے[۱] بود اندیشۂ نومیدیم

گنج[۲] کشادہ کن و را ہم بدہ | خواہشم آموز چو خواہم بدہ

از ہمہ کس سوئے تو رو تافتم | تا ہمہ سو یابم چو ترا یافتم

سہل بود عقل چہ سنجد مرا | در کفِ امید چہ گنجد مرا

در لبِ من نہ ز سرِ خوانِ خویش | لقمہ باندازۂ احسانِ خویش

نعمتم آن گاہ رسان بے قیاس | کم دہی اوّل دلِ نعمت شناس

زین تنِ روزی خورِ عصیان گرائے | دور کن اندیشۂ کفران نمائے[۳]

زان ہمہ بخشش کہ ز تو سوئے ماست | ق گرچہ سپاسش[۴] نہ باندازۂ ماست

نیز قوی کن بدلم این اساس | تا نبوم در رہِ تو ناسپاس

آگہی از ہستیِ من چون تمام | ہستیِ خود را بتو دادم زمام

مصلحت آموختن نشاید ترا | دار بران گونہ کہ باید ترا

من کہ بوم کز دلِ شوریدہ رائے | کن مکنِ خویش برم با خدائے

بندہ کہ باشد قدر[۵] خاکِ پست | کے[۶] بود آگاہ ز رازِ الست

علمِ تو کو نقش طرازِ من است | حالتِ من بہ ز منش[۷] روشن است

خسروِ مسکین ز دلِ مستمند | طرح بہ تسلیمِ رضایت فگند

ور ز غرض پُر[۸] شدم احسانِ تو | حاجتم این است ز غفرانِ تو

ن۱ کے بود امید — ن۲ کنج — ن۳ گرائے — ن۴ سپاست — ن۵ قدرے
ن۶ کو — ن۷ مند است — ن۸ جو شدم

کار بگویم کہ جہاں کس نہ بود   آنچہ رتو می سزد آں کس نبود

کار خود کام کہ حرم آید چو رو ر   تلوسہ جاں ستودم سینہ سور

راہ جہاں بر کہ جوار خود شوم   باشرف دین محمد روم

نعت اوّل ملکی ملین کہ ملیکِ ملک ملک اوست

سید امی امین کہ فلیکِ فلک فلک اوست

بدرِ انجمن انک لمن المرسلین و بارانِ رحمتِ وما ارسلناک

الا رحمۃ للعالمین

چرخ کہ زیں ساں عجب آراستند   بہر رسولِ عرب آراستند

احمد مرسل کہ نوشتہ قلم   حمد بنامش و بروخ م ہم

نہ فلک ار نام محمد یتیم   ہر دو جہاں در حدِ ناستش دو میم

گو ز زمیں برده بچوگاں خود   عرصہ میدانش ازل تا ابد

موج بحرش یتیمش ز دریاے نور   گشتہ بساط ابد و رفتہ دور

ہستی کونین دریں پردہ کیست   ذرہ چہ آگاہ کہ خورشید چیست

راں ازلی مکتب و اُمی لقب   عقل کل آموختہ لوحِ ادب

لہ برو   ۵ معنی اضطراب ۱۲   ۳ روم   ۴ چرخ کہ ریساں   ۵ صفت آں

۶ برد   ۷ تحسین کہ   ۸ شست

کرده وکیلانِ قضا در تخته … — هم بقدم سبقِ حد … ش در …

هر سخنش … لِ مسلمانی … — حاشیهٔ نامهٔ ربانی …

دُرِّ شرف … کرده … ن الماَ — شیرِ خرد خورده زام الکتاب

عینِ عنایت ز عطا … کریم — دالِ هدایت … بره … تقیم

عروهٔ و … ثقیٰ کنفِ نورِ او — حبلِ متین نسخه … منشورِ او

هشت … کشا از کرم و هفت … بند — بند و کشادیش سزا … پسند

پرده کشِ آمد … شوریده کار — ضامنِ آمرز … آمرزگار

بارِ جهاں بر دلِ آں نازنیں — سینه چناں نازک و بار … چنیں

نامه که آزادیِ خاص … عام — کرده بتوقیعِ رسالت … ام

شاهِ فلک … جهاں جودِ او … — شمعِ جهاں تا بفلک دودِ او …

ابلقِ ایام در آخور … — زاویهٔ فقر تفاخر …

تیغ کشیده … لم انداخته — فتنه ز تیغش … لم انداخته

زاں دو قدم کز دو جهاں بیش رفت — گرچه پس آمد ز همه پیش رفت

پیش روِ قافلهٔ پیش بیں — مرد … دیدهٔ عین الیقیں

ماهِ دو هفته … ال — یافته از … مثانی کمال

مهر ز نورش بفلک … پا زده — صبح ز مهرش دمِ بالا زده

۱ منشور — ۲ یعنی درها … هشت گانهٔ جنت، و طبقات هفت گانهٔ دوزخ ۱۲ — ۳ تبلیغ

۴ جودِ او — ۵ دودِ او

ازعرق افشانِ ساگوشش و ے — چشمۂ خورشید یکہ قطرہ خوے

گیسوؤ رو نور دو جانش ہم — از دو ے او ما قرہ لول و القلم

ارل ادیم - ہم سلہ یل — ہرشتکر او - تکیہ جبرئیل

گرچہ کہ یوسف نمک کم بداشت — از نمکش جیاسی ہم بداشت

مردۂ او خضر حیوان جیست — تشنۂ او روح للہ خانِ خویش

بیشتر از کالبدِ آدمی — دولتِ او بر زمی

آدم خاکیش چو حلال گرفت — خاکِ درش مرتبۂ جان گرفت

خاکِ نے از مائت مردم شدے — مسیح مسیحا نیستم بدے

جرخ کہ دور اس آما لوشت — بردر او کمتر آما لوست

باد ہمیشہ رہِ ما سوے او — سرمۂ ما خاکِ سرکوے او

نعتِ دوم معراج سلطان الانبیا کہ قلبِ عرش مسند والا

اوست شرف قبۂ فلک فرشِ پا ے او احمد ے کہ

الف با و لش دادند تا بر کنگرہ اسریٰ رہست بایستاد و

[illegible] ا [illegible] دولت باں کہ اس قطعہ میں شاعر نے یہ کہا ہے کہ حضرت کی خاک [illegible] جان رکھتی ہے اس کا مت وسعے شعر میں ہے کہ اگر تعینی جسم میں بھی اس خاک کی آمیزش ہوتی تو حضرت عیسیٰ نا [illegible] پر [illegible] بحر بار و ال مرض کے لئے [illegible] کے سوال سات قسم کے لیے ہوتا ۱۲ [illegible]

محمد است که وال آخرش خواند تا بر سر دنیا است وی پا نهاد

نیم شبی کان شه گردون غلام · کرد بدولتکده گردون خرام

ولوله در عالم بالا فتاد · غلغله در گنبد والا فتاد

نه تتق و هفت حرم خاستند · هفت و نه خویش بیاراستند

ثابت و سیار درین انتظار · مانده ز بیرون و درون بیقرار

خازن جنت ز دل بی‌سکون · گاه برون آمد و گاهی درون

روضه برآورد ز غبار بخور · ساخته جاروب ز گیسوی حور

حور بره داشته چشم سیاه · گشته ز دیده دُرّ افشان براه

سدره و طوبی به سر پر چنان · سجده کنان در شب قدری چنان

بلبل طوبی که نوا زد بلند · رقص را در سر عیسی مسیحا فگند

در همه ره آنکه قدم کار زد · مرغ فلک بوسه بمنقار زد

خاسته از جنس ملک بیشمار · با همه بالا زده طاووس وار

خواجه چو شمعی به شبستان نور · کاتش آن پیک شده رسته دور

پیشکش آورد براقی شگفت · کز دو جهان یکتک میدان گرفت

طرفه همایی که پر از نور داشت · بوی خوش از غالیه حور داشت

ن۱ مه ن۲ گرفت ن۳ سیاره ن۴ برآورده ن۵ درم ن۶ ساخته
ن۷ شمع ن۸ کاشانه ن۹ کو ن۱۰ ابران

توسن[۱] آب و خورش[۲] از هشت باغ | ز آتش خود نه کره را کرد داغ

فرده رسان گفت که مژده پذیر | کاورد آهنگ بعرش از سریر

شاهِ رسل خاست بدین اتفاق | برق صفت جست[۳] به پشتِ براق

حرزِ کُله[۴] بست را او حُله سر | چتر سه کرد از سر ... سر

از حرم اوّل[۵] که شد اندر حرام | بر گذر قدس ... بیت الحرام

وان حرم قدس چو واپس[۶] فکند | نور در اقصاء ... مقدس فکند

جلوه نمود اشهبِ آن محترم | خانه بخانه ز حرم تا حرم

گنبد دیگر که از آن جا نمود | بر زبرِ مسجد اقصا نمود

یک تگ از آن لویه که بر داشت پای | چار کره کرد رها ... هم بجای

پس بیکے جستنِ آن راهوار | بر کرهٔ ماه شد آن شهسوار

مردمکِ چشم قمر شد ز نور | ناحیه از جستن هم قمر گرد[۸] دور

خامه که بر نجم ... دیگر نهاد | تیر قلم شد خطش [illegible] نهاد

چون گلستانِ سوم خاص گشت | محتسبِ زهرهٔ رقاص گشت

تا بچهارم فلک آرد شتاب | بو و غلطیده بخاک آفتاب

چون علم افراخت به پنجم رباط | ترکِ فلک رفت[۹] بسلت بساط

در ششمین خانه بخدمت گری | بدرهٔ سیم شدش مشتری

۱ توس ۲ آخورد ۳ رف ۴ معری گوٹ ۱۲ ۵ قدس چواد
۶ تاقیه ۷ خوادیس ۸ کرده ۹ رفته

چوں بہ نہم خانۂ ہفتم نشست — رشتۂ زنّارِ زحل را گسست

گرد چو در بندِ ہشتم ثبات[1] — لرزہ در آمد بہمہ ثابتات

برہ در افتاد بجولانگہش — خواست کہ قرباں شود اندر رہش

ثور کہ بُد گوہرِ پروینش یار — بارِ[2] گہر کرد بپایش نثار

خاست دو پیکر زدلِ[3][4] بے نفاق — سود دو رخسار بپائے براق

بر سرِ طاں چوں دمِ فرخ فگند — گشت سپہر از سرطاں برگزند

شیرِ نسیم بوئے براقِ چناں — از بنِ[5] دنداں شدہ سبلت کناں

در تہِ آں ابرِ جواہر نثار — سنبلہ در سجدہ در آمد ز بار[6]

سنگِ ورا گرد ترازو سجود — زاں کہ بمقدارِ ترازو نبود

کژدمِ جرارہ[7] ز دُم گو[8] برگرد — خارِ خود از راہ بہ یکسو[9] برگرد

قوس چو چیرہ بہ پیشش کشید — سہمِ سعادت ز برِ پیش کشید

روضۂ بُز را چو درود آورید — بُز بزبانِ شیر فرود آورید

دلو کہ از چشمۂ خورشید[10] ماند — زمزمش از چشمۂ رحمت فشاند

حوت کہ دریائے کفش را پدید — تشنہ زنہ بحر بسویش دوید

گرد سبک پائے ز کرسی بلند — بر سرِ عرشش آمد و کرسی فگند

[1] حکمائے سابقین نے فلکِ ہشتم کو فلکِ ثوابت مانا ہے اس لئے ثبات کا کنایہ کتنا بلیغ ہے ۱۲ ن۲ بار ن۳ دروں ن۴ دو روئی ن۵ بہار ن۶ زرہ گو ن۷ گوہر برد ن۸ برد ۹ بمعنی فی الحال و فی الفور ۱۲ ن۱۰ خور

کرد ریا رحمت نعلین د ر — ر البس چرخ ارنّدم افتاد نور

چون قدرے برتر ازاں رد قدم — گشت حاماں بہ سایهٔ قدم

بس کہ درون رفت درایوان دُر — دور شد ار خویش براہ درار

شد بمکانے کہ مکانے نداشت — در خودی خویش نشانے نداشت

گم شد ازاں سان کہ زحد بیش بود — گم شدش یافت خویش بود

تن شدش از ہستی صورت بری — پاک شدش جان ز صورت گری

ازہمہ سو باست جہت جانہ جیر — ہر جہتم کرد لسوی ... گیر

ہیچ جہت چون زہمہ سو بود — آن چہ نگنجد جہت رو بمود

گشت چنان دوی ازچشم دور — تا کہ یکے گشت دو چشمش ز نور

دست ندر ویدهٔ مقصود داشت — رو بہ ز طاعتگہ معبود داشت

ناظر دیدار ... ندیده گشت — در ... دیدن ہمہ تن دیده گشت

یافتہ عین اللہ زعین الیقین — دیده بہ در دیده جدا زامین

او بہ یقین دیده جمال عزیز — ما ہم امیدست کہ ... یم نیز

دید و شنید انچہ نگنجد بہوش — دیده ہمیں بود ہمیں بود گوش

حرف شرا شد چو را حمد خدا — حمد ستده حملہ بلوح ثنا

کرد نمار ... نیار ... تمام — بود نمار اردے وار حق سلام

۱ آمده ۲ ارم ۳ ستده ۴ احسان ۵ عور ۶ عس ۷ ہمہ
۸ سری ۹ خدا ۱۰ اسداد

بار که پشت فلک از وی خمید — بر سر خود کرده بدین سو چمید

یافته تشریف نماز از خدا — آمد ازان گونه نمازی قضا

از سمن و لاله آن بوستان — داد شمامه بکف دوستان

آنچه ز سر چشمه مقصود بیخت — نیم کش خود با بوبکر ریخت

دور گزان ساقی بی جور بود — عدل عمر نیز دران دور بود

زآب حیاتش که بداوم رسید — قطره بر آن ابر حیا هم چکید

جام شرابی که به تمیز خورد — جرعه آن جام علی نیز خورد

بر دگران داد ازان خم نمی — تا به نمی شیفته شد عالمی

ای شده مست از کرمت میکشان — بلوی ازان باده به خسرو رسان

نعت سیوم در مخاطبه حضرت نبی که بنای هر دو عالم

از نور نبوت او و سید نبوت آدم از نور ت او و کریم

که کافه ... کلام الله از کرم و کرامت او نشان ...

کافی و حکیم که علت ... جانی را ازاله ... قرآن ...

ای سخنت گنج خدا را کلید — گوهر آن گنج تو کردی پدید

۱ رو ۲ بر سر گردون برین ۳ روا ۴ بدان ۵ رسید ۶ نیز برد ۷ از کرمت بیکسان

ار توصلا ئہ بست آمدہ	یست مہمانی ہست آمدہ
غرۂ ماہ ازحجم ابرو رستت	طرۂ تام ارشکں مو رستت
ماہ لطوق حدمت چوں ہلال	تام داغ حدمت چوں ہلال
صبح چو طفلکں سحر تیر یافت	در تپ تیرار تو طاتیر یافت
زدہ رگیسو ہ توست تار مو	ور چہ ہ تو یافتہ گل آبرو
حلق گلابی رگل رنجیدہ	تو رگلابی گلی انگیختہ
لعل تو کجہ ئیں رحم کشاد	چشم تو درِ دارۂ احساں کشاد
ازلب تو ے عثی صدرحاست	حاں متواں کمد چو تیس نجات
ہر قدمت عمدۂ ہردو سرا	ہر سحت حار وحی حدا
نام تو ر اللہ مدوم یا یہ حاص	نامۂ چارم رتو ما احتصاص
ارقلمت یافتہ حرف صواب	حائزۂ اتی علیا حساب
پرتو تو مشعل راہ ہمہ	طل لوا ہ تو پناہ ہمہ
حادم نہ حجرۂ تو ماہ و مہر	اختر ہم مسعود وراں سپہر
درتِ تو یزداں رفلک ساحتہ	تور گلیم علم افراحتہ
رفتہ رفتراک تو ہر مدسرتست	ارچہ دو درج سو ہ نام ہمتست

ا ماہ ۵ ہلال نہ حیثیت معرفہ ہونے کے نام ۲، اصحاب کا اور ابو بلال تیمی صحابی ہیں اور دو ابلالیں حضرت زید بن حضرت عمر بن خطاب کا لقب ہے ۳ صبح کہ ۴ کر سحر ۵ رنگلے ۶ رگلابی گل ۷ امی ۸ متواں ۹ رودوم ۱۰ نام چارم ۱۱ مدہر

از پیِ آں بام که گردوں ر… ست — گوشهٔ فتراکِ تو ماراس… ست

هر که بفتراکِ تو کرد اعتصام — کرد بمعراجِ فلک … را بکام

قلزمِ رحمت توئی از[1] … بی نیاز — گز تو نمازی شده هر … نماز

هر که طرازِ تو بر … ازو نهاد — نقدِ دو ع… الم بتر ازو نهاد

برهنه گردانِ[2] قیامت بدوش — گنه … ز ذیلِ[3] کرمت حلّه پوش

سایهٔ خویش آنکه نکردیش ز … ر — داشتهٔ از … یهٔ خورشیدِ حشر

تا چو بسوزیم دراں آفتاب — خود فگنی سایه بر اهلِ عذاب

از عملِ خویش ندارم امید — بر کرمِ … هزار[4] … مید

رو … بما کن که توئی[5] پشت باں — هم دلِ ما ده بکرم … هم زباں

ایں همه گستاخیِ ما بر[6] گناه — زاں سبب آید که توئی عذر خواه

تکیه چو بر منتِ … هم خود کرده ایم[7] — غم نخوریم[8] ار چه که بد کرده ایم[9]

قوتِ ما ده که نیازمنده ایم — نعمتِ ما … ش که خواهنده ایم

من که بجاں تشنهٔ جو[10] … ی توام — خسروم اما سگِ کوی توام

گرچه تو بی خواست کنی[11] هدیه راست — لیک[12] گدایان نگزارند خواست

خواهشم آن ست که خواهی ز غیب — کآرزوی بنده رساند بجیب

آرزویم[13] آں که بروزِ شمار — مژدهٔ عفوم دهی از کردگار

ن۱ ا… ن۲ کردار ن۳ نزدیک ن۴ مرا ن۵ چو ن۶ پُر ن۷ کرده ام ن۸ غم نخور
ن۹ کرده ام ن۱۰ بجو … ن۱۱ دهی ن۱۲ نیز ن۱۳ آرزو… آں که

یاد بدیں مژدہ دلم خوش بس   مژدہ دهم هر تو باشی و بس

در مدح دریای ابرار و سحاب بدار نظام جواهر دین

فرید عقد الیقین اضاء الله تعالی فی سلک المقربین

کالدر الثمین بالنور المبین

هر که ز دل دامن پیران گرفت   گنج نقاریں دہ ویران گرفت

ناصیہ پیرہ تہاست نور   ملکہ جہاں دست رو رحصور

ناصیہ پیرہ تہا صیاست   ملکہ یکہ ارصعت کبریاست

چشمۂ حورت پیاہ تہا صیاست   ملکہ زیں را لطرتس کیمیاست

ایں کہ مراهست سحاطر درول   نقد معانی رہاست برول

ے رحو دایں ملک ابدیا ستم   آرلط برمعم حودیا تم

شیخ امم قطب حقیقت نظام   حضر و مسیح ار دم یحیی العظام

آں بولایت شدہ سلطاں پناہ   دوختہ ار ترک دو عالم کلاہ

زیر نگیں عرصۂ ملک حمست ں   حطۂ هب لی رقم حاتمش

دادہ دل ار زیر دگیاں حلاص   یافتہ ار یار جدا یار حاص

۱ دادیں ۲ ے ۳ میں ۴ کر ۵ سلطاں شاہ

نعبد ایاک طراز عـ لم　　فاخلع نعلیک مقام قدم

راه رو کو بطریق صعود　　رفته قدم بر سر قدم مصطفی

سیرت میمونش بدین پروری　　نسخهٔ دیباچه پیغمبری

چون دم الهام زده کام او　　نائب وحی آمده الهام او

غیب در آئینهٔ دل روشنش　　آئینه از موم نه از آهنش

چشم یقینش به تماشای غیب　　در نظر او همه صحرای غیب

عصمتیان حرم آسمان　　جلوه کنان در نظرش هر زمان

گاه بیانش ز ملائک حشر　　بر سخنش چون مگسان بر شکر

چون بهوا برده دو دست دعا　　گشته هر انگشت کلید سما

بهر دعا دستش که رود بر فراز　　درگه وی گه در[١] چرخ باز

دست در افگنده فلک را بجیب　　داده برون گوهر پنهان ز غیب

نطع فلک همچو زمین خاک او　　شیر فلک آهوی فتراک او

ثانی خورشید بروی زمین　　ثالث سعدین بچرخ[٢] برین

در چمن روضهٔ قدسش خرام　　بر شرف مقعد صدقش مقام

بیرق مقدس شده برج[٣] وغاش　　رکن یمانی شده گنج[٤] صفاش

گاه و صنوبر بر کرسی نشست　　گاه نمازش[٥] ز بر عرش دست

١ سپهر　٢ ز چرخ　٣ حرج　٤ گنج　٥ دعا بر

سکۂ کارش بفروع و اصول　　تابعِ قال اللہ و قال الرسول

عینِ شریعت طریقش درست　　شرع اگر عین نباشد شرست

ہر چہ حقِ معرفت این حق ست　　حملۂ حق معرفتش روشن ست

ہم تکِ او ہم سر یاصت گری　　بر سرِ او چیست کلاہ سری

رہبت عصایش چو شہاب برو　　دیو کُشش و ملکہ عزاریل سور

زیر فلک قطبِ ماہ ہموست　　قطب دو گو سد یگانہ ہموست

در نظر او رگدا و ملوک　　دُرستہ سجادہ لسلکِ سلوک

بر درِ او ہر کہ ارادت نمود　　زندۂ جاوید شد ار مردہ بود

قوتِ او بردہ زمن دوت را　　تافتہ دستِ ملک الموت را

درتن ہر کرد دم او جان شدہ　　نفس کہ دیو ست مسلمان شدہ

باد دمش تریِ گل را سرد　　خاکِ درش کوریِ دل را سرد

از پئے گمراہیِ جاہا رقیب　　واز پئے بیماریِ دلہا طبیب

دل کہ بسر رشتہ فرمان شدش　　رشتۂ تسبیح رگِ جان شدش

ہر کہ سر بر قدمش گشت خاک　　مو سر ہموار سر شود است پاک

دادہ بہر سر کلہ چرخ سا ر　　ترک ار او بودہ نورہ ار خدا ے

راہبرِ شاہان کلہ او ر ہ　　بر کلہش ہا رہ ہو اللہ گرہ

۱ سجادہ کہ ما دی قسم کا یا قوت جیسے صنی معنی طاہر ۱۲　۲ رہا　۳ کس　۴ برد　۵ دل را برد　۶ ہر
۷ کردہ رسوا دستش پاک کردہ رو سواس پاک　۸ ترک ٹوپی ٹوپی کہ حصہ جس کو بیرت کہتے ہیں ۹ طرف کنارہ گوشہ

او شه از ملک بسامانِ خویش — داده ولایت بغلامانِ خویش

مفتخر از دو ... بغلامی منم — خواجه نظام ست و نظامی منم

چون نظرِ مرحمتش گشت یار — نیست مرا حاجتِ آموزگار

بار خدایا برضای خودش — خاص[1] کرم کن بلقای خودش

تا که سعادت بمن آرد پیام — دولت از آن شاه رسد با غلام

چون دهی از نورِ مرادش نشان — پرتوِ آن بر دلِ خسرو فشان

دعا بر حضرت همایون سلطان السلاطین همای هوای متعالی علاء الدنیا والدین زاد الله برضیه تحت جناحه المنصور و صهاد عن اعدائه بحق التراب با دوام ... ار الامیر

دوش که از همتِ والای خویش — باز گشادم بفلک پای خویش

خانهٔ عطارد بمن آورد رو — رفته رهم که بجز ره که بمو

جستم از و من قلم دست برد — او قلمِ خویش بدستم سپرد

مه سزد اکنون قلم را حریر — چون قصب آبق ببر دم ز تیر

بین[2] که نهان خانهٔ جادو[3] فنان — باز گشادم به کلید چنان

[1] خاص [2] ہیں [3] بادوفنان

آں سحن آرم کہ جیہاں کم بود — در حورِ مدح ستہِ عالم بود

آں بہ لقب یاور دیں را اعلا — کو بکہاں دادہ[1] رہ احسان صلا

شاہ محمد کہ شہ ایزد را — کرد قوی تیغ رسولِ حدا

داغ بہ ناصیۂ سرکشاں — تیغ زنِ تارکِ لشکرکشاں

کارش را اندیشۂ مردم بردن — خودش را اندازۂ[2] خواہش بردن

نائبِ فرماں دہِ کردگار — خازن روزی زکفِ گنج بار

معدلتش قاہرِ خونخوارگاں — مرحمتش مرہم بیچارگاں

لشکری و شہری از وی مراد — لشکری از دولت و شہری زداد

حاملِ دولت زمن از بودِ او — تشنۂ فرماں اہل از جودِ او

مایۂ اُمید سرافگندگاں — سایۂ یزداں بسرِ بندگاں

حلق کہ یابند ظلِ ہما — بے خبر اند ز ظل حدا

ظلِ شہ آبادی ہر خانہ شد — ظل ہما لازم ویرانہ[3] شد

راہِ جہاں بس کہ قلم بر گرفت — از کرمش عقل جہاں در[4] گرفت

بوم شد آباد عرب تا عجم — خاصیتِ بوم بدل گشت ہم

سکۂ او بست بدولت طراز — خطبۂ او نائبِ نائبِ نماز

جمعہ کہ آرادیِ گیہاں شدہ است — خطبۂ شاہ است و زاں شدہ است ۱۵

[1] داد [2] اندیشہ [3] ویرانہ [4] در

مثل ندیدش فلک از خواب هم | خواب چه کز آینهٔ آب هم
زد یم او در همه عالم هم اوست | در به از وکس طلبد آں هم اوست
سلبت کیں را چو تباید دلیر | در جگر خصم خلد موی شیر
هیبتش ار بانگ زند بر سپهر | آب شود چشمهٔ رخشان مهر
ور غضبش صدمه بعالم زند | مشرق و مغرب همه برهم زند
ور فگند نیزه بچرخ حرون | چرخ ستاں افتد و آید نگوں
خنجر او نام کیاں کرده حک | همچو یقینے که کند دفع شک
روشن ازاں اختر عالم فروز | خسرو شام و ملک نیم روز
تشکل کمان ملک شهریار | نون خفیف است تاکید کار
بالکش از پیکر چوں بید برگ | فتنهٔ پرورده بجلاد مرگ
ناوک او چوں بعدو باز خورد | هم بدشان عین کشید و دو گرد
زیور او آهن خفتان اوست | رنگ او خنجر بران اوست
زیور شاهان دگر زر و سیم | یار سپه دائرهٔ همچو میم
عکس مخواه آینهٔ زر سیم را | نقطه مجو دائرهٔ میم را
از شهر و بار گهش هر زماں | خندهٔ پروین همه بر آسماں
بر در او بودن گردوں مقیم | جرأت سفله است و عطای کریم

نا دوم زا طلبی ز۳ که ۴ ستاں بالکسر پشت افتاده ۱۲ ز۵ رفع
نا۶ است عطای کریم

شعلهٔ حشمتش چو برآید باوج — عقد چو دریاش درآید بموج

گرنه ز حشمت احسانش آب — تاب که آرد عطشش را بتاب

آن که گهر ریز کف داراو — گر[1] و حوالت به کرم کاراو

حشمتش از آفاق بغارت گری — خلقش از احسان بغارت[2] گری

از کفش کرده جهان کوه تمان — تشنه سوادار زرح هندوستان

نیست بنیمایش از زر دهر — هم شود آن لحظه که کمتر دهد

زر دهیش بی شمار و گرد — داده زر را شمار و سرجو

بر همه کس دست گشاده چو میغ — بستن مشتش بکسان با تیغ

بحر چو دستش[3] برسد[4] قهر سر بهم — هر در لعیس ارچه بیابید کم

چاشنی بحر جگر چون کند — چشمهٔ خور تشنگی افزون کند

هرچه که شاه از کف باریده داد — چون کرم از گوار یده داد

مدلق ازان هست که سجد سلیم — در ال مه خل ده دهی کریم

چون بعطا داد سخور دهد — صامت ناطق همه یکسر دهد

لاجرمش ریش[5] دل مدحت[6] نیسد — مس شرف نامه[7] چو شعرش[8] بلند

تا اندر نامه اکرام خویش — بادفلک مرتبه چون[9] نام خویش

---

۱ کرده ۲ اشارت ۳ بحر چوس سود ۴ حور دعود ۵ زال
۶ مدحت ۷ نام ۸ بشعر بلند ۹ از

بنا ر شنا ستائی بمحافظ خدایگان زمین و زماں
نائب رزاق و کلید ارزاق رفتح الله له خزاین السموات
والارض علی الاطلاق

ای بزبانِ[1] تو وکیلِ کرم | وزن ز زر برد[2] و شمار از درم
بذل که خورشیدِ منور کند | دامنِ کهسار پُر از زر کند
لیک فتد از چو تو کوه افگنه | کوهِ زر اندر خمِ هر دامنه
بیخِ نهالی که تو آبش دهی | میوهٔ شاخش نبود[3] جز بهی
ملک وران بر درِ تو پردگی | ملک ز تو یافته پروردگی
قائمهٔ تختِ تو گردوں نشیں | قاعدهٔ ملکِ تو بنیادِ دیں
روی ترا آئینهٔ دیں به پیش | بختِ ترا سهمِ سعادت به کیش
بر سرِ دهلیزِ تو شیر و شه مباں | چترِ سیاهِ تو به شب پاسباں
دامنِ چترِ تو زبر کوشِ مهر | رایتِ والارت ستونِ سپهر
کلّهٔ بارت شده بر اوجِ میغ | کنگرِ قصرت زده بر چرخ تیغ
بامِ تو معراجِ سلاطینِ . ں | نامِ تو لاحولِ شیاطینِ ا ں

ن ۱ بزباں ن ۲ برده ن ۳ ندهد

تیغ تو در معرکه مالک رقاب | ذاتِ تو در گرد دعا بوتراب

تیرِ فلک بستهٔ زنجیرِ مِهرِ تو | نقدِ ظفر در گرهِ تیرِ مِهرِ تو

ناوکِ بیدایت[1] شده کفر کاه | هدیِ[2] محرابیت ایمان پناه

صفِ سپاهِ تو سرورِ مصاف | هم سدِ اسکندر و هم کوهِ قاف

مستراسپ تو سرِ رویِ سطح | کس ندیده نوع اجر[illegible] تیغ

تیغ زدت بهمنِ بارو دراز | نوبتیِ[3] سنجرِ نوبت نواز

سحر اگر کرد[4] نوبت غرور | نوبتِ او بانگِ دهل دُرر دور

نوبتِ بست آن که بانگِ بلند | غلغله در گنبدِ گردون فگند

راهِ تو سنگ چور رسید دو نیم | وز الفِ تیرِ تو شد قاف میم

تیغ تو کوه[illegible] اشداست | رتِن در خواهِ تو مت پیداست

چون سیِ تیرِ تو سرآرد نوا | مرغ نه[5] صد میانِ هوا

سهم تو گر بر فلک آرد ستاب | لرزه کند چرخ چو دریا بر آب

بیرهٔ تو دیدهٔ انجم ربود | از پیٔ کوری سپهرِ کبود

[1] بادیت [2] سدوے محرابیت [3] نوبت کے معنی علاوہ اور چیزوں کے نقارہ کے سکندر کے وقت سے تین وقت نوبت بجتی تھی جب سنجر تخت نشین ہوا جو خاندان سلجوقیہ کا چھٹا بادشاہ ایران تھا تو ہیں پر عالموں نے جادوگروں یا منیروں نے تین وقت کی نوبت کے علاوہ چوتھے وقت کی نوبت بجوائی اور یہ مشہور کیا کہ بادشاہ کا اقبال ہوا اس جبر سے جادوگروں نے اپنا کام چھوڑ دیا اور بادشاہ جو اثر سحر سے سخت بیمار ہو گیا تھا تندرست ہو گیا ہوا تو اس خوشی میں پانچویں وقت بھی نوبت بجائی اور پھر یہی دستور ہو گیا پانچ نوبت سحر کی طرف سے ہوئی ہیں چنانچہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سے کہ میاد نوبت سکندر بجاد سہ ار دو سے تند و پنج سنجر بجاد سنجر نے ۱۲ سال سلطنت کی اور ۵۵۲ ہجری میں وفات پائی ۱۲ [4] خورد [5] تحمید

خصم تو در رزم به مردار خوار — دیده زبون داده و دل مزد کار

گشته بر محمدت قصد ... قلم — تیغ که از تیغ تو گشته دو قلم

گر نگرد تیغ تو خصم نژند — بر جهد از خواب چو ز آتش سپند

ملک تو معمور و مخالف خراب — چشم تو بیدار و جهان ... بخواب

دزد ... زره فتنه خیز — کرده چو شیر از تف آتش گریز

عدل چو ... تو ز راه دلیل — ... ن شیر که زنجیر پیل

تا تو با انصاف سرافراشتی — کرده بهم آتش و آب آشتی

محتسب عدل تو تا جوش کرد — چنگ ز نازدن زهره فراموش کرد

را ... چو خورشید تو از فیض نور — دیده نهانها ... فلک را ز دور

نام بزرگان که بعنوان[۵۳] نوشت — از تو چو تاریخ بپایان نوشت

بس که دو دو چرخ با ... گندگی — تا ... دهی سابقه بندگی

یاد برد گر همه افلاک را — تخت تو بس مملکت خاک را

هر شب و روز که درآید به پیش — عمر همه کم شد و زان تو بیش

تیر فلک کو ... قلم مو شگافت — گرد قلم جد ثنا ... تو یافت

ز ناگرگ ۵۲ اگر گرگ پڑھیں تو چنگ زدن کے معنی پنجہ مارنا مگر پنجہ شیر مارتا ہے نہ کہ گرگ۔ اور اگر زہرہ پڑھیں تو چنگ زدن کے معنی چنگ بجانا۔ نیک ہو نگا اور بوجہ زدن کے محتسب عدل کا مواخذہ درست ہوگا اور یہی صحیح ہے کیونکہ دوسرے شعر میں بھی اجرام علوی کا ذکر ہے ۱۲ ۵۳ عنوان تاریخ میں مقصود بالذات امور درج نہیں کئے جاتے بلکہ وہ تمہید اصل مقصود کے لئے ہوتی ہے۔ یہی شعر کا مطلب ہے کہ مورخ کا اصل مقصد تیری تاریخ ہے اور اگلوں کا نام بطور تمہید ہے ۱۲ ۵۴ دید

ای سخن ار مدحت تو سر بلند | پایهٔ مدح تو رحمت ـر بلند

من که مرا تکیه بکیوان رسید | دست بمدح تو زدم زان رسید

وین گهرِ نو که رکاں می کشم | ق | گرچه درو رشته جاں می کشم

لیک[۱] مرا ہم کہ ز جحلت گری | مار رسانم بدرِ[۲] جوہری

کم[۳] حدِ آں نیست که گستاخ وار | راهِ تو آں رمم زیں ستار

لیک اسا ـ سه که نوشتن برکشند | ازلقبِ خاص بر یور کت ـ مد

گرچه سا ئیست بود در سرا ـ ر | در حطات کند ش چرخ سا ـ ر

سهل بود تا که ز ر و ـ ہ قیاس | رآب و گلِ من چه تواں کرد پاس

لیکن ار آثارِ عمارت گری | داد ستم ازنامِ تو نیک اختری

تا چو شود نقعه ـ ه خاطر پسند | مایه ار آرائش نامت بلند

تاید اگر مرحمت ما دستاه | جرأتِ ایں[۴] سده نه گیرد گناه

کاچه بر دذره سحورشید نیست | عرض[۵] کند ہستیِ حال جو ـ یش

تحفه که مور ـ ر سلیماں برد | عفوِ سلیماں نگرد ـ زاں برد

ورنه چه اندازه دہد خاک را | کآب دہد خیمهٔ افلاک را

گوہر تو زنده ٔ چرخِ کبود | خسروِ مسکینت چه یارد ستود

وصفِ تو چوں در حد اندیشه نیست | طبعِ مرا نه ره ِ عاییه ـ نیست

---

[۱] ایر   [۲] خلوت   [۳] دل ـ ردل   [۴] کم   [۵] س   [۶] عرصه
[۷] آرد

تا بزمین چرخ بود برقرار — باد ز توجیهِ چرخ و زمین راهدار

دورِ فلک تابعِ فرمانِ تو — وانچه درو هست همه زانِ تو

کامِ تو در دامنِ اُمید باد — ملکِ تو چون عمرِ تو جاوید باد

در دواعیِ ترتیبِ این جریدهٔ پُر حکمت و در باعثهٔ ترکیبِ این خریدهٔ بے قیمت و نمودارِ عرصهٔ برجاس و نهادنِ این کاغذ در آماجگاهِ من صنّف فقد استهدف و خود را چون تیرِ چرخ براصحابِ غرض زدن و این سهم ناکار را نشانهٔ تعنّت ساختن رحم الله علی من نظر

فکرتِ من چون بفلک راه جُست — یافت ز گنجینهٔ توفیق بخشش

بختِ جاوید و درِ دولت گشاد — بیشتر از خواهشِ من هدیه داد

بلبلِ نطق از گلِ طبعم پرید — پردهٔ غیبت از سرِ کلکم درید

نا که زمین نا۲ ز زمین نا۳ ترکیب نا۴ قصیده ۸۵ نسخہ ک میں اسی طرح ہے جو میں نے لکھا۔ یہ فقرہ نسخہ ن اور ح میں بھی اسی طرح ہے اور اس کی اصلی عبارت کا پتہ نہیں لگا ہاں اگر یوں پڑھیں (نمودارِ عرض برجاس نہادن این کاغذ در آماجگاه من صنف فقد استهدف) تو معنی نکل آتے ہیں برجاس کے معنی ہیں نشانہ ہدف ۱۲ نا۶ تقدیر

یمن دو ید بدستانِ ضمیر | حامه فرو خواند سانگِ صریر
هرچه در آئینهٔ گردوں خیال | رو بروش داد رهبر سو حال
نوح بنوحه م رمعانی حشر | حوادهٔ ناحوادهٔ درآمد ز در
زمزمهٔ دل فلک آواره گشت | حالِ جانے یه سحن تاره گست
هر مطلع را که بیارا ستم | بهتر ازاں بود که می خواستم
بر سرِ هر پایه که بردم سریر | تاج شاں گشتم و آفاق گیر
گشت چو نقدِ همه قلب آزما | سایه بریدم بهمه چوں هما
دبدبهٔ خسرویم شد بلند | زلزله در گورِ نظامی فگند
آں رو شه بود را اندازه دور | عطسه درآمد بدماغم ز نور
نور که از خواجه نظام رسید | کار اراں رو بنظام رسید
گرچه برو مهرِ سحن ختم بست | سکهٔ من مهر زرش را شکست
خاتم او را چو کشادم نگیں | داد نگینش بمن انگشتریں
خاتم او ملک بسلطاں سپرد | خاتم دولت بسلیماں سپرد
آں گهر آرم کنوں ارکانِ عیب | کاں شود عقد ثریا حبیب
گرچه ممالکِ سخن از ریح گنج | ق | نوبتِ آں گنجه نشیں گشت بیچ
نوبت خسرو که پسیحش نواست | پنجه زلِ نوبت آں خسرواست

۱ دوں ۲ بروں ۳ فرو خواندں تمام پڑھا آخر تک پڑھا ۱۲ ۴ برد ۵ بروں ۶ داد
۷ من خواستم ۸ گشتم و تسلیم ۹ غلغله ۱۰ ابدیته ۱۱ خاتمش ار

سازم ازاں ساں بسرِ سپنج — پنج کلید از پئے آں پنج گنج

کانچہ بہر گنج بود ناپدید — فتح شود ہم بزبانِ کلید

آں نمط آرم کہ ہمہ ناقداں[1] — فرق نداند ازیں تا بداں

بازم ازانساں خمِ چوگانِ خویش — کاورم آں گو بمیدانِ خویش

سکۂ آں ملک بنامِ قلم کنم — سکۂ خود نیز بداں ضم کنم

ملکِ گہر[2] را چو گرفتم بہ تیغ — گوہرِ خود نیز فشانم چو میغ

جیبِ جہاں پُر ز غرائب کنم — وضعِ نمطہا ز عجائب کنم

رشتۂ نظمے[3] کہ بصحرا نہم — درگہر مایۂ دریا نہم

زآتشِ دل شمعِ خرد بر کنم — بیت بہ بیتش ہمہ انور کنم

در تہِ ہر بیت نہاں[4] در نہاں — تحفۂ پوشیدہ جہاں در جہاں

بیشتریں نکتہ ز سر تا بہ بن — زآیت و اخبار سرایم سخن

چوں شود آراستہ نظمم چو دُر — از گہرِ نثر کنم خامہ پُر

ہرچہ نویسم بسرِ داستاں — راست کنم رہ ز پئے راستاں

تا قلم ہر کہ دوا[5] دو کند — پس روی ایں روشِ نو کند

نثر ازاں گونہ کشم از قلم — کآں ز شعرم ببرد تیر[6] ہم

یافتہ آئینِ عبادت[7] نوی — لفظش آراستہ چوں معنوی

[1] ناقلاں [2] کہن [3] نمط [4] کنز در تہاں [5] روا رو [6] تیر عطارد کو کہتے ہیں جن کا لقب منشیِ فلک ہے ۱۲ [7] عبادت

آنچه نهفته است مرا در خیال — گر گفتمش وصف نماید محال

غیر چه آگه که درین سینه چیست — کور چه داند که در آئینه چیست

پاک خدائی که نهان کرد پاک — گنج دو عالم به یکی مشت خاک

آن که چنین گنج بیک سینه داد — بین که بهر سینه چه گنجینه داد

لعل رکان در نظرت چیں گشتم — نیستم آن زور که بیرون کشم

تا شده را اندیشه آن سحر ع — پای درورفت قلم را بگنج

هر چه من از خامه فشانم برون — گنج خدائیست که رانم برون

خامه ام از گنج خدائی پرست — چیست که در گنج خدائی کم است

معجزه من خشک سے را نکار — میوهٔ تر کرده نگوشش بار

نخله مریم بزبان فصیح — کو همه خیده ر باد مسیح

حاصل قومے رمتاع بود — بهرهٔ لعصر عطا بود

مایه من از قلم نامی ست — مایه نه کسبیست که الهامی ست

مایه که اندیشه درو گم بود — کے حد تعلیم و تعلم بود

وانچه بالهام در آید نخست — عیب کسی کن که برو کرد عیب

آن که بهر دم شرف عام داد — وحی خفی را لقب الهام داد

۱ اکنون ۲ آگاه ۳ کیست ۴ خاک ۵ کان ۶ تا شدم ۷ خامه
۸ کلک من هرچه من ۹ می ۱۰ ساز ۱۱ زربان ۱۲ رسامے ۱۳ سماعے
۱۴ ماعے ۱۵ ریں ۱۶ قلم لوح محفوظ ۱۲ ۱۷ رالہام ۱۸ درآید ۱۹ رحیب

ملکِ سخن کاں صفتِ برتری ست[1] — نسخهٔ دیباچهٔ پیغمبری ست

وانچه کند اهلِ سخن با دلست[2] — معجزه گر نیست کرامات هست

گر به درستی بود این گفته[3] است[4] — تا نکنم گفته به برهان درست

من که چنیں لوحِ ابد می کنم — حجّتِ این دعوی خود می کنم

هست ز[5] بخشنده امیدم چنان — کادهم من بگزرد از همعنان

باش که این[6] نامه بعنوان رسد — ور بودم عمر به پایان رسد

هفت و نهش کرده چو ماهِ تمام — جلوه دهم[7] در نظرِ خاص و عام

هر ورقی را که بخوانند ازو — بهرهٔ خود باز ستانند ازو

اهلِ بصر مایه ز کارش نگرند — واهلِ حسد بیهده[8] جا نم کنند

راحتِ خود چون نگرد هوشمند — رنجِ مرا باز شناسد که چند

گرچه برین رنج نریزد دوا — رنجِ دلم نیز ندارد روا

آن که پذیرد به نیاز از منش — منتِ جان هست[9] مرا بر تنش

وانکه کند رو بسوی دامنم[10] — منتِ صد جان بود[11] ش بر تنم

زانکه قبول و ردِ هر کس بجیست — بخششِ غیب است کسان را چه عیب

داد چو این حرف روانم خدا — زهره که دارد که نهد پیشِ پا

زان دمِ این باد به تندی وزید — تا کسش خسپے پیش نیارد خزید

[1] بر بر سیت [2] باز لبست [3] آن [4] گفت [5] به بخشنده [6] آن [7] کنم
[8] بیهوده [9] جانست [10] بسوا دمنم [11] از جاں بود

بادِ مخالف ر میہ که جاست
حس نتواند که بدبادے رہست

بر سرِ ایں نکته چه حاصل ستاد
پل چه کند بر سرِ طوفانِ باد

من که چرا تشنه رحساں می کشم
بر سیبِ چو دبهرِ کساں می کشم

گرچه صدا فتاده ر[1]دار طبیب
حلق[2] زحاکش نه سحتند نصیب

یک تن اگر تند را اصل ر گراے
ایں سیه روکند و[3] رپای

مار کتادم لطیبے دکاں
مرہم دل دارم و دارو رجاں

آں که دستش تنگ بیاید رید
داروی تلخش دهم و سود مند

واں که خوش آمد طلبد بیرہست
لیک شکر خنه تیپ را نه لیست

داروے تلخ ار بخورد ہر کسی
ہم نو دستش بیر خورده بس

تیر ده گاں را که نه حلوا[4] نیست
خوردنِ کستیز رحلوا نه است

تلخ زشیریں بهر[5] تر بست
سود ہدل شیترا رستکر[6]ست

آں که نصیحت نه سزا نیست
تلخ مگو حرکه کستیز بیست

بید که تلخ ست نه بر ماو بیر
گفتِ شیریں کندش دل پذیر

آں که هلیله بعسل پرورد
دارو خوش خوارہ مکو ترخورد

قیمتِ ایں مرہم پر مایگاں
بیحد و من می دہمت رایگاں

گر تو خوری سود تو ماسد ہویست
ور نه خوری آں[7] که خورد سود او ست

[1] بر یاد [2] حلقے [3] آں سر پاے [4] حرما [5] بر ترست [6] بر که

هر نفسِ تند که رانم ز پریشان | تا نه گریزی چو خس از جا خویش
عیب تو من باز نمایم برو | گر تو نه شوریده شوی تو دانی منشو
دشمنم کو عیب برو بر تو گرفت | بهتر ازان دوست که عیب نهفت
زخم زبانی که زند اهل پند | نزدِ خردمند بود ارجمند
تن که به نیش از پی راحت دهند | سیم و درم مزدِ جراحت دهند
آنچه مرا می‌خلد اندر ضمیر | نیست درانم ز گزارش گزیر
شرع و طریقت به بیان آورم | گنجِ حقیقت بمیان آورم
باز نمایم که هدایت کجاست | معبرِ این هر سه ولایت کجاست
من کنمت راهنمونی بکار | جهد زمن موهبت از کردگار
بود در اندیشه‌ام از دیر باز | کز دلِ داننده و اندیشه ساز
حکمتِ پوشیده بصحرا نهم | رختِ گرانمایه بسودا نهم
بیخبران را دهم آگاهیئی | تازه کنم شرطِ نکوخواهیئی
گرچه همی خواست سخن کام خویش | لیک نگرو بود بهنگام خویش
هین که رسید آن نفسِ جان نواز | کان نفس اکنون شودم جلوه ساز
بهرِ تو این تحفه به بر داشتم | شرح دهم زانچه خبر داشتم

ن۱ چند ن۲ گر ن۳ گر تو به ن۴ بشنو ن۵ دشمن ن۶ کنند ن۷ کند ن۸ نزد خرد قیمتست
ن۹ عبرة ن۱۰ آن ن۱۱ اندیشه من ن۱۲ داننده و اونیست ساز ـ ن۱۳ حکمت طراز
ن۱۴ برده ن۱۵،۱۶ این که ازین تحفه که برداشتم پیشتر تو این تحفه که داشتم

اے کہ داری خطِ عتق[1] از عدا — انست آں نامہ یوم الحساب

گر روی این[2] رہ کہ درین نامہ ست — گر بر ہی عہدۂ آں بر من ست

من کہ درین حرم کدۂ دین شدم — مست ہم از جام[4] یحییٰ شدم

جوش رعونت بدماغم فتاد — باد تکبر بہ دماغم فتاد

پای چو دین بر تزلزل زدم — تکیہ بدیوار توکل زدم

کرد توکل چو مدرگہ سخن — ماؤ توکلت علی اللہ سخن[5]

خلوتِ اول دو فضلِ تعبد کہ اولش تا رتعب ... و

آخرش دال درجہ وفضیلتِ تہجد کہ بہ نہایت ہمیت و

جہدِ قلب تمام شود و بہ نزدیک ... ل ذکر ...

روشن کردنِ نور کہ در دلِ ... بدیدۂ عین الیقین

معائنہ شد و باز نمودنِ ... کہ از دلِ آہنی آئینہ گشت

صوفی گردوں چو بخلوت نشست — کرد فلک سبحۂ پروین بدست

طرۂ ظلمت ز نسیم بہار — مشک فشاں شد چو لب رہ دار

[1] عس [2] آں [3] بردی [4] جاں [5] کس

دهر پر از نالهٔ بیهوده گشت — دام و دد از نعره زدن آسوده گشت

چشمهٔ خور برد ز هر خانه تاب — تاختن آورد به هر دیده خواب

مردمک چشم کسان تا به روز — گرد ز مژگان در خود میخ دوز

سایه فگن خاک به چرخ برین — چرخ شده سایه نشین زمین

جن و ملک هر دو شده گوشه گیر[2] — دزد و عسس هر دو شده توشه گیر[1]

زان شب فرخنده که میمون شده — بوم چو طاوس همایون شده

از اثر نور ثریا نشین — مرغ مسیحا شده خورشید بین

من بچنین تیره شب تابناک — رخت برون بردم از ایوان خاک

جذبهٔ[3] مقصود عنانم گرفت — ولولهٔ دل رگ جانم گرفت

دل که شد از سینه بپاکی برون — برد[4] مرا زین تن خاکی برون

چون قدم از خاک فراتر زدم — باد هوا را بهوا بر زدم

چشمه شکست آتش افروزنده را — تار نماند آتش سوزنده را

جوهر جانم ز دل آگنده گشت — کشمکش طبع پراگنده گشت

فکر کزین خانه فرازم کشید[5] — سوی سراپردهٔ رازم کشید[6]

دیدم از آن سان شرف برتری — کز سرم افتاد کلاه سری

داد دلم همت عالی گرای — کار سگ بد زهره چه باندی درآی

ن۱ توشه گیر ن۲ گوشه گیر ن۳ دبدبه ن۴ بردم ن۵ رسید ن۶ رسید

من کہ بدیں[۱] گفتہ مدد یافتم	گرم روی کردم و شتافتم
برزہ کمان برشدم[۲] از جاے خویش	من رسن و صاحبِ اُمید بیش
یافت[۳] م آرز ته لطفِ حضور	بوسہ زدم ذیلِ کرم را ز دور
دید چو دستور عنایت مرا	خواند بقصد گونہ رعایت مرا
در تتقِ معرفت[۳] م بار داد	بے ادبی را ادب کار داد
گفت آں ساں کہ دلم زندہ گشت	سینہ تاریک فروزندہ گشت
کاے مگسِ گلخن ایں جیفہ جید	مرغِ فلک شو کہ برآئی بلند
ہرچہ بہ سجدہ ہدف ست آں بدو	ہرچہ بہ قبلہ صنم ست آں بسوز
پاے دل از راہ صناعت[۳] برآر	دست بہ تحریمۂ طاعت برآر
گردنِ شیطاں بقفا بست کن	ہر دو جہاں را بہ یمیں دست کن
دور رہد کہ ساری بود	شو بہ عمار[۵] کہ بیاری[۴] بود
گم شو از حضرت و جاں را بہ بیں	دل بحضور آر و خدا را بہ بیں
بو کہ دلت بشنود از گوش حال	از درِ یزداں تعالیٰ تعال
خیر کہ امت شبِ عشق ست	نکتہ شبِ[۶] قصّۂ دل گفتن ست
چوں کہ عنایت بمن ایں نکتہ گفت	بس بدم خاست زخوابے کہ خفت
داعیۂ[۷] صدق درہ آمد بمن	رخت بروں برد گرانی ز تن

۱ ازیں ۲ در شدم ۳ مدار ۴ بیاری ۵ عماری ۶ شتے ۷ داعیۂ

درقدر رخارت از غفلت ملال | تکیه زدم بر کرم ذوالجلال
عطلت از انجاکه زتابم فگند | بار دگر دیده بخوابم فگند
رائض توفیق درافشرد پای | مقرعه زد که بجنب تم زجای
دیده براند اخت نقاب دو چشم | غسل صفا کردم از آب دو چشم
آب زدم بر رخ صافی صفات | در ... مستم زهمه کائنات
گشتم از اندیشه عالم بری | رو نهادم به نیایش گری
غلغل تکبیر برآمد زکام | پشت قوی شد برکوع و قیام[2]
سر که بسجده ز زمین تاج یافت | در دل شب پایهٔ معراج یافت
رو بتعبد بزمین داشتم | فرق تهجد به همه[3] افراشتم
قامت من کو بفلک سرفراخت | در ملکوتم علم[4] صدق ساخت
نور حضورم که بدل خانه کرد | جان بسر شمع رقص چو پروانه کرد
زان همه نور که شب افروز بود | زاول شب تا سحرم روز بود
مقتدی من دو ملک[5] بود ... | بنده کریم الطرفین از دو سوی
زحمت وسواس در اندیشه سست | خلوت اخلاص براندام[6] چیست
فاتحه حمد زعقد زبان | عقده گشا گره عقل و جان
گوش پر از گفت خدا جلیل | نی بمیان واسطه جبرئیل

[1] صوی [2] سلام [3] همه [4] ملک [5] فلک [6] در اندام

دعوتِ من کرده بدست یار — هفت در گنبدِ گردنده بار

رفته رتن رحمتِ حاتم نژاد(۱) — برده دل از هر دو جهانم بدل

تن که سپاه دشمن اندر زندگی — زندهٔ باقی شده زان بندگی

سیم ستان زان عملِ بی ریا — خاص شدم در حرمِ کبریا

یافتم اما بمقدارِ خویشتن — نعمت از هر چه توان گفت بیش

چشمِ یقین همه جاوید یافت — نقدِ عمل سکهٔ اُمید یافت

ریختم این نقدِ فلک را بجیب — بانگ تقبّلتُ برآمد ز غیب

جان و دلم کاخِ میمون شدند — شمعِ سراپردهٔ گردون شدند

گرد در سر زده بدان هر دو تاب — مشعلهٔ مردهٔ خویش آفتاب

پرتوِ خسرو سوادِ زلیست(۲) — صبح بدرد پرده برآورد دست

خلوتِ دوم در صفتِ صبا و صباح و روائح ریاحین و ریاح و بیانِ حال سها عمر که رحمت را از آسمان باد و میخوانند و ملائک لبیک زنان فرود می آیند و رحمت می افشانند

مرغِ سحر گفت چو ترجیع پاک — بانگِ موذن بفلک شد ز خاک

(۱) جانه (۲) سران

خلوتیِ سـ شـ رق برآمد ز دور | برکشیده افگنـ ـده مهلا ـ نور

صبح که شد نور بصد قرـ شـ ن گوا | ز دو تـ ـدمِ صدق بر ـو ـ ہوا

جنبشِ پاکاں سو ـ صحرا گشته | چشمِ سگاں پرده کشِ خواب گشت

شب ـپره از گنبدِ فیروزه گوں | رفت ـ بہ فروالۂ گنبـ ـ درون

بوم که در رفت چو دزداں بباغ | دردِ سرِ خویش شد از کوبہ زاغ

مرغِ سحر ـ خیز نوا بر کشـ ـید | زمزمۂ تر بہوا بر کشـ ـید

باد که بر لالہ و گل پا ـ ـ اد | رقص کناں رو بہ صحرا نہاد

تازه شد از ابر بہـ ـاری چمن | خنده زد از بادِ ریاحیں سمن

ابر که از بادِ وزاں شد ستوه | ـ ـ سراپرده بہ اوتادِ کوه

سرخیِ مشرق ز افق رو نمود | ہمچو ـ ـ سرخ زجـ ـ ـام کبود

شاہدِ صبح از رخِ لعـ ـل سپید | داد حریفانِ ط ـ ـ نوید

کرد سخن رود بر ـ ـ ہم زناں | گشته رواں جامِ صبوحی خوراں

نادره صبحی که ہمہ ماه و سـ ـال | شد ز دمـ ـش فرخ و فرخنده فال

من بچنیں صبحِ مبارک نفـ ـس | کلمِ نفسِ قدس پراں پیش و پس

ہمچو خروسانِ سحر ـ صبح خیز | نعـ ـره تکبیر برآورده تیز

لہ زیر وازنہ لہ بفیروره ۵۳ فروالہ وہ مکان کہ جس میں کھڑکیاں اور دروازے اور جالی ہوا کے لیے زیادہ ہوں ۱۲ لہ بلبل ازاں قصد لہ بلبل نوخیز لہ یاد لہ زنده شد از بوی لہ رواں

لہ رواں لہ بدار پیش و پس

یرر ده مرغانِ فلک سوی من	یرّ ملک رر تمه رمارثی من
مال به یرد ار بیار استم	سوی نوآئین چمن حار تم
طائر اقبال بهمراهِ سیم	تحتِ همایون بهوا حواهیم
نعره رمان دولتِ فرح لقا	متّعک الله لطول البقا
بادِ صبا متک فتان ار ترنّم	ابر هوا سایه فگن بر سرم
قمری و دُرّاج مدستان شده	بوی گلم رهبر ستان شده
چون گر را افتاد دران گلستم	گفت ار وحیت نه حال روتسم
داد نسیم گل و نسرین ساع	لذت روحانیم اندر دماغ
کردم ار آرائش آن بوستان	جلوهٔ طاوس بهندوستان
رین چمن تاره و چو حرم بهشت	حاک رسُل شده عنبر سرشت
حندهٔ گلهای چمن رو برثی	نغمهٔ مرغانِ هوا سو سوی
حان که اران نغمه سرا مد حسته	حرقهٔ دیرینه درامد احست
فاحته تیحابه دَم ار حق رده	گرد گریبان رهِ ارزق رده
راع که با کلک بموده حرام	حنده فرو حورده ستگوده بکام
سدگشادِ گل و غنچه نسیم	هیچو دلِ مدحل و دست کریم
آب رهمتاب رمین گرد تر	چشمه رخورشید حوا مُرد تر

۱ چمن ۲ دربرم ۳ سدگر ۴ چمن تاره ۵ ماره حورم ۶ حوسمل سده

قطرهٔ نم بر سمنِ تر چید ... اں — کآبله بر عارضِ سیمیں تن ... اں

عاشقِ گل غنچهٔ ... پوشیده حال — پرده درش گر ... نسیمِ شمال

لاله که ... شده باد دهن بوسِ او — دیدهٔ نرگس ... شده جاسوسِ او

رفته ... از یں روضه بفردوس بو — غالیهٔ نو زده حوراں بمو ...

من بچنیں گل ... شنِ مینو نشاں — دامنِ اندر ... بهر سو کشاں

بر سرِ هر ... زه که پا میزدم — از دلِ شوریده نوا میزدم

هر گلِ نو ... ته که بر داشتم — از مژهٔ در خونِ ... گرداشتم

هر قدحِ لاله که کردم بدست — جوشِ ... گرم کرد مست

در تهِ هر شاخ که ... تم ... اه — هیزم افروخته کردم ز آه

هر خلهٔ ... ار که خوردم بگشت — صد خلهٔ ... جانم گذشت

هر سمنه کش نظر انداختم — ناوکِ غم را سپر ساختم

سینه گرفته ... رهوا ... ز شوق — جاں تمنا ... عزز ذوق

کامدا زاں گونه که رفتم ز هوش — از طرفِ ناله ... بگوش

طرفه سرود ... که بجاں در گرفت — آتشم از دل بزباں برگرفت

بس که ازاں زمزمه گشتم خراب — چرخ زناں گشتم ازاں سو شتاب

(۱) شجر (۲) نازک (۳) امید (۴) سرده که (۵) پای ردم (۶) نوای زدم (۷) هیزی
(۸) خلد (۹) بتماشای (۱۰) شوق (۱۱) سرود (۱۲) درگرفت (۱۳) کردم

رفتم و دیدم که هم اندوه بود — بر دل تنگش غم چون کوه بود

سوخته وار از ره خون میگذشت — درد دل خویش برون میفکند

گفتمش ای نالهٔ تو جان گداز — چیست که می نالی از این گونه باز

گفت زکاری که بمقداریست — هیچ کسی را حد این کار نیست

کار که چندین سر مردان پاک — در سر این کار فرو شد بخاک

آدمی عاجز و بار چنین — در سر جانی سر و کاری چنین

تا چه بود این تن ناقص وجود — کار دگر تمام برین در سجود

صدمهٔ هیبت چو برون اوفتد — چرخ نگون خیمه نگون اوفتد

نیست چنین صدمهٔ عالم بپای — شوخی مردم که نهد پیش پای

مرد شناسد که تو اندر ستاد — پشتهٔ رقاص طوفان باد

من که شنیدم سخن آشنا — ذرهٔ سرگشته شدم در هوا

حال من از حالت من درگذشت — آب ز چشمم آمد و از سر گذشت

او نفسی رفت و در ستاره کرد — داغ من از نعمت ستاره کرد

پرده از عالم دل باز شد — دولت دوشم ز سر آغاز شد

هر چه ز گنج نهانم گشاد — زان شعب عشق نهانم گشاد

آنکه شکستش مایهٔ معراج بود — زور شکستش همه تاراج بود

۱ دیدم که گه ۲ سوخته رو ۳ گداز ۴ زار ۵ آن ۶ جانی ۷ کار در داستان ۸ شناسم
۹ حالت او ۱۰ او نفس رفته ۱۱ پرده ام

عاشقِ دیوانه بصحرا[1] فتاد — خورد یکی جرعه و از پا فتاد

ره زدنِ مطربِ [illegible] آواره[2] کرد — زخمهٔ او[3] پردهٔ جان پاره[4] کرد

[illegible] تیر [illegible] از مطرب [illegible] — مطرب [illegible] ترازو [illegible]

نالهٔ عشاق بجان کرده کار — عافیت از سینه برون برده بار

شحنهٔ شوق آمده مهمانِ من[5] — دامنِ خود [illegible] بدامانِ من[6]

کرده دل از شربتِ معنی سخن — کوزه تهی گشته ز دردِ کهن

طبع [illegible] عدم داده [illegible] — عشق بگنجینه [illegible] کرده [illegible]

جان شده عاصی ز تنِ ناسپاس — بیخبر از کارِ گرانِ حواس

گریه بصحرا[7] [illegible] نیاز آمده — قطره چو صوفی به [illegible] آمده

پاک شده نامهٔ [illegible] طولانیم — روح [illegible] جسمِ هیولانیم

جوشش [illegible] و همه رو بیک جا شده — موجِ دو [illegible] به دریا شده

او غمِ خود گفته و من سوزِ خویش — دیده نمک ریخته بر [illegible] دوریش

آرزوی هر دو بیک کام بود — چاشنیِ هر دو زیک[8] جام بود

ماتمِ ما دیده گل خنده ناک — جامهٔ خود کرده بصد جا چاک

چون دلِ ما لالهٔ[9] افروخته — شد کهن خوفی ز میان سوخته

گشته تهی دیدهٔ نرگس ز خواب — بلکه فرود آمدش[10] از دیده آب

[1] به وادی [2] آواز کرد [3] نغمهٔ او [4] بار کرد [5] مهمان دل [6] بدامان دل [7] گرچه بصحرا
[8] بیک [9] لاله برافروخته [10] فرود آمده

عیچه رولتگی بیهاں حویق | کرده وو سرنگریباں حویق
سیدکه آگاه ستد ار درد ما | لرره فتادش ردوم سرد ما
یافت چو مارا هلاک اندروں | سره بغلطید بخاک اندروں
مرغ که آه ار دلِ عکش رده | درجگرِ سح گل آتش رده
بلبلِ نالده رغم دیده تر | سیلهٔ رآو ارحراستیده تر
کبک و کبوتر سعی مرآمده | زاغ و زعن درکم وزیر آمده
زآه دل مں همه عالم باغ | سوحته پروانه صفت چوں چراغ
لوُد نوا ارده نوا سار درد | تا شدم ار عقلِ سراسیمه فرد
رفت رتن هم دل و هم دم بروں | سحو دیم برد ز عالم بروں
چوں بنهایت شدم در وجود | هستی بے نیست حالم نمود
یافتم آں لحظه بحال اندروں | انچه نگنجد بخیال اندروں
طرفه لود که ساقی سیرد | کم زبنا زدو ساقی برد
بسکه نگنجید درآب و گلم | آنچه نمود بحیم دلم
گفتم اگر مں برهاں آورم | ایں سخن دل که کند باورم
بانگ برآمد ز دل دردناک | کاے شده بازیچهٔ طفلاں خاک

۱ د چراغ ۲ نوم ۳ ه وادی دلم ۴ طفلاں بخاک

به که ازین شعله بخندی چو برق — تا نخوری تیغ سیاست بفرق
ورنه توان بست گره بر نفس — محرم خلوت دل خواجه است و بس

خلوت سوم در گرفتن احرام بحریم حرمت کعبهٔ احترام

تعظیم عظمت بندهٔ عظیم شیخ شیوخ الاسلام ذکر خواب

که آن بیدار دل هر جا و دان دید و این خفته را از آن خواب

بیداری بخشید که در خواب نتوان دید

من که شنیدم ز دل این داستان — راست شدم بر قدم راستان
گرم برون جستم ازین روضه گاه — نی خبرم از سر و نی از کلاه
پای نهادم بره آشفته وار — کوه غم بر دل و من بیقرار
ز غم هستی که به پستی کشد — شهره تر از شوق که بمستی کشد
رو بسوی خواجهٔ دل سوز دوست — هر دو یگانه شده در مغز و پوست
بر که رهیم بود بدان رهنمای — دیده حسد برد بر اقبال پای

۱ گره در ۲ که غم ۳ نے غم ۴ پستی کند ۵ بمستی کند ۶ بران ۷ باقبال پای

بر کف پای تو سر همی زد زمین | رشک همی کرد سپهر برین
گرد رهش که صبا تحفه برد | کحل بصر کرد بکواکب سپرد
دیدهٔ ادریس ز فردوس پاک | حسرتی دید بصحرای خاک

ره چو قدمگاه خضر سبزتر | باد روان بخش مسیحا اثر
سدره به تسبیح زبان کرده باز | گوش بهائم بهمان کرده باز
خار قدم دوز به پیراهنم | سوزن عیسی شده در دامنم
من شده چون رشتهٔ مریم بتاب | کرده گذر زان سر سوزن شتاب
هر طرف از سایهٔ من تا دو ر | دیو گریزنده چو سایه ز نور
روح ز مستی برکوع و سجود | وجد مصور شده نقش وجود
زین نمط آلودهٔ شوق دیار | در نظر خواجه رسیدم قرار
کالبد سوخته را جان رسید | مرده سر چشمهٔ حیوان رسید
کارشناس از نظر دوربین | شد ز دل تیرهٔ من نوربین
دید ز زخم راستهٔ کوره در | علت بیمار نهفت اروره در
گفت ز سیمای تو شد روشنم | کت نفسی میرسد از گلشنم
سکهٔ خاموشی تو در دهن | میکند از عالم دیگر سخن
دولت از آن خواجه که ما را نمود | دولتت ایزد بمدارا نمود

۱ گرد رهم را   ۲ به صحرای   ۳ از سر سوزن   ۴ چو مستی   ۵ آلوده شوق دیار   ۶ سخن

تا به همی ترکنی پای خویش | پیشترک رو که چه دریاست پیش
خواجه که این واقعه بر من کشاد | فکر مرا پرده ز روزن کشاد
بوسه زدم از سر حرمت بخاک | گفتمش ای قدوهٔ مردان پاک (ق)
خواهش تو دانم که نباشد خیال | حال برون ده که در آیم بحال
ذره که زان مهر صفا جست تاب | خنده کشاد از لب آن آفتاب
پرده برانداخت ز راز نهفت | وانچه نهان داشت دران پرده گفت
کای شده از دولت ما بهره مند | گشته سرت زین در دولت بلند
بنیهٔ ما از نظر بی ریا | کرده مس قلب ترا کیمیا
چون تو نمودی خط خود را رقم | ما رقم خویش بخوانیم هم
نیمه شب کاختر پرنور ما | کرد طلوع از دل معمور ما
کلبهٔ گل رفعت درگاه داشت | سکهٔ دل نقش مع الله داشت
جان بهمین مرتبه پیوسته بود | کز خودی خویش برون جسته بود
آن نه شبی بود ظلم نما | بل شب معراج رسول خدا
نور همی ریخت زمان تا زمان | نجم به نجم از تتق آسمان
از شرف و عزت بار چنین | کافسر ما داشت نثاری چنین
دیدم ازان سان که نمودند باز | پهلوی خویشت به بساط نیاز

۱ گم ۲ روشن ۳ مهر صفا ۴ جان بهمین مرتبه ۵ یک شب ۶ در شرف

من سده ار بورِ مقدس تاب ‌ ‌ ‌ ‌ مقتبس ارمن تو چومهٔ آفتاب
گرچه این پایه بمقدار تست ‌ ‌ ‌ ‌ لیک ار آینده بمو دار تست
کاتش این مشعله تاب دار ‌ ‌ ‌ ‌ ز تو شعاع افگند انجام کار
می نگرم زان اثر دلفـ‌ ـروز ‌ ‌ ‌ ‌ ور نشد تاریک تو آغار روز
مطلع این صبح که در حسده باد ‌ ‌ ‌ ‌ ز تو در روز تو فرخنده باد
من که بدین مژده قوی دل شدم ‌ ‌ ‌ ‌ بیشتر از خویش بمنزل شدم
منزل اول حسد ... رم شدر راه ‌ ‌ ‌ ‌ رخت رها کردم بر جائیگاه
عارت در دان ست سره بیتیار ‌ ‌ ‌ ‌ رنده بمقصد بردم کردگار
لیک چو شد بدرقهٔ کارِ من ‌ ‌ ‌ ‌ پیرِ من و قافله سالار من
گرچه بود رهبرِ کالا سے ‌ ‌ ‌ ‌ در پی این خواجه چه باک ار کسے
قیمتی من که مبادست کساد ‌ ‌ ‌ ‌ تحت متن آنِ منعمِ تحسده باد
او بدبدهرهٔ خواهست نجیب ‌ ‌ ‌ ‌ تا رسد اوی حدایتش رعیب
واتچه بدستوری رحمان دهد ‌ ‌ ‌ ‌ کے رئی عارتِ شیطان دهد
یارب اگر حفظِ تو سود براه ‌ ‌ ‌ ‌ مایهٔ دردیست که دارد نگاه
خسرواران بهره که دارد دبیر ‌ ‌ ‌ ‌ مهرِ نگهانی خود برنگیر ... مر

۱؎ آمنه ‌ ‌ ۲؎ راعار ‌ ‌ ۳؎ بارس ‌ ‌ ۴؎ داری ‌ ‌ ۵؎ رتر

مقالهٔ اول در علو درجهٔ آدمیت و سمو درجهٔ آدمیت و همت

نظر مدققان و مذاقه محققان و پایهٔ همت ابنای دنیا

که چون از فرو نگری همه عالم هیچ نماید بلکه هیچ هم ننماید و

دیدهٔ تنگ عیار چنان فراخ کشادن که جز بزرگی

خدای تعالی هرچه پیش چشم آید همه نقش چه نماید

ای ز ازل گوهر پاک آمده — گوهر تو زیور خاک آمده
چنبر نه چرخ بسیجه خاک — تا تو برون آمدی ای دُر پاک
آن خلفی تو که ز روز نخست — گون بهانی ز پیش روز تست
خود ز پدر گرچه کنون آمدی — با پدر از جمله برون آمدی
دفتر معنی تو زبر خوانده — تخته اسمی از پدر خوانده
عرصهٔ عالم بمساحت تراست — دولت آدم بخلافت تراست

۱ آن خلف ۲ برزدن از ۳ از جمله ۴ معنی نه زبر ۵ معنی بر بر ۶ عالم

نعل دگر گون زده اسپ نشاط[۱] — بر رخ الملس شده داغ لعل

چرخ ورین امر قضایت نشت — لوح و قلم سر ہدایت نشت

حل و رید تو فلک[۲] زده بلند — در شرف کنگر الله کمند[۳]

نورِ تو ہنگامه احـ ـم شکست — دستِ تو تسبیح ملائک گسست

جانِ جہانِ ہمه عالم توئی — واتکه[۴] نگنجد بجہاں ہم توئی

ہـ ـت ، درا رگوہر تیغِ تو رنگ — به کمر ار دو رمیانِ تو تنگ

تو تہی ا ـ ـلیمِ تو ہر دو سرائے — تو ملکی تختِ تو سد چاریائے

گنج حـ ـدا را تو کلید آمدی — ـ ـ ـ ـ نه بار یحیه پدید آمدی

چرخ که ار گوہرِ احسانت ساخت — آیـ ـه صورتِ حاجت ساخت

آینه ریگو به که داری بحیگ — آه و ـ ـ مرار آه که دادی[۵] برنگ

سرهٔ[۶] این سکه سیمای تست — ساحت ـ ـ مهرِ سوت درست

ورتو جهان آتش گلی در سر تست — بحته تو ار مایهٔ گلہی چو ہست

جست تو آنکه[۷] نه و مال[۸] احو را ست — بر سر محراب و ته مسراست

آنچه که و ریتیه مار[۹] برد — بر ہم اراں[۱۰] گو به بمسرل برد

موش که عزیل کند حاک[۱۱] را — پاک نه پیر د علفِ پاک[۱۲] را

۱؎ نعل کو اگر لوٹش و نعل ہوگا اور برج کے اولٹے سے جرکو که گھوڑے کی لات سے ح الملس[۱] و ده ہا ہوگیا تو صحه جرجوا ۱۲
۲؎ بسر بلند ۳؎ الله گمند ۴؎ وادی جاں ہمه ۵؎ وانکه نگنجد ۶؎ داری برنگ
۷؎ سکه سماے ۸؎ وانکه ۹؎ احراست ۱۰؎ ل ۱۱؎ اں آنکه ۱۲؎ حاه را ۱۳؎ داه را

آنکه بملکِ ملکی قابل ست ، گر مگسِ جیفه شود باطل ست ،

مشتریِ نورِ ش ن کز آشامِ اوُ ، پیرِ ملک رویدا ز اندامِ تو

مرهمِ جو که برانی بر اه ، کس نخورد شربتِ باران ز چاه

بس که م رنورهِ بالا گزید ، اول ذوالنون شد و پس بایزید

هیچکی ره سو ر بالا نیافت ، تا دم از همتِ والا نیافت ،

بر تروی یکقدم از جای خویش ، تا نهی بر دو جهاں پای خویش

دیدهٔ اندیشه فلک بیز دار ، رخنه ببیں پیکِ نظر تیز دار

چشم چو برچیده سوزن بری ، هرچه بداں سو ست همه بنگری

سهل بود تا چه نماید بما ، دیدهٔ باداِم صنوبر

از نظرِ دل چه اں کن نظر ، زانکه غلط کار بود چشم سر

دور ز چشم ی که زنند دیگر دور ، مور ملخ دید و ملخ دید مور

بنیشِ عکس ست که بینی رواں ، کشتی بر ج او کناره دواں

چون نظرِ راست دگرگوں بود ، آنکه کژ نگرد چوں بود

دیدهٔ کژ را از مژه دام کن ، دیده ز صاحب نظراں وام کن

آنکه به بینش نظرش روشن ست ، خانه به چشمش ده اگر دشمن ست

۱ تو ۲ بر خود ۳ بیں ۴ نیک نظر ۵ تنگ نظر ۶ هرچه اراں ۷ هرچه سراں

۸ دیده بادام ۹ رواں ۱۰ کژ نگری ۱۱ به نظر روشن

گل سود گرچـه کـه ریاحیتم — ماک ساتد گلِ بیاحیـت م

ار لطرِنی لطراں وور یاتس — راںکہ سہاییت چومہ لوریاتس

کور کہ ادر ہہر کور اں ستود — صف ردہ درچاہ چو موراں ستو

ہر ۔ اریک سکہ چو ملی بہوتش — کوتھی چتم[۵۲] و داری گوش

نیست نگس راچو نگاہتی ملد — ورق نحاست لتا سدر قد

تر ۔ نگی آب رود ور آب جوی — تشنگی چیتم برد آب روی

ای دلِ تو تنگ ترا چیتم مور — حرص در وگشتہ چو دریای شور

بہرِ چوے تاکیست این کارگاہ — عذرِ ربا حواری کمتر مخواہ

قطرۂ آبے کہ تنِ مردم ست — در دلِ آں قطرہ جہانے گم ست

قطرہ کہ صاف ست ز لال اندرو — چرخ نگنجد بخیال اندرو

چوں کہ تو در قطرۂ آبے گمی — نیست ترا قطرۂ از مردمی

یری دل سوی ملدی کتد — یستی ہمت نہ ترندی کتد

آب کہ میلش ہمہ در پستی ست — در پیش لافِ ز بر دستی ست

موج زند بحر کہ تا لب بود — کورہ ز بیر دیو لسالب بود

چند چو طاوس پرآراستن — ور حلِ ز ربعت حرآراستن

۵۲ مردے من نامہ چھوٹی آنکھیں سرایت کی اور لمبے کان جس کی دلیل ہو ۱۲

ڈاسب ڈ کاہ کاہ   ڈ کمر مخواہ   ڈ ار برش

کرده لباس تن تنک و ترپدید — قطرهٔ آبی که بخواهد چکیـ ـد

ـر شانه زبهر دل ـر شکّرلبان — جعد تو لیسیده بچندین زبان

گوشـ ـدامانتـ چو روزن شود — موی براندام چو سوزن شود

کار نه پوشیدن جمال خود است — پوشش بیگانه جمال خود است

آنکه دلش راست زهمت لباس — حلّه وهد گرچه بپوشـ ـد پلاس

بحر که در دا دگهر جوشـ ـش او — جامهٔ غوکیست زبر پوشش او

سفله که زیور همه برخویش بست — شد سرش از سرزنش خلق پست

گرچه بر اطاز خز و اطلس بود — نیز لگدخوارهٔ هرخس بود

پیله که از برگ گیا کرد نوش — برهنه بینی خود و آفاق پوش

نیست مگس را چو ز همت سخن — باد و حریر است بر همه بدن

آنکه بکاوش کنی از دور خوری — تا نمرد کی برتی از دوری

زاغ که خرطعمه زریشش دهد — وعده بمهمانی پیشش دهد

چون ره شب سوخته نالان بود — پیر بیش گرمش زشغالان بود

قدر فرومایه نه باشد عیان — سکه ندارد درم ماهیان

پست نگردد به تمنا بلند — گرچه بر بانگ شد کند پا بلند

گوهر هردم زنی سرورلیست — مهرهٔ خرساختنش از خرلیست

نخواهد تو سوزن که پوشد داداست کس خودش زتن بخارش شگالان زنگرد

حرج ترا بهره ست رف ساحته — توتن جود دیگ علف ساحته

تیر که ترک اریئے آماج ساحت — مطبخت جوئه تماج ساحت

حامه که گار رهرا رآب تست — مشعله دارش زئ شعله ست

یده که شدیو ستش تن اواع — چند فتیله کیتس در چراع

آدمی ست اریئے کار بزرگ — گر بکنداں ست حارئے ررگ

قاعده کار جو مارک لو د — دست کسے راست که چالاک لو

یحه رگ رن جوملرد رنیش — حاں سرداز عمره جو سر یر جویش

یای رس مار جو کرر د سراه — کی سرش سر دو دار روے چاه

همت اگر و هم ترا اتکد — این همه دشوار تو آساں کند

آنکه بهدیاے کرامت سرآب — کشتی همت لودش در لقاب

داں دگرای که سالا یرد — هم ریر همت و الا یرد

مرد نه محتاج یاری رست — همت او تکیه تیتس رست

تکیه چیه آری لعصای کسے — رنده لت کس بقای کسے

شمع ـ اگر یه کساں میرید — را که بحساں دگراں میرید

داں لود بر سر دولت یار — را که شدار معنی جود رهماے

هست الف الله ما لا درار — را که کدار دگراں یادراه

ڈ بگ ڈ گرکند ڈ جائے ڈ تاب ڈ کہ ڈ تند ڈ بیدرراہ ڈ سررود ڈ کساں ڈ کساں ڈ دوڑ

چند ز بالِ پدر و جد پری — باد بود هر چه نه از خود پری

وانکه ز بادی به پریدن فتاد — سهل بود تا چه برد خس بباد

وانکه چو طفلان همه در خاک زیست — همتِ مردان چه شناسد که چیست

قالبِ مردم که جهان گفته اند — عرصهٔ دل دارد ازان گفته اند

ورنه چه یارا قدری خاک را — کو ته دامن کشد افلاک را

در سر ما از چرخ چه گنجد بگو — کیلِ نگوز ارچه نگنجد بگو

سهل بود باخته چی آمد برون — مایهٔ دریا تبع اری نگون

لیک دلی کو در همه کشاد — خرمن عالم ز جوی کم نهاد

چیده جهان در دلِ والا درون — دانهٔ خشخاش بدریا درون

دل که بانش پر نشود اوج گیر — گر نپرد تو بپرازش به تیر

دل چه پرد تا ز فلک بگذرد — جوجه که در بیضه بود چون پرد

سایهٔ دل باید ازان سال فراخ — کز تهٔ آن گم شود این کهنه کاخ

آدمی آنجا نرسد از زمین — تا نه دمد زو پرِ روح الامین

این پر والا نروید ز گل — تا نه بود دانهٔ همت بدل

تا نه دمد پر نتوانی پرید — ور چه پری زان نتوانی رسید

---

۱ زباد ۲ بری ۳ آنکه ۴ تا چه برد ۵ زیاد ۶ آنکه چو ۷ همت مردم ۸ لیک ۹ درون ۱۰ چون ۱۱ همت ۱۲ بدین ۱۳ برین ۱۴ زنیر ۱۵ چوزه ۱۶ تا نه دمد ز دانه همت بدین ۱۷ پر الات ۱۸ تا نه نهد ۱۹ پر توی نتوان پرید

تیر کہ تند عارتیس یا ریر[1]   یم پرر س ھیئ ما چار یر

یرر دیں آں سمائی لود   یرردں مرغ ہوائی بود

دو دکہ تر سہ است تحرج کو[2]   سر نہ ہم ارسیار و فرود

دل کہ رستی سوے مالا تستافت   ہر چہ فرو دید ہمہ ہیچ یافت

چوں رلیدی نگری سوے یست   خرد نماید بہ نظر ہر چہ ہست

ہر کہ دو سہ پیرہ بر آید بلند   اسپ نماید بہ تہش گوسپند

در قدری برتراراں یافت کو   پیل شود در نظر او چو مور

مرتبہ چوں برتراراں گشت پیر   زیر نظر ہیچ شود جملہ چیز

ست اراں حاست کہ دیدار ضمیر   آنچہ بلند ست جہاں را حقیر

در نظرے کش بحد ارہ بود   ہیچ بود ہر چہ بسوے اللہ بود

حکایت موسیٰ علیہ السلام کہ ہای ہمت او نخواست کہ جز بہا رہویت او چشم دو چشم ما رکند

گفت بزرگی نکلیم حق کای بہ بزرگی ہمہ را رہ نمای

بس نہ کہ گوش سحن آغاز دی   علعل رویت تحہ یار اردی

[1] تیر کے ریبانیہ ہوتے ہیں اسلئے ما وجود جاریروں کے اُسکا اُڑاں آدہا لمحی ہیں ہوتا ۱۲

[2] بحر [3] رہے [4] گرود [5] ساحت [6] ارسحاست [7] حراللہ [8] بس کہ تو

[9] کیا یہ کافی بس کہ حاسب ماری ہیں رہا ئی اتیں کس دیدار کی تمنا کیں رتے ہر ۱۲

این چه طلب بود درین کارگاه — وین چه ادب بود دران بارگاه

داد جوابش که چو کردم براز ق — دیده بینش همه خلق باز

چون نظر همتم از اوج بود — هستی عالم همه هیچم نمود

ذره آن دیده که پستی نداشت — هیچ رقم صورت هستی نداشت

گفت دل از همت عالی گرار — نیست ز هستی اثری هیچ جار

برد چو فکرت بجهان دائم کشان — یافتم از هستی مطلق نشان

خواستم از نیست کناره کنم — هستی بی نیست نظاره کنم

حیرتم از خوردنش چو برترید — تا در حیرت طلسم بر کشید

همت اگر تاخ زبر بوی گذشت — هر سر مویم ارنی گوی گشت

غیرت از انجاکه کمیں کرده بود — در ادبم دست در آورده بود

تا بجهان پایه بیاراستم — کرد بیکبار لطف لکن نیستم

آن ادبم گرچه بپستی فکند — بود هنوزم سر همت بلند

در دل مردانچه که غیر خداست — گر نبود نیست بهمت گداست

آنکه بهمت ز بر عالم است — در نظر او همه عالم کم است

همت خسرو چه بود زین نفس — کز همه عالم کم ازو نیست کس

۱ دران ۲ آن دید ۳ بینش ۴ نظر ، ۵ یہاں پر دیا گیا ہے بمقابلہ کرد کہ بہتر ہی - ۱۲

۶ درکشید ۷ برآورده ۸ چنان ۹ هستی ۱۰ من ۱۱ آنچه ۱۲ چه بود

مقالهٔ دویم در ... ظلال از مظلهٔ علم که مربوط است

بحبل الله المتین و استبعاد از مزلهٔ جهل که منوط است فی ضلال

مبین و افاضت علما را ... کار که از انبیاء بنی اسرائیل نمونه

اند و ریاضت حرونا کمثل الحمار بمثابت نعل و اژگونه اند و فرق

کردن عمامه داران زیر کلاه که برای بطانهٔ منعم کلاه انداز ند و

پرده داران زیر جبه که در ... تار نعمان را پایتابه

ظالم ... ساز ند

ای رحر دخیمه فراتر ر ده مُهرِ جهالت بدهان بر زده
فارغ ازان فن که رهِ مردم است گم شده در بادیه کان گم ست
ار بدِ ع... لم فراعیت نه در شبِ تاریک چراغیت نه
راه بیار جاه و توران ...[۱] ... تا چه دود مور لعر بال در[۲]
آنکه چراغیش نباشد براه در شب تاریک در افتد بچاه
چون بود مرد نداشت عزیز گاو بود چرمگس گاو نیز

[۱] پاپانهٔ [۲] حالت [۳] تا چه رود [۴] لعریل

سنگ خورد جاہلِ آلودہ سر | کو ئل سنگ ندانَد ز زر
آنکہ بزندانِ جہالت گم ست | ہست گدا گرچہ زرش صد خم ست
مرد کہ از علم تونگر بود | گر نظرش بر زر و گوہر بود
علم و درم ہر دو نہ بر ہر کس ست | از ہمداں راہ بمعاں بس ست
آنکہ بما بہرۂ روزی سپرد | دانشِ دانندہ ز روزی شمرد
خاتم وانگشتِ کہینش بس ست | آنکہ بزرگ ست ہمینش بس ست
عالم اگر جامۂ ندارد بشام | ق | جاہل اگر خسروِ روم ست و شام
گرنہ باِنہا و ہشوی پردہ دوز | چہ نبود درحقِ جاہل ہنوز
پس چو چنیں ست زرا با ہوش | عیب بود بر زرِ جاہل خروش
گرچہ کشد گاو جوال گہر | بار زیادت شودش نے ہنر
گاوِ فلک گوہرِ پروینش بار | چوں خرکِ زہرہ بود زیر زار
اے ہمہ از جہل چو در مصر خر | اہلِ دگر بار شد و اہلِ دگر
شملہ چو گازر کدہ آب گیر | سینہ تہی چوں سرِ تاخنص پیر

۱؎ ندارد ۲؎ بجز ۳؎ بر گہر و زر بود ۴؎ بدمشاں ۵؎ بودش
۶ ۸ خرک جس کو اُردو میں گھڑیج کہتے ہیں وہ لکڑی جس پر تمام تاروں کا زور رہتا ہے زیر بم مطرب کی آواز نرم و باریک یعنی زہرہ جسکو مطربۂ فلک کہا جاتا ہے اسکی آواز سہانی باوجودیکہ خرک پر تاروں کا بوجھ ہے اسکے برخلاف برج ثور کو پروین کے بوجھ سے کچھ فائدہ نہیں۔ پروین برج ثور میں ہیں ۱۲ ۷؎ زہرہ بود ۸؎ زیر زار ۹؎ سر دیا
۱۲ ۹ شملہ چھوٹی چادر۔ علاقہ دستار سر کا دوپٹہ۔ سر تا شہنا مترادف حقیقی ایک قاری کا نام ہے۔ لیکن ایک نسخہ میں لکھا ہے کہ ایک مطرب سرتاشحی کا نام ہے۔ معنی شعر یہ ہوئے کہ سر اور دوپٹہ تو آتنا بڑا ہے مگر سر کے اندر کچھ بھی نہیں ۱۲

اہل نگرد و نعامر ... نیقیه — حرلتو دارحل دیا فقیه
نیست چو دستارِ ترا مایه ہیچ — نه که نه یچی سرارین ہیچ پیچ
رشت لو دکسوتی جہل کیتس — نرہمه ماصدگرِ کرپاس ستیس
جہل سرت راچو نه یستی فگند — کے تو دستار دق مصری بلند
چون نه طیبی نه دلت حاذق ست — مایه مسراریٔ دق کال وُ ق ست
چون کسی ار صحتِ علّت کراں — تاکیت ار علتِ دق سرگراں
درچه که پوشی سلبِ ماقدا ل — جہلِ تو پوست ... یده نه گرددہال
جاہل و تلبیسِ شے ار حد بروں — حقه سپید استرِ رنگیں دروں
حبّهٔ علّتس مگر ... ل سر — حاره سر پرست و لطیفی ر سر
ای که بکسوت شدهٔ صدر جوے — گر ر تو پر ... مدچه گوئی بگوے
منصب بے مایه نه درخور بود — گر ہمه ور ریدیمیسر بود
ماب تو گیرم که علی مرتضیٰ ست — وه کتاراں ماب کلیدے کجاست
تکیهٔ جر ہست سا ... وبال — را مکه بود حاشش نصفِ نعال
ور تو میراث ر آبای خویش — ار ہمه برتر طلبی جاے خویش
آنکه بود وارثِ ... یمبر ... اں — حاتن کدام ست چه گوئی دراں
ار ہمه خویش کتاسیه را — مایه ملک نسبتِ دیرینه را

لغ یح ۵۲ الکہ قسم کال اس تتسہ ۱۲ ترحدہ حرں ۲ آنک ۵ غمکس ۶ علتی ۷ مامکں ۸ مصب

آن ... گر ... کهن و ... | در چو ... گشت ... او و زر ... ر
زنده بمردهٔ مشو ... ناتمام | زنده تو کن مردهٔ خود را بنام
زنده که از مرده فضول ... ست | مرده ... قبول ... ست
زنده کن مرده مسیحا ... ت | وآنکه دم از مرده برآرد خر ... ت
از گهر دانش ... خود ساز تاج | ... نه زر ... که گهر به ز عاج
از پدر مرده ملاف ... اجوال | گر نه سگی چون خوشی از استخوان
هست ز دانش در ... تر که ... | ... جاهل در کا ... تر که ...
چون ... جاهل درک اسفل ... | پایهٔ اعلی طلبد اجهل ... ت
... بهر ان ... بهر جایگاه | کاستن از ذل و فزودن ز جاه
... کمی ... بینا کار | دیده نه فربه شود و نی نزار
فائدهٔ ... لم ... خاص | ... از جاه و تکبر خلاص
سبق ... خود بینی ... | مطلع ... چه ... بینی ست
علم تو نور ... سیاهش مکن | شمع ... خانه جاهش مکن
مشعل ... کعبه ... گلخن مسوز | دلق ... از سوزن عیسی ... دوز
مرد که دانش ... آب ... | دست ز دانش ... آن ... شست
چون طلبد زاهل ... مقام | آنکه بود مقعد صدقش مقام

۱. راجویے ۲. سلف مرده ۳. سلف گمنام ۴. نه زار ۵. ... ۶. جاه

سرداراں شد شرف ہوتمند ‏— کش بشا ہد بصد ریلند
مصحف اگر بر سرِ یار کف ست ‏— سودِ سر و سودگی مصحف ست
مسرومحراب سر آے کسے ست ‏— کش سخن از دین و دیانت بسے ست
چوں رندار ہر رہ مدکرنصیر ‏— بوالعجبی باشد و ہنگامہ گیر
خو دیگرے کش وحطار ر بود ‏— واے کہ صد محمل از وکرلود
بہر بہار ... ہمسراں ‏— لعـ ... بیہودہ ریدچوں حراں
بیشکرے ماتش ریڈی جموش ‏— حیدر وں چوں نے حالی حروش
آنکہ مدا در رقمے بہر نام ‏— ہر رقیمہ کہ بود ناتمام
حقہ ریک مہرہ سالدرش ‏— حالی و بر مہرہ دو نگوید سحن
آنکہ تھی مایہ معاں درگرفت ‏— وانکہ بود پُر دم اراں برگرفت
حم کہ ز مالا ست تھی تا فرود ‏— مائے گرما نہ بود در سرود
عالمِ عاقل بسوال و جواب ‏— ہست بپاش چو لبیدن بخواب
حقہ کہ بیہودہ لبد ... بر سریر ‏— دیو مسلط بود تش سحرہ گیر
علم کہ از خواب سگالاں بود ‏— علم نہ کا فسانہ رالاں بود
علم حیاں خواں کہ نیں بندگی ‏— خوابِ تو باشد سر فندگی
چوں تو ے ارشاہد ومی حیلہ جوے ‏— علم نگو خوابِ پریشاں گوے

چند بود داغ نهان زدن | پس نفس از حسرت قرآن زدن
زشت بود زهر بلوز سینه در | باده و قرآن بیک سینه در
حافظ قرآن که خورد باده هی | کفر بود شستن قرآن بمی
علم که راهش بسلامت بود | بدرقه راه قیامت بود
خود وطن خویش بود سوختن | بدرقه را رهزنی آموختن
آنکه به تعلیم دل افروز دست | نیز بدوزخ سبق آموز دست
تیشه زدن اندر هنر آموختن | تخته از ما زد ز پی سوختن
شمع شب افروزی کاشانه را | نیز پی آتش زدن خانه را
خار کش سوزن پا آزمای | خار مکن سوزن خود را بپای
خامه مزن سوختن عامه را | آلت تزویر مکن خامه را
زرق مده رخصت نعمان مده | زیر ملک بیضه شیطان منه
بیضه کل مرغ بزیر همای | از نسب خویش بود بچه زای
شرم نداری که چو فرمان دهی | تیغ نبی در کف شیطان نهی
عالم یزدان بود از حیله دور | هیچکس از سایه نه بیند ز نور
حیله تزویر بجمل صواب | بو قلمو نیست برام الکتاب

ا افسوس اور حسرت کا کلمہ ہی ۱۲ — ۲ تخته زدن ... دهکش از سوزن
۳ منه — ۴ سیمرغ — ۵ کل مرغ ایک قسم کا گده ہی جس کا سر سرخ ہوتا ہی اور اُس پر بال نہیں ہوتے ۱۲ — ۶ بیزدان ذات هیچکس

این هنرها تیغ برآگه رود   رانکه بداندره و بیره رود

کس جهلا را کند حرج کار   حک بود بر ورق بی نگار

علم همان ست تحقیق و بس   کرده تحقیق برآری نفس

هرچه کنی گرچه صواب ست و پاک   هم نوی از ختم خدا ترساک

چون تو بداری زخطا نیز بیم   علم تو در دین خللی ست عظیم

ای رفته قله میان کرده چیست   ور نه تحقیق عمل پای سست

علم کز اعمال نشانیش نیست   کالبدی دارد و جانیش نیست

کالبد از بهر کله ست جواه   کنده بود کالبدی کلاه

آنکه سبق خوانده و سیه نامه گشت   خط کر [illegible] از خود همه علامه گشت

عالم بی کار سیاه دری   گرچه بصد حیله برآرد سری

سوزن بی رشته بود در اگر   صدره سر ریز کند پا بسر

کار نشاسی که زره ارکان یافت   داغ حسین یحیی اسفار یافت

قاضی بی علم بود [illegible] پیر   کو نه عمل دارد و نی علم پیر

بی عملی بهر خدای خود تش   عامل تیر کرده قضای خود تش

دو دیده چراغ آنکه نیارست خورد   گاه قصاد و [illegible] آشام کرد

و آنکه خورد دو دو چراغی درون   تیره و تاریک بود از درون

زاوه ژ بوه ژ ابس ژ کمر ژ علمای ژ انکار ژ حال ژ مدتش ژ رست

از پی یار میر ستم کیش را | محو کن صدق درویش را

حیله گرا زرکه مظالم کنند | شرع نبی سخرهٔ ظالم کنند

هر زره را دم نعمان[۱] دهند | کفر ملک را لقب ایمان دهند[۲]

وانچه که کار پریشان کنند | آنهمه از رخصت ایشان کنند

او فگند مال کسان در مغاک | شاه همه گویند حلال ست و پاک

در فن بوجهل کنند اتفاق | عدل عمر[رض] نام نهند از نفاق

هر بزه[۴] کو صعب و قوی تر کند | سهل نمایند که دیگر کند

ور دم تر دلش ابر زیر | در نفس[۵] از حیله کنندش دلیر

جامه پی صرفهٔ خلق[۶] کرده اند | از پی پوشیدن حق کرده اند

دوزخیان زلوک آب جو | در آتش ز پی آبرو

علم نه علم ست ببر اربار جاه | جادو[۷] از پی تسخیر شاه

خواجه بتکرار بسر ان ود[۸] | تا شودش خوکه به سلطان ود[۹]

بهرهٔ علم از در سلطانی ست | چادش عالم ربانی ست

ای سخن[۱۰] از کوفی و شیبانیه[۱۱] | چند ز خسرو[۱۲] و خاقانیست

میل تقبینقر[۱۳] و بغ امکن | تتماج[۱۴] اغر امکن

۱؎ نعمان بهند ۲؎ کنند ۴؎ بزه بفتحتین بمعنے گناه وخطا ۱۲ ۵؎ آل
۶؎ حرق ۷؎ جادویست ۸؎ دود ۹؎ هیں ۱۰؎ شیبانی ست ۱۲؎ حل تقین خسروی خاقانی ست ۱۳؎ تقبینقر ترکی ہی پرندہ کے گوشت کا شوربا۔ بغرا بغران خاں بادشاہ کا ایجاد کردہ ایک قسم کا پلاؤ۔ شلہ نرم پلاؤ یا چاول تتماج ایک قسم کا آش ہے ۱۲
۱۴؎ شلہ

دور زمیری که بود حیرہ حیر | اور تو آزاد تو ارشد اسیر

حکایتِ مشعلۂ بادشاہ کہ مشکلاتِ عالم بزبان روشن کرد در قلم جائزۂ احسابِ او گشت

یم تساں نکتہ تساسے ستگرف | پیش چراغ ملکے حوادحرف
ہردو چوگستند بہاں در لقاب | دیدیکے تساں سرگاں بحواب
گفت مدا ما کہ چگونہ است حال | گفت چہ پرسی رعدائے مال
گفت کرا اساں کہ ترا بود ریست | ماسترِ علم و مالِ تو چیست
رور شب و مشعلہ حالے کہ بود | قصہ سر دں رور و مالے کہ بود
چوں رملک حست حدیث چراغ | گفت کہ ستد تریم آں شعلہ باغ
سقِ معلّم رپئے ستادیم | گشت ز آتش خط آرا دیم
اوستدہ ارمتعلِ مس تافتہ | مس رحطش حرراماں یافتہ
جاہِ فقیہ ار امراے سفیہ | سو د امیرست دریاں فقیہ
خسرو اماں در اُمرا نیست حیر | سوے فقیہانِ حدائی گزیر
ارپے کفّارتِ تعظیمِ میسر | دیدہ ریاے علما ر برگیر

مقالہ سیوم در کمالِ کلام کہ مالکِ قلب ست و ممالکِ زبان

ا سے مشعلہ ۲ سعلہ ۳ سعلہ

مملکت تکلم که فضیلت جان است و فضل انسان به زبان زبان را باید و احتراق نیندوختن اگر بقدر حاجت اشتغال باید آید دهان را کار فرمودن

هرچه درین چرخ کهن ساخته‌اند　　قالبی از بهر سخن ساخته‌اند

لیک نیافت است بدو در زمی[۱]　　قالب این است که به از آدمی[۲]

هر که نه زین است که لبالب بود　　جان نتوان گفت که قالب بود

زنده بجز آدمی از آن نیست کس　　کادمی از ناطقه زنده است و بس

وان دگران جمله که تا زنده‌اند　　از طرف ناطقه نا زنده‌اند

پس چو چنین است سخن جان ماست　　وانکه بدو زنده بود زان ماست

ای تو[۳] دیباچهٔ عقل و سخن　　حرف بجز تو شده در خط کن[۴]

این خرد و نطق که زان تواند　　هر دو بهم رشته[۵] یک جان تواند

گر بخرد گنج نهان داده‌اند　　لیک کلید است زبان داده‌اند

کس چه شناسد که گفتار چیست　　وین دم جان را بنهان کار چیست

که سخن از غلغل آن درگیاست　　بلکه یکی از صفت کبریاست

۱ زمین　۲ آدمین　۳ بدو　۴ خطا دکن　۵ چو همشیره

داہ حق در دلِ گردوں پراں — وحی حدا دولت پیمبراں
دُرّے ارا ادارہ سقف بروں — گفتنے ار حد گو ـتن بروں
حلق ہفت اختراں یک ہواست — غلغلہ گسداریں یک نواست
نکتہ باریک چو مو در دہاں — لیک نگنجیدہ بہر دو جہاں
آدمی اندر ورع و زرق ارد — آدمیاں را زحراں فرق ازو
گوہر شمر ش ز رماں ہمہ — در گہرستں آب دہاں ہمہ
ای کہ کی تیرہ زلال حییں — شرم مداری ز دو بالِ حییں
لعمہ کرو سار شر شد تمام — مانگ سگالش کمی ار جوی حام
چند پاس در م افتی بہ رخ — پاس سخن دار کہ این شست گنج
الہی از صرفہ ز رمیہ کمی — صرفہ گفتار کن از میہ کی
گرچہ ترا زر تہ گوہر لیست — گرلجل صرف نگردد ہست
مرد کہ او تحـ ـمر نہ کار کرد — خرج ہمہ چیز بہنجار کرد
آنکہ سفر کرد بہ دریا فروں — صرفہ کند آب بہ دریا بروں
سرحِ سخن کردنت آید ملال — را نکہ سخن حاں لود و در رسعال
خد سخن گفت کہ چوں ست چند — خاموشی گنگ ساںگِ ملند
گفت نکو خالصِ لقدر کل ست — اول اخلاص نگہ کس قل ست

لا و دل ز د است آکی تیرہ ز رلالے ز وسالی ز آست ز مقدار ز و آنکہ ز د وں ز کردہ ز لنگ ز

لیک بباید دل باریک‌جوی | کو سخن فرق کند موبموی

شانهٔ مشاطه بود فرق‌کوش | مقنعه بر فرق زنان فرق‌پوش

فاخته چون نغمهٔ دلجو کند | بوم چرا بیهده کوکو کند

هر چه به هنگام نگوید کسی | خاموشی از گفت نکوتر بسی

گاهِ نوا سر زند از قوالِ پیر | بهر خموشی شودش حلق‌گیر

صورت که دندانه کشند در فغان | ارّهٔ دل باشد و سوهانِ جان

گر شغبِ غوک بود دلپذیر | چاه نگردد ز نفیرش نفیر

آنکه حدیثش به تمیز نیست | مژدهٔ دل در تنِ او نیز نیست

خوارِ مجاور که بتمیز دیر آست | گورِ تهی بهرهٔ تعبیر اوست

اهل هنر ور که عبارت نمود | بر ورقِ قلب خط خوش چه سود

لعل که آن راست کنند از دروغ | قدر ندارد که ندارد فروغ

نرخ ندارد برِ قالی‌شناس | قالیِ ابریشم و تارش پلاس

قول سه کس نیست بدینها روا | شاعر و قرعه‌زن و اخترشمار

لاجرم آن کز سه مکرم‌تر است | هر چه در آرد برکت کمتر است

نیست ز شاعر دم سیری درست | کز الهِ گرسنه اشباع جست

زان همه بحرش که در مثنوی است | برگذر قافیه حرف رویست

بجن ۲ زبان ۳ مرده ۴ قالی ۵ ابریشم ۶ اکر

وآنکه فلک سیر دو هم مالش نیست   قرص خور اندر خور دندانش نیست

ماهی به بحر ستش کم است   ماهی و ست - تن بحل ماهم است

کی کشد او سفره که صفر آن اوست   تخته حاکی طبق خوان اوست

قرعه زمان سیر کم اندر معاش   تا چه دهد پهلوی چوبی تراش

قرعه که گردند بفرمان اوست   کی دهد آنچه آرزوی حال اوست

اینهمه بار راستی کارستان   مرد دروغ است گفتارستان

پس در فتح است کسی را ندید   کش بود از راستی خود کلید

راست دال راست حدیث کاو بود   حرف برفت از حد حدول برد

آنکه شد از سخت سری داستان   سر بنهد اندر قدم راستان

گرچه کمان سخت خروی کند   پیش زه راست نگوی کند

سر چو سوی راستی آورد مرد   باد حوادث کلهش کژ نکرد

هر که به تن راست علامت بود   قالب توقیع سلامت بود

صدق حرا از راستی دل بجاست   تیر شد از کالبد راست راست

آنکه رگ راست براندام اوست   مسطر حرف دگران شد نبوست

مسطر گرچون نه کاعد بود   هر خط او مرکزی خود بود

بس که نه گفت همه بر قالب است   آدمی ار چون سخن غالب است

مرد که پوشید رسالت بکام   هر چه هم کرد رسالت تمام

پرده درِ اهلِ درم گشت حال — پرده درِ اهلِ معنی ماند مقال

دیدهٔ آهن هر که بگسل و بنهاد — پاره ز گل پاره شود لب نباد

وردِ زبانی ست هوا بگزا — خطا نه [illegible] قلم [illegible] نگاه

میل بود با دو زبانان دریغ — گرد و سرست نیست مزن گر دو تیغ

کارد که گفتار دو در هم زند — پشت [illegible] ریزشِ خون خم زند

مار که چون [illegible] پس ماند — از دو زبانی ست که [illegible] پس ماند

[illegible] گفتار مکن [illegible] — گرچه دل آویز جهان نیست هم

نکته که افزون نهش درست دو پای — گوشِ خر [illegible] که بسر کرد جای

قفل فگن درج دهان را برون — گم کن اگر ماند کلید [illegible] درون

گفت مشغولی ز سخن در دهان — پنبه کش از گوش [illegible] درنه اندر دهان

پستهٔ پر مغز نگوید سخن — گرچه دهان ست ز سر تا به بن

هست جلاجل بنظر [illegible] گوش — گرز دو [illegible] سنگ بفغان ست جوش

باز چو گنجشک دهان باز نیست — جای سخن در دهنِ باز نیست

بلبل از آشفتگیِ خود نگر — خرد زبان [illegible] بس شور و شر

---

۱ قدم ۲ حال ۳ با ۴ پیسہ - سیاہ اور سفید - ابلق ۱۲

۵ بیں ۶ تکیہ ۷ خر ۸ نکن ۹ کلید

۱۰ فغاں ست خوش ۱۱ دہن

هر که دهن باز بود غافل ست — تازه رخوابست و ملال دل ست

وانکه دل او ست خموشی پسند — خواه دهن وا کن و خواهی ببند

حلقه که در گوش کسان گشت جفت — باز همه بار حدیثی نگفت

مرد بود کم سخن و تازه روے — قهقهه در خندهٔ گلها مجوے

در لب آزاده نه بیم بود — پایهٔ سوسن نه بسیم بود

آدمی از غمزه بیچاره گشت — گر شنعت ز عذر یں پاره گشت

آن که کند گوش کر آوای او — باک کرا بود با رای او

خر چو کند بانگ بهمسایگی — معرسه آید تهی مایگی

کس نه کند از سخن نرم بیم — در سخن سخت ترسد سلیم

بانگ زند سخنی تند اگر — حرف خرد در دل حرف دگر

تیز مکن تیغ زبان در دهان — تا سر حلق ترا ناگهان

تیغ که او گوشت برد سخت ست — تیغ که از گوشت بود آن بدست

هیچ کسی زجر هم مایه نکرد — کاهر آن کار ریا به نکرد

خار که دارد زبان تیز تر — هم بخلیدن ستکد تیز تر

لیک نترسد زبان آوران — گاه جراحت ز دل یادران

۱ خواهی ۲ زبان ۳ تشنعت ۴ تشنعت معنی شور و خروش ۱۲
۵ که کند ۶ درزبان ۷ روتست ۸ اران ۹ یادران

خیره زبان زخم بجان می‌زند (۱) — خون چهد از بوسه که نشتر زند
از دل سخت است زبانها بجنگ — تیزی خنجر بود از خاره سنگ
ره نبرد سوی خموشان کسی — زخمه (۲) خورد مرد سخن گو بسی
در دل شه هندوی دزد از کمی (۳) — تیر زند بر سخن آدمی (۴)
هرچه لب است از سخن ره در است — جائزهٔ قد سمع الله در است
چون شنونده (۵) است خدا مو بمو — هرچه نیرزد بشنود آن مگو (۶)
نه همه لب را تو در اندوز باز — سامعه (۷) را هم ادب آموز باز
گوش منه بر لب عیب دیگران — تا تو هم انباز نباشی در آن
راه مده هیچ خسک (۹) را بگوش — ور دهی از پنبه دهانش (۱۰) بپوش
خاصه (۱۱) هندو که بلا گوش اوست — فتنهٔ پنهان به بنا گوش اوست
نیک شنو باش ز گوش سری — بد شنو آن گوش که شد سرسری
قطرهٔ نم در صدف پاک جرم — در شود (۱۲) اندر صدف نزهت اکرم
هرچه رسد پر حسد اندر آن اگوش — زود گمارند بد چشم هوش
سمع بزرگان به ادب شد دلیل — ورنه چه چشم بود گوش پیل
ناشنوائی است دلیل کری — گوش گران است نشان خری

۱. چیره — ۲. زخم — ۳. کمیں — ۴. آدمیں — ۵. شنوند
۶. بشنود در مگو — ۷. سامع را نیز ادب — ۹. خسے — ۱۰. دهانش
۱۱. خاصه — ۱۲. شود

هر که بخل بشود از عیب کس — خود شود اندر حق خود عیب کس

گرچه بر خنده زند مرد دل — او هم از آن خنده شود خنده‌زن

یا به تو یا به گوے تو به نستر — یاره گنگان و کران گیسه‌رو

آن که دارد دهان انگبین — گرد هراز دست ترا مت مبین

گشت بات جور ترفتی درشت — ترت حلاب چه سود مشت

کام وزبان ارند خاص ست عام — نه که زبان را رسانی بکام

لوت که در گرد رباط بود — توے اگر آب دهات بود

لیک هر آن مرحله کاگسده تر — هر چه تو بید تو دگسده تر

میست چو هیچ آب هات پدید — ماند سا چار رباط پلید

سے همه گفتار را آسان خوش بست — هر چه پسندیده بود آن خوش ست

گفته که تعریف‌تس ماند سں — لحن بود رم مشه سلے سحن

میست چو ار رندهٔ معنی فنزرع — خیند توان دکلمه یوں شکیع

حکایت عثمان داری ابراهیم ادهم از جولان بیهوده

راه رفتے کرد را دہم سوال ق کا- رکرده تند میدان حال

ز۱ ارچه رود ز۲ گیر دود ز۳ درست ز۴ رمات ز۵ مانده
ز۶ ر ز۷ رمزیق ز۸ کلمه

صحن فلک در ته پایت پستی — این دو سه دم آخر بجا بنشستی

خازن گنجینه نه گره کرد باز — راز برون او ز صندوق راز

گفت از آن رو که زبان لال ماند — داشتم از بیهده گوئی نگاه

درج دهان را بگشادم ز بند — جز بحدیثی که بود سودمند

زین همه راهی که سپردم بیار — این علم از شد بجهان آشکار

گفتن بی فایده ترک حیاست — قول موجه صفت انبیاست

خسرو از ایوان تو برگشته روز — تا کی ازین پرده درائی هنوز

زین دهن باز نه ای شرمسار — گر ز خدا نیست ز خود شرم دار

مقالهٔ چهارم در تمهید بنیهٔ وحدت ربانی و تثبیت ابنیهٔ خمسهٔ مسلمانی اول شجرهٔ طیبهٔ شهادت که فرع آسمان آخضر ثمرهٔ جاودانی بر داشتن و دوم اقامت ستون نماز که عهد دین بهشت بر ارکان آن افراشتن و سوم از زر و سیم فرکا زکوة کلید بخاره ساختن و در بهشت گشادن و چهارم از روزه ماه رمضان مهر بر در دوزخ نهادن و پنجم بسوی کعبه بار بستن

را بعلم

کہ من دخلہ کان آمنا راہ بردم تن وی امان اللہ

وعونہ وتوفیقہ

شرح اساس ست کہ ایمانی ست	ہر یک از ان حصن مسلمانی ست
ہر کہ درآمد بہ عمارت بہ ساد	مایۂ خود حملہ بعمارت نہاد
اوّل از ان حملہ شہادت شناس	ہر الفش ہمہ سعادت شناس
لائے شہادت کہ توحید خاست	دو کشش او دو گواہ در راست
لا چو بہ وحدت در الّا ردہ	ہر چہ جز اللہ ہمہ را لا ردہ
این دو کتابت کہ دو عالم درست	سہل مبین کانچہ جز این ہم درست
ناگہ ما را چیستہ و تا می رود	قامت او ہم بہ سما می رود
پاک درختے رسما تا زمین	رشتہ رسی تا بہ عین الیقین
ہر ورقش جلد مجلد شدہ	نامے از اللہ و محمد شدہ
دیدہ عقلی ز برش ما یہ	سدرہ و طوبیٰ ز سرش سایہ
شعبۂ او بر فلک برتری	میوۂ او در آن دو ماعی بری
رحمت چو در سایۂ شاخش بہی	میوہ بیابی رشہ الّا بہی
کلمہ شہادت کی ارحق بدید	کوست گواہے و کلی ای تہید

ز آن ز او ز ر ز تار — عشہ آنی نامی وسرکش ۱۲

ز کو تو گواہست کی الا تہید

بین که گواهی چه موجه نبشت[۱][۲] | آن که بقبله شهد الله نبشت[۳]

امر دوم در همه ایام خویش | تو پنج فریضه است بهنگام خویش

هر که قوی بازو ازان پنجه گشت | گردن شیطان زکفش رنجه گشت

حبل متین کامت محتاج یافت | از پی این کنگره[۴] معراج یافت

پشت کمان[۵] ابروان کن درست | کین حد قوسین معراج تست

شرم نداری که ترا حی پاک | خوانده بمعراج[۶] و تو خفته بخاک

هر چه بدهر آدمی است و پری | نیست مگر بهر پرستش گری

ای ز بطالت چو فرو مایگان | چند خوری نعمت حق رایگان

وحش و طیور ... که چرا خوار کرد | سر که بخورد نگونسار کرد

قطره آبی نخورد ماکیان | تا نکند رو بسوی آسمان

جسم و جماد ... که بکوه و دره[۷] اند | هم بزبانی بتعالی الله اند

سنگ و گیاه هم که تو بینی خموش | غلغل تسبیحشان[۸] است فلک را بگوش

وان که پری خارج حیوان شده است | هم بپرستش همه تن جان شده است

وان که ملک[۹] پایه ترتیب یافته | برشدن از رتبت تسبیح یافته

چرخ هم اینک[۱۰] ز پی شکر وجود | هست همیشه برکوع و سجود

(۱) چه (۲) نشست (۳) نوشته (۴) کنگره (۵) کمان دار
(۶) بمعراج تو (۷) دراند (۸) شان هست (۹) فلک (۱۰) هم آنکه

جمعِ کواکب که چنان می روند — هم بدرستش سجده کناں می روند
آتش و بادے که دریں پرده اند — هم زپیِ خواهش ما کرده اند
وآں[۱] سگلے کاں ته آسوده اند — هم سرِ طاعت بزمیں سوده اند
خلق همه بر در دلدار[۲] خویش — هست پرستنده بمقدارِ خویش
آدمی ست آں که بعظمت[۳] کم ست — دیو دل ست ارچه تنش مردم ست
آں که سجود بزرگیش کم بود — مانند ابلیس بر آدم بود
کسوت اسلام در اندام چیست — قوت اسلام[۴] در اندیشه سست
حلیت[۵] و کسوت و تن دیں کیست — سایهٔ طاؤس نگاریں کیست
کهنه گلیمے که بتاری بود — زاطلس نو به که بساری بود
جامهٔ اسلام بر اصحاب ریو — نیز فرشته است ملکس زاں دیو
ایں نه لباس ست که تلبیسِ ماست — وآں[۶] نه خیال ست که ابلیس ماست
راکع و ساجد شده تن چوں هلال — بوده زباں مشرق و مغرب خیال
هوش بمیخانه[۸] و تن با خدا ی — واے ازیں[۹] طاعت آلوده واے!!
سینهٔ دل خوانده تو دل را امام — ورمی آلوده دروش تمام
چوں بود آں[۷] سینهٔ اسلام چوں — کآید ازو نحیهٔ شیطاں بروں

۱ ازاں ۲ دلدار ۳ بعظمت ۴ اماں ۵ حلیه ۶ دیں ۷ ازاں
۸ میخانه درو ۹ دریں ۱۰ بدیں ۱۱ ایں

سنگ تو در دین بود ار آن تو آر | هر طرف شیطان شکنی صد هزار
نفس که رویش[1] نه مسلمانی است | خط او حکم شیطانی است
دور زن نفسی که چو آهرمنان | دم زند از نفس[2] مطلق عنان
چند توان ساختن این دیو لاخ | زانچه مجلس دیوان فراخ
پاک دل ... با دلبران بود | مرتبهٔ ملک سلیمان بود
پاکی آن مومن پاکیزه خوی | کار نمازی دهدش آبروی
قطرهٔ آبی که چکد ز آب دست | دست نه بود بر جگر تو است
گاه وضو شستن دست آمده | موعظتی می کند از زیر پرده
کاوری آن دم که بدرگاه روی | دست ز آلایش باطن بشوی
مسح سر[3] آن گونه مکن سرسری | کار ز سر بگذرد از تری
پاک چنان شو قدم روشن است | گز تری آزاد بود دامن است
شد گل سر شوی چو پاکی[4] فزای | گرچه که خاک است بسی پاک جای
سهل بود ز آب[5] که شوئی برون | آب چنان جو که بشوید درون
پاک شو و راه خداوند گیر | گرچه پلیدم ز من این پند گیر
تختهٔ پیشانی خود کن نگار[6] | تختهٔ خاک از پی روز شمار

[1] رویش نه مسلمانی   [2] تعبیه   [3] بر   [4] چو بپاکی   [5] سهل بود آب
[6] نگار

تا نسود ناصیه در سجده خاص | کے تو دارناصیۂ گیران خلاص
نقش الٰہی ست بلوح جبین | بر در مخلوق منہ بر زمین
وائے کہ تا جبہ چو افسردگاں | سجدہ کنی بر در این مردگاں
اے کہ گزاری سجادہ نماز | سجدہ نیاری کہ بدار دحواز
رتبت نماز کہ ریاست اوست | مرتبۂ دیو در ارکان اوست
گشت ستوست چو ز دیوک تہی | سستی آں سقف کہ بر دی نہی
ایں ہمہ جاے ست کہ فرصت نماست | ہر چہ گزاریں ست چہ جاے رجاست
اے ہمہ در جمعہ و عیدت نماز | کے بود آنت ز درِ بے نیاز
شمع خطیب ارچہ کہ محراب ست | کند و سر افگندہ ز بے آبی ست
آں کہ بدار د دلِ اسلام خوے | ہست بہر جا کہ رود در رود
ہست چو زر د آئینۂ ہندواں | شرح درو دیدنِ وچوں تواں
سینۂ مرد ست نماز و نیاز | زں بود از عذر زنی بے نماز
تن کہ بطاعت نہ بود نور دار | عذر زن است و معذور دار
نیست نماز آں کہ کنی بے خشوع | در دی ارکان بسجود و رکوع
سجدہ نہ ماند کہ برد بر زمیں | رخصتِ مرغ ست کی دانہ چیں

۱ ناصیۂ سجدہ ۲ بود ۵ مراد از رستگاں عذاب ۳ بداری ۴ برخود ۵ فرض
۶ آنت بدر ۷ کہ بود ۸ مرد است ۹ دور ۱۰ تو

تو بچنین چیدنِ دانه زخاک ، کی پری اندر هوای مرغانِ پاک

کن به نماز ... همه ارکان درست ، تا ... شود خانهٔ ایمان درست

ساخته کن ... از ارکان سرا ، بو که دهد شمعِ حضورت خدا

یافته اساسِ دینِ خویش به راز ، محکمی از پنج ستونِ نماز

سو ... عمارتگهِ ثالث ... خرام ، وان همه بنیاد ز زر کن تمام

سدِ ایمان ... ز سیمِ زکوٰة ، دو ... درم کن ... مهلکات

مال کز احسان ... وی ، پنج زد ... زکوٰةِ وی

آن که زکوٰة دهد ... بی شک ، کمتر از آن ... از چل یکی

خواسته ... خواسته داد ... خدا ، وا ... که تو خواسته ... ندهیش-وای!!

زانچه نصاب ... ، فردِ ... ده

سوخته را درمِ خویش ... فرست ، مهر بدر وازه ... فرست

چون سه بنا یافت ... قیام ، قاعده ... آمد صیام

روزه کرم نامهٔ روزی ده ... ، نامه که حرفش انا اجزی به ...

ماهِ نورِ روزه که گردد پدید ، ق ، گه چو ... غرّه گه عینِ عید

کرده اشارت ... ابروی که صُم ، وز دگر ابروی اشارت که قم

ل۱ بزمین   ل۲ نجاک   ل۳ شود   ل۴ سیم   ل۵ زر کن

ل۶ تات بود روز قیامت نجات   ل۷ احسانِ کوت   ل۸ وانچه   ل۹ روز   ل۱۰ همه   ل۱۱ خم

صایم ایں مملکت دیں ورا ے — مشرق بند آمد و مغرب کشاے
عید شدہ تحفہ شہرستان ار — جاؤش جواں آمدہ بانگ نمار
بود چو منبر رہمہ سالت شکم — کم رمی کت بود ایں پایہ کم
یار دہ تہار شحمت بوتناک — کم زیکے تہر کہ داریش پاک
رشت بود دل حسل ارتن شدہ — عرش حدا در حیم گلحن شدہ
چرح تراہی پرشرف ساختہ — تو تن جود دیگ علف ساختہ
کعبۂ مسجد کہ تہ ارمال ساحت — تیر کش منبر پیچال ساحت
چوں تن مردم رکیاست پرو — کو جوحراں مار سحاست برو
گرسگی کاہل شکم را ملاست — راست روان راتہ صلاست
گر تو سعیدی رعم باں مال — سلسلہ بر مشتری آمد و بال
رورہ کہ جو رشید وے آتش وست — نور وے ایک سیر آتش ست
بادیت اندر صف دیواں شکست — تیر حطا کم زں ارین ستم شست
واں کہ حطا کر دیکے را رحاے — سہم ردہ گشت رشست حدا
چارہ نہ بایست جو یابی تمام — را دحلال ار رہ بیت الحرام
ریش کن آگاہ بصدق الطریق — سدگی حضرت بیت العتیق
کورنہ۔ نورِ صفا را سیں تو — لنگ نہ۔ راہِ حدا راسیں

۱ درتہ گلحن ۲ کے جوحراں ۳ کن ۴ تاکہ ۵ بیتہ کن ۶ بصدق وطریق

گر تنِ بیمار بود گوشه گیر — در دلِ بیدار بود توشه گیر

خیز ز دریا و بیابان مترس — تشنه برو غرق شو از جان مترس

ز اشکِ ندامت گهر افشان بیا — ترویه ده به نجیب مانِ عزیز

لیک صفای تو گر از می بود — دم زدن از راهِ صفا کی بود

کوی تبان و دلِ ظلمت پناه — بیت حرام است بس و سنگِ سیاه

مسجد اگر هست مثل پیشِ در — از پسِ سالی رسی آنهم مگر

در همه سالت نبود این هوس — جز تراویحِ نخست تین و پس

آن که دو گام ره سالش بود — در رهِ یکساله چه حالش بود

حکایت حاجیی که در راهِ حج هر قدم نعلین کرد و برهنه که از پوست سینهٔ خود نعلین راه ساخته تا

کعبه روی دید ابدق ثبات — برهنه همی را بره سومنات

جان ز دمِ شوق سماحت کنان — خاکِ ره از سینه مساحت کنان

خستگیِ سینه براهِ دراز — از سرِ دل پوست همی کرد باز

گفت بدو عارف خونخوار رجا — کین قدم آخر ز کجا تا کجا

برهنه‌اش گفت که سالیست بیش — کین ره از اینگونه گرفتم به پیش

اعتبار زن چو زن زمزمه زن اگر

گفت میوتسده که چون یابی بهست | سینه چرا داری این گونه ست
گفت چو دل در ره ست باختم | یا سر مش سیر در دل ساختم
ا که رست طعنه بد دری | هم ر د آمور پرستش گری
گیر که تیرش به نشانه خطاست | هست یکیش کز خود تیر راست
سستی آن گز زردی دیت | کو کزی ماند یکیش درست
هر که درین کیش ار و حم رفت | راست لسند تا کهد مهت
تیر که در کیش کمانش بود | عاقبتش تا به آتش بود
خسرو من کوش به تیر صواب | تا نشود ترک خدائی خطا

مقالهٔ پنجم در تقویت تقوی و جهد جهاد اکبر و اقوی و تطهیر نفس از لوث شهوت و تذکیر جمع در احیاء

سنت و جمع ماعت

ا شده بازیچهٔ دست هوا | کرده روائی ره ناروا
هندو مال این چه پرستیانی ست | ترک خدا این چه مسلمانی ست
هیچ کس از خود آرا نیست | هیچ دلی را ره خدا یاد نیست
ریح طیبان دلیل ست دقص | مرگ نویسیده ناطلاق وقص

ا او ا این حم رفت خطائی ر هولے ارشاے احمل در اطلاق

به گهر خلق که کان میکنند — گزنگری هر همه جان میکنند
در عرضه کوش کامانه بود — کوشش بی سود زیانه بود
نامه چو از آب نویسی روان — شسته شود هم بنوشتن روان
هر که به پرهیز بزیر دنصیب — از پی داروی نه رود طبیب
هر که نه بیرد غم دل خویش را — ساخته شو گو غضب پیش را
سرمه چو هموار نه ساید کسی — چشمش از آن سرمه بگرید بسی
مرد نه از چربی طینت نکوست — نور تن از مغز بود فر بپوست
از گل چرب ارچه که باشد چراغ — کی زید ار نیست ز روغن فراغ
تا نهد پرتو اسلام نور — کی شود از جبهه سواد تو دور
زهد برد فسق تن مایه را — خنجر خورشید برد سایه را
لورشه چو پرشد بهلاکت کشد — آری چو بگرفت بخاکت کشد
خیز که از بهر تو کردند پاک — قبله گردون و مصلای خاک
چونکه زمین سجده که روی تست — چشمه خورشید زمین شوی تست
کالبد داد خدایت بدرست — سستی جان که گزارش سست
زانچه خدا داد نوا کم مباز — پیش که آن داده ستانند باز
مرده نه دست بکار بزن — درمنگر دست تو بار بزن

۱. چون ۲. نیش ۳. حیله ۴. بد ۵. پاک ۶. چون ۷. بزمین ۸. جانش ۹. آنچه

هیکل آسوده بکاری درآر | پیشترک زان که نماند بکار
جان و تنت را پی دین داده‌اند | بهر پی کاری ست که این داده‌اند
داروی است اندرون تن بیار چیست | گنده . تیشهٔ بیکار چیست
تیشهٔ تو ساخت[1] بسی چنگ و نای | کم ز یکی تختهٔ حرفی جدای
در عملی کوش که پاکی بود | کز عمل بد همه هلاکی بود
کار چو بیش است بجهد[2] ای جوان | جهد[3] بکن یار اگر می توان
نیکوئی آموز بهر مایه کسی | زانکه بدی هست جزا داد بسی
آن که بدم داد دل مفسد خوش است | آتش نمرود و دم کرفش[4] ست
آن که در افگند بدریا لعاب | تا چه فرو کرد بدریا ز آب
لیک پسندیده شد[5] صبح و شام | عرق شد[6] ز قدح می مدام
رحم مکن دان دل مفسد بزور | بر سر چه رقص کنان موش کور
دل چو مسیحانه گراید ترا | خر مع و مطرب که ستاید ترا
گل چو نو پیرایه بستان بس است | بلبل اوحدی بستان بس است
چیست شراب آب تر آمیخته | نقل نمکدان نمکش ریخته

(۱) ساختہ نسخہ (۲) بجہد (۳) جہدی (۴) کرفش سب نسخوں میں ہے لیکن کرفس اوجھڑی کو کہتے ہیں وہ معنی یہاں نہیں بنتے۔ کرفش چھپکلی کو کہتے ہیں اور قصہ یوں مشہور ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ جلوائی تو اور اسی قسم کے جانور گرگٹ وغیرہ نے آگ جلانے کے لیے پھونکیں ماریں۔ اور مینڈک نے آگ بجھانے کو پانی ڈالا۔ اسی قصہ کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے ۱۲ (۵) شده (۶) ۔ برابر (۷) ایک نسخہ دگر

خوردن مُهر بدی راست نیست — وان که بدش می‌خورد آن خودتر

بود برش هم زن مارعشه‌دار — لرزه آواز بد و گفت یار

کفشگری چست هم کهن می‌گزید — بو[illegible] دهن گشت بدانش فزید

مست بجز مسخره هشیار نیست — مسخره دیو شدن کار نیست

خلق و تواضع که زمستان بود — شعبده باده پرستان بود

تلبیت می کش نبود بوی طیب — دیو دلان را بود از وی نصیب

گل که ز خضرا بر دمن [illegible] — بوسه شد از گلشن دیگر دمد[1]

خانه خالی که پر آلودگیست — [illegible] کس دجل را ز وی آسودگیست

مست بجمها کند آشام [illegible] — پاک هم از بوی وی افتد بقم

جان مگس هست نم پارگین — زهر بود بر مگس انگبین

پای بلرزد چو بسرمی بود — مستی و ثابت قدمی کی بود

شره بازنا تیره کند رای را — شاهد وی سست کند پای را

شیشه می کوست کحل فساد — چیست کزان ام خبائث نزاد

هر سمن و سرو کز آن آب یافت — نرگس خود بسته از آن خواب یافت

هر که بکام این قدح از شست ریخت — آب هم از روی و هم از چشم ریخت

رشته چو بی آب شد آزردنیست — پشته چو بی آب شود مُردنیست

---

۱ بران ۲ بود ۳ بتید ۴ فتاد ۵ گرد ۶ آن

گاہ جوانی مسگر تاب خویش — رُود رود سیل ز یار آب جویش

قطرۂ کار لیت در تست تو ریخت — گوہر ہمار مہرۂ لیتِ تو ریخت

گوہرِ سلکِ تو چو رفت از میاں — مہرہ مخلل تو دار ریسماں

نقشِ تر احوش توئے تاب کرد — لطفۂ تو حوصِل ترا آب کرد

مشت مدار بودت میل زیست — چند بر انگشتِ تو در عقد بست

مشت کہ از عقد تو مگر بود — شست و سہ از بیست در دل تر بود

چند بود ماسہ توان در اشت چند — مشت عقدِ بود و سہ بند

مردم از شہوت آمادہ زد — زاں گرہ ہیچ نہ بر مادہ زد

مردی آں مرد کہ کم جوش کرد — ہر دو گرہ بر زد و خاموش کرد

مرد نہ آں ست کہ زشہوت بزیست — مرد کسے داں کہ ز شہوت بزیست

طفل کہ ماری دہد ش دست لوت — در صف مرداں بہ ملاعت لشست

مرد کہ تو تابعِ دیں سازیش — اوست کہ شیطان بلد ہر بازیش

زر دخواہی زر ربار و برا — پردہ فکن حیت م بار جو برا

ز ہم ار عہ یہ تین شعر عقد انامل کے متعلق ہیں میں کی شکل یوں ہے کہ ابہام کا سر سبابہ اور وسطیٰ کی کہائی میں رہے۔ یہ خاص حالت کا نقشہ ہوتا ہے۔ تریسٹھ کا عدد یہ ہے کہ انگوٹھے کا سر انگشت شہادت کی دوسری پورے کی لکیر پر رکھو اور خنصر، بنصر، وسطیٰ کو بند کر لو اس میں علیحدگی اور ترک پائی جاتی ہے تراوے کے عدد سے تمام مٹھی بند ہو جاتی ہے۔ اس طرح کہ انگشت سبابہ کو ابہام کی جڑ میں گول کر کے ملا لو اور باقی تین انگلیاں بند کر لو۔ باقی معنے صاف ہیں ۱۲

لا گرار لا نود لا دو تر لا نود

دیده بود مهره‌کشِ دل بعین [ل۱] | نرد نه‌چین بدنگر از کعبتین

رسمِ سگان ست بهر سو نگاه | شیر سر افگنده خرامد براه

آن که بچه رشته کشِ زاهد ست | جعدِ غلام و زنخِ شاهد ست

کند بود گرچه که دندانِ گرگ | هست زبانِ بره سوهانِ گرگ

چشمِ پلیدی که ز پاکی پرد | بی بصرست آن که فریبش خورد

پخچ که شد غمزه زنی سازِ او | کور بود آن که خرد نازِ او

دل مکن از شهوتِ آلوده شاد | خیره بده نفرتِ جوانی بباد

سخرهٔ ملائکه مطلب کارِ سلیم | بافتی [ل۲] از سبلتِ شیطان گلیم

تا کندت از رخصتِ دیوان شمار | وقتِ عزیمت نرسیدت بکار

گر بعزیمت نه دولت خون شود | دیو تو لاحول که بیرون شود

هر که درین زاویه ابله‌وش ست | فسق مر او را [ل۳] بگمانش خوش ست

زنگیِ ناخوش بعماری درون | حور شمارد عزبش [ل۴] از برون

صندلِ هندو که به پیشانی ست | غالیهٔ مهر ز شیطانی ست

این چه زمان ست که در هر طرف | هست بفسق اهلِ جهان را شرف

هر نفسِ کارِ گنه پیشتر | خواریِ دین باشد از این [ل۶] بیشتر

ل۱ مهرهٔ دل‌کش بعین ۱۲ ۵ مهره‌کش - وه شخص جو غلط کسی دوسرے کو مہرہ سے جلاوے - ۱۲ ۵ پیچ اور پخچ - دونوں مترادف ہیں ایسا شخص جس کی پلکیں گرگئی ہوں اور اس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہے ۱۲

ل۲ یافتی ل۳ دبھ بلوث - بلونِ ل۴ عزبش ۵ عزب - مجرد - کوارا - بے بیاہا ۱۲ ل۶ زین

آں کہ بقرص نکند کاہلی | متقی اش نام کند ... لی

بس کہ شد از کفر جہاں پر ز دود | آں کہ شرار است چراغے بود

کرم شب افروز تمام چو زاغ | دود بود آں کہ بباید چراغ

یکی سیارہ کہ تاریک شد | پارہ نور رشتہ تاریک شد

ولے بیکبار کہ صد بار ولے | دین ہمہ گرا ز مسلماں ما

دعوی دین و دل بے ریا پاک | حد مرد بہیدہ بر دین پاک

دیر لباس جامہ بر انگشت | دار کری آتش ... را انگشت

دور ز سوز رندہ شتا از عالم | بس بود از گریہ محرم مے

دود گناہت چو سیہ کرد | رحمے بیہ آب دیدہ تو

اے ہمہ پرست گرات زیست | نام مسلمانیت از ہمہ جیست

بیا بی از لعس بہ از نام زشت | ریور طاؤس بہ اندام زشت

آں کہ تنگ از شرع و از تر زدہ است | اللہ و یارب کہ زند عرہ است

رشت بود از عرِ کاہل ستیر | غلغل تکبیر ز دوں در گریز

مندوے تا کہ کند قبلہ راست | راست چو در قبلہ ساشد بہاست

دین چو تجارت بیند ... مرا | ہر چہ کی دست نہ گیرد ترا

گر نکہ بیکند رہ تیر آب | رفت آتش ہم از ان آب

اش کہ تا نامہ بدستت نہد | چون تکس نامہ شکستت دہد

لا ہر کہ ... سور رندہ کہ ... بود ... کر میں

نامه چه خوانی چو به پیچی روان | هرچه بخوانی و به پیچی مخوان
تا دلت از ترس نه لرزد چو بید | مغفرت امید مدار از امید
خوف و رجا هر دو بایمان زند | نور و دخان هر دو بقرآن زند
گر بریاضت [illegible] جولان سرت | رخش برون تاز که میدان سرت
تا علم [illegible] بیا ز ورت | گنج دو عالم [illegible] از ورت
میوه حالت [illegible] شاخ شرع | تا نگشی [illegible] تیں از اصل و فرع
طرح درین [illegible] انه چه افگنده | خیر در خواجه [illegible] زن ار بنده
علم گرت [illegible] نیست ذخیره زیس | فاتحه از سر [illegible] ملاص بس
در بود [illegible] علم و عمل هر دو خویش | پرتو [illegible] شمع زد و شعله بیش
عید که در جمعه [illegible] باشود | نور دو عید [illegible] که یکجا شود
از تو که رحم [illegible] طلبی می کند | از [illegible] رحمت [illegible] سبب می کند
ورنه در آن در که نه ملک اندکی | کرده و ناکرده به پیشش یکی
گرنه بهانه [illegible] بحر کرم | از عمل ما چه بیش و چه کم
تا که خرد مهره رخ [illegible] تیغ | تا چه برد آرزه پا [illegible] ملخ
باک نداریم ز خشم و عتاب | کار چو با دست [illegible] ز حساب
بس بود از [illegible] خطا و صواب | جائزه ان علینا [illegible]

ا کہ [illegible] حالات [illegible] فاتحات [illegible] بیش [illegible] بود [illegible] رحمت [illegible] بحر کرم

گرچه عمل بی قیاس عطاست — هم ز عمل دست کشیدن خطاست
کار کن ای دوست گزین کشته را — تخم عمل راست بر سر مستمار
ور عملت زی جزائی سزاست — آن که خدا می‌نگرد هم جز است

حکایت زاهدی که از جمله مزد طاعت بدیدن حق تعالی قناعت کرده

زاهدی از جوان صفا توبه گیر — گفت ز دعای جهان گوشه گیر
تند ز بهر سجده پیشانیش — خاک زمین صندل پیشانیش
تا به دو سال زین داوری — داشت ز توفیق خدا یاوری
صبح دمی صبر ز صحرای دشت — سوی جهان جانب بازار گشت
گفت ز علمی که مرا داده‌ای ق — معرفت هر دو سرا داده‌ای
می نگرم کاین عمل صدق را — می نکنی دمی به دیده خدا
پیر ز حالت چو کلیم برگفت — آتشی از طرف افتاد و گفت
گر نه پدید ز من هیچ کس — آن که نگه می کند آنم به بس
من عمل خویش کنم بنده وار — آن که خدائیست مرا هم چه کار
خسروا گر دین طلبی کار کن — طاعت یزدان کن و بسیار کن

۱ دریں ۲ رسیے ۳ درلے ۴ می سگفت ۵ ریرد

کن بکن بیرون بهر گونه ستی — آن چه نیز ترد به پذیرفتنی

مقالهٔ ششم در شکر صوفیان صافی نو شکر

ای نوشانیدن ازرق پوش گام گزاری پیش قدما

خطوتین قدم او گرفتاری با درگل ماندگان طبیعت

کالحمار فی الوحل و بزرش داغداران فگوی با بابا

و افرازی جم کمداران بر ماسوی الله

ای قدم اندر ره مردان زده — هفت در گنبد گردون زده

بر نزدی یک قدم از جای خویش — تا نهی بر سر خود پای خویش

خاک شو از بار لکد چون گیا — تو که رسی بر فلک کبریا

لنگر آرام بیک گوشه نه — راه بلا را نه رضا توشه نه

زنده مخنث علم ساز کن — بر سر ایوان فلک تاز کن

تا بسماک کوس الهی زنی — دبدبه نوبت شاهی زنی

باز نه داند زره بلبل — صیت تو زآواز چه بلبل

نام تو زان مرتبه کافزون کنند — غلغله در گنبد گردون کنند

لا برنزدی ۱۲ برد و جهان ۱۳ زانده ۱۴ بارکن ۱۵ فلک باز ۱۶ بداند ۱۷ صیت تو آواز ۱۸ زنند

گاه وعاد صف مردان مرد　　نام به بردآن که حد سگی خورد

طبل که سوراخ کند تش سوست　　بهر بردن رفتن آواز اوست

تا نشود خسته نصد جا دلت　　نور دقایق نشود حاصلت

چهرهٔ سگ اربه کی گو نگو　　دانه کجا شود و شود خو نخو

خواجه که صد مضمضه از می کند　　وا [illegible] که آشام بلا کی کند

هست بسی صوفی تیمیه پوش　　کش برسد بانگ موذن بگوش

چون رمیش دور بسلطان شود　　تند بمحراب [illegible] شود

شب بره در قبله چرد یرفسوں　　صبحدم از بانگ نماز خرد بیں

زاهد خشک ار سلئ اندام تو　　گفت به سدار [illegible] بکسان آرد

گر تو بمحراب شوی آب جوے　　رو عن [illegible] شود آں آرد

هرچه در آلودگی افتاد پاک　　نیش لطرها نبود تاساک

دیدن خورشید که توان تاب　　بس که توان دید تیرش در آب

رفعت آن آلوده سنا دعا　　نیست نماید [illegible] آسمان

گرفن مردم نفسا دست زرق　　را آدمیان تا ملایک جسم فرق

مصر بدیه است لطرق اند کے　　معرب و تمام ست معنی یکے

[illegible] حقایق [illegible] که [illegible] عارف پوشیده [illegible]

[illegible] که ارباب دیگراں تمتع [illegible]

هست ازو تا دو فلک را مدار — خیمهٔ بی میخ نگیرد قرار

نورِ جهان از قدمِ اولیاست — جانِ نظر در حجبِ توتیاست

مرد به پشمینه درون کم بدان — کوست جهانی تهِ موی نهان

حدِ بزرگان نه شناسد کسی — صبحدمست اینان تا نگزیند بسی

زد به فلک تو انگری در حضور — چشمهٔ خورشید چو دریاست نور

هر یک انجم که بخشیدست کم است — در محلِ خویش یکی عالم است

آن که شمار انگری ذره وار — هست بمقدارِ زمین هژده بار

نسبتِ مردان هم ازین جا بگیر — مردی اگر یافتهٔ پا بگیر

این همه مردان که ملائک پرند — مور نمایند و سلیمان فرند

چند چو [illegible] تنگ بزمین در شوی — پرتوِ شان جو که گوهر شوی

پرتوِ اشراق چو بخشنده گشت — سنگ سیه جوهرِ رخشنده گشت

آن که زمرد ز قمر تاب یافت — لعلِ تر از چشمهٔ خور آب یافت

سر تهِ دامانِ کسی در بیار — کو کند غرقه زدامانِ تر

قبله مکن پیرِ خرابات را — تا بخرابی نبری مردارت را

ابروی قبله چو اشارت نمود — خشت و گل آنجا برکوع و سجود

کرد ستون چون بتواضع قیام — بام زمین بوس زند والسلام

[illegible] مرد پشمینه درون [illegible] جا [illegible] گیر [illegible] پا [illegible] آن همه [illegible] درند [illegible] خورشید [illegible] بخشنده نیست [illegible] زخم [illegible] رنگ [illegible] آید

۱

در پی آن پیر چه پوئی بحق | کو بجودیک نماید ز رزق
مرد سیه نامه ز رزق و غرور | تیرگی خویش نگارد بنور
بر همه پشت که کند سبحه سپید | تخته سیاهش بود و خط سپید
باده و تسبیح بیک لب خطاست | مجلس و محراب یکی تب خطاست
مسجد و میخانه چو یکجا بود | لطف حریفان ز مصلا بود
طاعت آلوده نیاید بکار | مشک جگر سوده نیاید بکار
زمزمه اوتاد که واصل شود | هیچ ز ما شد چو باطل شود
صوفی میخواره که گردید زحال | گر همه کشف است بدان خیال
عکس خیالی که نماید ز سر | هست ئے رشت و تبه تر روی
صورت پاک از سر رخشان مخواه | صدق ز آئینه شیطان مخواه
هر گروش تا گروی نیست | مختشمی گرچه جوی نیست
در سر این ره که تو داری بسی | راه رساند ز اندازه مشی
جان مکن اندر سر کالا گرو | بار نمیدار و سلامت برو
دسته که گرگے نقا گرددش | پیری دُم لنگر یا گرددش
طعمه که فربه برد بر بار | گاه تنگ و تناصق آرد حمار

۱ این ۲ چو برق ۳ نامه عمر غرور ۴ مجلس و محراب ۵ مسجد و محراب ۶ تب عطاست ۷ شود ۸ شود
۹ شود ۱۰ نیابد ۱۱ شود ۱۲ گوید ۱۳ لنگ ۱۴ طعمه فربه که

آنکه بگردد قدمت ز آب تر ‌‌‌‌‌‌ — ‌ جز قدم خشک چه باشد دگر

تر قدمی پایهٔ دیگر بود ‌ — ‌ گر به زر آلوده قدمت تر بود

فقر کز و جان عدم بیش نیست ‌ — ‌ جمله دم و قدم بیش نیست

زنده فقیر است که دم باشدش ‌ — ‌ او سست زنده که قدم باشدش

خضر و مسیحا که بکرم سر شدند ‌ — ‌ مایهٔ عمر از قدم و دم شدند

بین چه سبک باشد آن بوالهوس ‌ — ‌ کز نفس خویش بپرد هر نفس

مرده به آن حرکه ز بهر وجود ‌ — ‌ کرده به جا دم عیسی گرد

زر که ستانی و دهی چیست چین ‌ — ‌ خام که ستانی و ندهی بکس

خواجه که آسان نکند خورده خرد ‌ — ‌ شحنه خورد باقی و مطرب چو مرد

صرهٔ صوفی علم شاهد است ‌ — ‌ موش نه داند که جو زاهد است

زاهد زر دوست گره کرده سخت ‌ — ‌ عقده گشایان بکنش گاه رخت

غم بخورد کیسه بر بسته تنگدل ‌ — ‌ کز پی زر خواجه شود تنگدل

نیشکر است کو گرهی باز کرد ‌ — ‌ خلق بدندان گرهش باز کرد

آه ازین طایفهٔ زرق ساز ‌ — ‌ آستین کوته و دست دراز

چشم سیه شان نه ز آگاهی است ‌ — ‌ دام سیه از پی دام ماهی است

(۱) دانکه (۲) فقیر است (۳) برد (۴) باقی (۵) چه داند (۶) بکنن (۷) گر (۸) زرق ساز
(۹) دسته

زشت بود صوفی و میل زرش — موئے بہ مو کوہ گران بر سرش

موئے تراشی بسرت مار بست — خود شوی اصلح چو گران رست

زر چو بسجد بسنگ تنکوہ — ہست گران تر بسے از سنگ و کوہ

چونکہ بسجد سر تو مار موئے — کوہ چہ سان می کشد آخر بگوئے

دعوئے فقر و عمل زر مدام — فقر گر این ست تجارت کدام

زہد مقام کہ بود پایگار — نہ زعبادت گر با حرص و آز

عاشق زر عاشق درگاہ نیست — زانکہ دوئی درخور این راہ نیست

آنکہ ز دنیاش بساند غمے — حاصل دنیا دہد اندر دمے

وانکہ گرہ زد بدل او درم — تہمت اسراف نہد بر کرم

کس را ز خود دولت شریعت بود — در روش فقر چہ لعبت بود

تا تو ندانی کہ زر از دست کم ست — زر ہمان آفت زمین ہم ست

این ہمہ تسبیح کہ اُن بر بست — زر بماند - ست زر در دست

دنیا و دین ہر دو بہم در نہ ساخت — زہر ریا زہر بساید تساخت

کس نہ یکے کفہ نکرد است دل — سلت تیر و مژہ ہائے گول

(۱) صوفی میل (۲) موئے تراشی (۳) اصلح جو (۴) زر چو بسجد
(۵) سنگ و تکوہ (۶) آخر گوئے (۷) فقر گدامست و تجارت کدام
(۸) نہ زعبادت (۹) وانکہ گرہ زد دل او در درم (۱۰) از خود

از پی دنیا که … زد و جهـ… | هر که بخب… دید بگرید … بس

مرد رهی … انه به یغما گزار | کار جهان را بجهان واگزار

هر که سبک … شد ز جهان برکران | بار سبک … ید و تراز و گران

گر تو به تمکین به … از ایستی | مرتبه نیست … به از … تی

بخت … تو گر خفت … نه چندان بد | خوار … پریشان نگری آن بد

پاک روش را مکن از فاقه … | گنج الهیش نگه کن بجیب …

سهل مبین سختی سنگ … فقیر | گوهر آن … نگر … بی‌نظیر

کوه که بند و کمر از خاره سنگ | لعل و زر … هم دهد از کان تنگ

آب … خور خاک که اندک … بقا | ای خنک آن کار … رش … بیما

سفله چو زین چه خور خود سیر یافت | … بودن بچپان دیر یافت

در ته گلخن بز ما ں کرم خرد | زاد و جوان گشت و کهن گشت و مرد

تا که … این مزبله مسکن بود | راه … چو کرم … که گلخن بود

آن که از این جیفه برون رفت یک | حال بر و خوش که نشد خوش بخاک

مرد نه زین جا چو برندان رود | گریه کنان آید و خندان رود

(١) گر تو نه نیکی به (٢) که بگرد (…) گنج الهی … (٥) زین ره (٦) بخیان دیر یافت
(٧) درچه گلخن (٨) کهن گشته (٩) ز گلخن بود (…) … (١١) مرد نه زن جا چو
(١٢) بزندان

راه رداریا به هدرهوا — کے یردار جاه رین د رهوا
آں که ردیاته لسگرست — یرردں او هوا مسکرست
باید مر عمر رلانک یراں — کس لتود لسگر دیا گراں
بیست گراں ترں بیلاں درا — لیته هم ارمانگ د رآیدر یا
هم سکی جوسے که یردار را — بار حلا حل لسر د بار را
کے رودایں ره نگرا ای تسے — لنگر عسں جو تود سور ر
تدسی ارسایۂ خود بر گراں — را نکه تندش سایه دریں ره گراں
آں که تارک کله ترک د جت — هستیش ار نیست ساید فروخت

حکایت ترک شبلی که یکدم در گرهِ خود نه لبهٔ خود در خلفانِ او جا ے درم بستن نبود

تبلی ار احا که قدم بیش د تهت — رسے بدر دیره در دیش اتهت
گفت بیرسں آیحه تو آلی سحر — گفت که در ترک سیاپی مکں
بیر در دں دیده د بیروں ساں — صرفه نگه داشت سحر را بیاں

ن۱ لیته هم ارماد — ن۲ در آید بیاسے — ن۳ را نکه تندہ سایه — ن۴ مقصود در تهت
ن۵ ایحه تو دالی — ن۶ دردں دیدۂ بیروں

نقد بسی داشته بازی تباه — در طلبِ نقد سوی خانه تباه

آنچه برو راه زنِ راز گشت — داد وهم اندر نفسِ باز گشت

روز بد و کرد شناسا کار — کار بد از خاصانِ بار

راز که در پردهٔ صبح و شام — نیک بدانم که بدانی تمام

چیست که با اینهمه گنجِ وجود — قفلِ مرا هیچ کلیدی نبود

من[1] چو شدم سلسله جنبانِ راز — راهِ در خانه گرفتی فراز

تا نرسم را[2] که بدانی صواب — خوانی و آنگه من آری جواب

پیر بخندید که خاموش باش — عربده در گوشه نه[3] و گوش باش

من که بگفتار تو جستم ز پیش — راه گرفتم بوطن گاهِ خویش

تا تو ندانی که دلِ راه بین — هست درین مرتبه کوتاه بین

لیک[4] ازان زر که نیرزد سفال — یک درم دادستم از ملک و مال

بود بدان چون دره در دم گرو — در کفِ درویش نهادم که رو

تا چو من از ترک[5] برآرم کلاه — خرقهٔ ازرق نشود زرق راه

قلب[6] زدم زانچه دبالم بود — تا درم این که حلالم بود

---

(۱) من که شدم (۲) را که ندانی (۳) در گوشه کن و (۴) لیکن ازان
(۵) از ننگ برآرم (۶) قبله زرم آنچه

سرم مدارم که دلق کهنش | یکدرم نقد در ترکم سخن
ای که نه گردی تو لصد گنج سیر | چون دم تحریر آری دلیر
یا رب چو درنفرت مرہی ربهار | دست گو خسرو ر گدائی مدار

مقاله هفتم در انوار نفس خور زند که روشن چون نفس
خورشید ترک اہل مال که در قلب الم جاوید
و چون کوه پایها در دامن گران سنگی خویش کشیدن
و چون باد در خرمن ها رخسان امید خاشاک

ناوزیدن

را بدم ارآیین قناعت رده | مهر در ہاے صناعت زده
گر قدمت راست تماشے دریں | بر تو در کیسه است که ستے دریں
صبر چو گنج ست بکنج خراب | رو که تو ئی منعم کامل نصاب
مرد تونگر لصبوری بود | لیک نه صبرے که ضروری بود
طالب روان در دروں بیقرار | در تکلم مار بود یار مار

۱ یکدرم مقدر ۲ دست ر ۳ گدائی برآر ۴ دریں ۵ گنجے

کوزهٔ زر بهر تجمّل خورند | آب خوش از مشربهٔ گل خورند

قرص جو و کوزهٔ آب [illegible] بگنج | به که برون شربت بید و ترنج

آن که دهن باز کند پیش و پس | سیر نگردد مگر از خاک و بس

پا [illegible] مسافر که نخندد ز خاک | خاک خورد زان دهن خنده ناک

مرد که هر سو ز بکار [illegible] دود | پیش ز [illegible] ینده غلا [illegible] بود

باد که با کوه [illegible] ایدش شکوه | بوسه زنان بگذرد از پای کوه

بهر حرام چه دوی حیله ناک | بار [illegible] اگر تنگ [illegible] زنی از بهر پاک

بهر حلا [illegible] که بود خور [illegible] خوب | گر کنی آن [illegible] ست هزاران عیوب

پاک نه باد تن آسوده حال | رنج کشان را [illegible] مسلّم حلال

تیره تر آن خانه که گنجش فزون | پاک [illegible] تر آن لقمه که رنجش فزون

سوزن درزی بود دانگ سیاه | [illegible] به از تیغ درم گیر شاه

آن زر سوزنده که چون آتش [illegible] | [illegible] که چو دمس پارهٔ هیزم کش [illegible]

کنده سبک [illegible] بر سر هیزم کشان | صندل تر بر تن نازک گران

نازطلب [illegible] از تن نازک وشان | زهره چه دارد خبر از کهکشان

ریگ بیابان چو شد افروخته | شیر دود چون سگ پا سوخته

[illegible] بخاک [illegible] بجا [illegible] م [illegible] زند [illegible] خاک

تا نہ گردد چو قدم جاے تو — ہم تو کی گردد ہم پاے تو
آں کہ نہ آساں خورش چوں شدند — رو ترف نفس ہنگ سوے شدند
خواجہ زمانے کہ بدارد دہی — کیسہ کند دست نگاش تہی
لیست مسحم چو قوی شد ز قوت — زیر سطرلاب خرد عنکبوت
گرد شدہ چو نگر ما حرام — رقص کناں گشت بصحرا و بام
حولہ ازیں ترم کہ شد سایہ ہیں — رفت فروتا کمر اندر زمیں
لقمۂ خالص کہ بسختی کش ست — ای خنک آں کس کہ بدانش خوش ست
خواجہ کہ داد از دست بدگی — بر در دوناں نکند بندگی
دار داراں ساں چو در اعزیز — کش بود گندم سلطاں کجیز
آں کہ بود سنگ و سفالی توتق — میل زر زرینش بود در حوتق
زالہ کہ بستگش ز رہم بود — زر مکتب زر مکتب چو بود
ماے اگر ہست میسر ز جو — ارزنہ نوریسہ دوناں مدو
چہرۂ خورشید اراں ہایت نور — گور جہاں گشت نقرہ صو
ماہ اراں کاست گر آں جائیکہ ہست — کیسہ کند بر در خورشید دست
تند ستم انگشت بر دستیح — کوہ شد بہر گدستن مرح

۱ کاسہ ۲ گردہ شدہ ۳ گیتی ۴ خوتی ۵ کہ جو ۶ صفاے
۷ سے ۸ مدد ۹ اراں جا

دست بشوز آب یکسان تن به | دست مشوز آب رخ خویشتن
آب رخ از جو رخیسان مجوی | کن ز خور جبههٔ خود آبروی
ضامن روزی تو روزی رسان | دیدهٔ کور تو بسوی خسان
بهر جوی مرغ بده جان پرد | کرم هم اندر دل جو جو خورد
هرچه زاسباب تو پرداختند | زان چه تو دانی به ازان ساختند
برگ معیشت که بگیهان درست | هرچه که بایسته[۱] ترا زان برست
آب و هوای[۲] که دم جان تست | بی درمی در همه جا زان تست
زآتش و خاک که نداری گزیر | خانه بخانه شده آرام گیر
گوهر لعل که نیاید به کار | چون نگری قیمت او بشمار
بود اگر دانه چو جوهر[۳] گران | زنده که ماندی ز چه[۴] گوئی دران
ورنه ز دانه که ز زر نان بدی | لقمهٔ درویش ز کی[۵] آسان بدی
زر که سگ تو چه داری ازو | جز نظر بهره چه داری ازو
تا تو بدانی که[۶] کرم کرده اند | کار تو بیش از تو بهم کرده اند
هر دو خون خوار[۷] که خون شیر او | طبع در آزار شیر نخجیر او

(۱) هرچه که بایست (۲) آب وهوای که دم جان (۳) دانه بجوهر (۴) زنده که ماندی که ماندی
(۵) که (۶) دل (۷) خون خواره

وان که تمش را رنات ست تا — مطمح اوست مه و آفتاب

چرخ مدولابی ستاح حوت — ارلسقائی کیتدی بوت

خاک لصد حاے تسکم کرده چاک — تات یکے حوتته برون داده پاک

عصر واحرام نکار تو یار نکام — لستوو نما پرچو عصر نکار

چرخ و زمیں هر دو سک جا شده — تا چو یکے میوه مهیا شده

خادم اسباب توحیدیں کسال — تو ربیے رزق دوان حو حیال

آں که فلک را لعلامیت حواند — رزق تو آخر تواند قناد

هر چه که روزی ست رسد در زمان — وانچه نباشد نرسد بیگمان

لیں زیئے آنچه نحو اهد رسید — هر حرا مهیده باید دوید

اردل حور سد برآ ور نفس — کانچه رسد بهره همان ست و لس

مردم ناقص که بحید ناقصا — لیته لنگ ست و مناره عصا

لقمه بدائی که دهد کردگار — رنج بهی بر دل نا استوار

پائی آں گنج که پاکست و بهی — حال بدان رکه نحاکست و بهی

(۱) ما (۲) این گشت (۳) داد (۴) نگار (۵) تو یک (۶) دل تو آخر تواند قناد

(۷) تواند رساند (۸) جهد (۵) بجیدں۔ کوشش کرنا جھگڑنا۔ جدا ماضی ہے ۱۱

(۹) کنکت (۱۰) برائی (۱۱) گنج (۱۲) بهی

بوی زمین عاریه بحرا بی رسان — سوخته را دم آبی رسان

چشمهٔ سیل آورد از سیل نیل — قطرهٔ گنجشک بنار خلیل

به درمی نقد رضا پیش نه — محتشمی لقمه به درویش ده

حاصل دنیا خور و لب پاک دار — راه خورش بی خس و خاشاک دار

لب که بود ساده عسل خوش خورد — سبلت پر دام مگس گر ترد

باد مکن در سر ازین خاک و خس — خوش خورد با خاک یکی باش و بس

بین که به هشیاری خود پیل مست — خاک بسر کرده خورد هر چه هست

پری دندان ز پسندیدگی است — حلقه تهی چشم ز بی دیدگی است

شد شکم و حلق حواصل فراخ — باز شکم تنگ بود دل فراخ

آن که ز آمال بود تشنه حال — سیر نگردد ز دو دریای مال

ریگ که تشنه است زغایت برد ل — خشک مزاج است به دریا درول

نقد گره بسته و معده تهی — تنگ ناز ز گرسنه زهی ابلهی

اندر غله را در غله دان کرده گور — چند گره در شکم و تنگ چو مور

نیشکر از کوه منه تا بر دهد — ق — صدگره سخت آب بر دهد

۳. خودکشان ۴. بینی ۶. بغایت

۷. آنکه ز بی گرسنه ۸. بر ۹. بود ۱۰. بود

لاحرم افتار دہدتی - سہ — یس سردآت کسدتی حسے

حالوتے کوست تخزآدمی — معدہ جو یرستد بودتی سیمی

آدمی ستا انکہ بہ سیری بود — ر سر سیری عہ ہم سیری خورد

لے حورتی کسب رتسا یگاں — ہست جو مرد دری گل ایگاں

آں کہ گہردار دوکاں میکید — حال ررا بدگراں میکید

جیدما فردں عہ ہم فردں حوری — تیردمیت ہست جرا حوں حوری

جوں کہ گاو کہ درراں حرد — تیر رتیاں بہ کدحوں حورد

ماد تاسف مورلے مامراد — راں کہ تکم سیر نگرد دریاد

ہردم حسرت کہ بدل درتسود — آتش حرص توفردں ترتسود

آں کہ بدہ توے بودحتہ سار — نفسر دار سردی حود جوں یایہ

واں کہ برہنہ است جو سیرا رحس — نگر ردتس ہم سیکم سرہیں

گل کہ سرجامۂ صد نوہساد — لرزہ کند ناتس مارک رماد

حارِ مغیلاں کہ بہ سرگے درد ست — س بودتس جامہ ہماں توے یوست

لا ایں لا بہ ار لا سیری یرد لا حورتس :

لا کہ جیزی حوڈ ھورروں کاحوں متی ہر ۱۲ لا بہ مرد لا مرد

لا لسعردار

شقۂ سلطاں منگر زرّ نا ، — جبۂ درویش نگر زآفتابہ ،

اے کہ ترا دولتِ خورسندی ست — شکرِ خدا کن کہ خداوندی ست

گر ز خرد پا ... بداماں توئی — جا ... نگہدار کہ سلطاں توئی

شربتِ آسایشِ تو آب بس — مشعلۂ شام تو مہتاب بس

گرچہ خوری شربتِ جلاب ... — تشنگیِ دل نہ رود جز بآب

با ہمہ شیرہ چو زآب ... نوش — بہرِ تنکہ ... بہ تنکہ ... بکوش

آب ... حلالت بکام — فعل تو کرد ... تنکاہ حرام

گر بمی و میوہ نہ رائیت بود — شربتِ آبی ہمہ جائیت بود

ور چہ بری لقمۂ سیری بزیر — سیر نبود لقمہ ... خور نیم سیر

آنکہ منش آرزو ... تن بود — سیر نباچار ... من بود

خر کہ ... جو ... دم خورد — دل شود ... جو جو اگر کم خورد

با کم کم ساز چو بیش آیدت — تا دہدت ذوق چو بیش آیدت

سیر مسیرت چو دمادم رسد — رنجہ شوی لابد اگر کم رسد

شیرِ سیاہی بسگ ... دکّاں مشو — بازِ سپیدی مگسِ خواں مشو

آنکہ ... کم دشمن و خویش تو شد — تنگ و فراخ از کم و بیش تو شد

نسخہ۱ درویش نگر زآفتاب نسخہ۲ بام ۱۲ نسخہ۳ ہکو ... ۸ شیرۂ انگور ۱۲ ... تمر

نسخہ۵ ہمہ ۱۲ نسخہ۷ وآنکہ نسخہ۸ تنکاری نسخہ۹ آنکہ نسخہ۱۰ دشمن خویش

خود لستو وجیرم بحیلہ گگری　　تنگ رختکی و فراخ ارتری

گرچہ کہ تواں بدوناں زلستیں　　باکم اراں بیزتواں رلیستن

جیدکستی از یٔ بیتی گزند　　کوش بجو رسندی وباتی احمد

حکایتِ پیرگراں سنگ کوہسارکہ ازنبارت ختنک حلوا خرسندی خودساخت

کارتہاسی یئے کارے گرفت　　رفت نعرلّت بِن عار گرفت

تدرگرساں کشیِ عم ستوہ　　دامِ خودبست بداماںِ کوہ

بن رتعر م بخا بہاد　　دل زقناعت بگما ئے بہاد

حاصکیِ ارملکِ آں دیار　　رورِ سے ازاں سوے گرشتا ترکار

گوشہ لتیں رالطواف اندرو　　دید جو سیمرع لقاف اندرو

پیکرے ارکرب محس چوں حلال　　قامتی ارسلخ فلک چوں ہلال

رحہ تندش دلی بحیاں دیدلی　　کرد رماں رحہ بہیر سیدلی

کاسے بجس دادہ جوانی باد　　رودر تو پیرامس پیراں مباد

کامِ توار لودنِ ایں گوشہ حلیست　　دررہِ وادی طلبِ توشہ حلیست

پیرید وگفت کہ ارحمد　　بیحری رآفتِ چرخِ بلند

ا ماکم ۲ ہ خرسدی ۳ رفت درعلب ۴ ملکاںِ ۵ آشکار ۶ کولکرب ۷ حیال
۸ کام حودایہ طلبدلوشہ

من که شدم آگه ازین کارگاه — بار برون بردم ازین بارگاه

زاویه کردم بر سرِ خارهٔ — طعمه گرفتم ز گیا پارهٔ

گفت سوارش که مگو بیش و کم — آدمیان را چه گزیر از شکم

گر تو زنی دست بفتراکِ شاه — وارهی از خوردنِ مشتِ گیاه

پیر بخندید و بدو گفت باز — کار شده بازیچهٔ دستِ نیاز

گر تو قناعت بگیا کردهٔ — بندگیِ شاه چرا کردهٔ

هر که بسهلی ز جهان شاد گشت — همچو من از بندگی آزاد گشت

وآنکه طلب کرد حلاوت بکام — ماند چو تو همچو خودت را غلام

خیز دلا برگِ قناعت بساز — تا رت چو خسرو ندواند نیاز

مقالهٔ هشتم در بلندیِ پایهٔ عشق که صفتِ صفوتِ روحانی
و پلیدیِ مایهٔ فسق که شهرهٔ شهوتِ شیطانی است و کدورتِ
ظلمتِ شبهای فراق که سرمهٔ بیخوابیِ بیداران است و
شرحِ لذت و تنگکانیِ وصال که بادهٔ خرابیِ هوشیاران است
و بیانِ حسنِ معشوق که فضلِ تفضیل است و بیانِ محزن

زان بخندید بدو گفت ۱۲

عاشق که فصل و تفهیمل بر ...

چون تنِ آدم ز گلِ آراستند — خانهٔ جان بهـ ـر دل آراستند

آدمی آن ست که در وے دل ست[2] — ورنه علف خانهٔ آب و گل ست[3]

دل نه همان قطرهٔ خون ست و بس — کز خور و آشام برآرد نفس

دل اگر این مهرهٔ آب و گل ست — خر هم ار اقبال تو صاحب دل ست

لیک دل آن شد که هوا رست درو — ورطی بوے وفاے درو ست

زنده بجان خود همه حیوان بود — زنده بدل باش که عمر آن بود

زندگیِ دل چه بود سوز و داغ — مرده بود هر که نسوزد[4] چراغ

زندگیِ جز دلِ دردناک — زندگیِ کالبدی چیست؟ خاک

شوق نه در آب و گلِ قالب ست — مست نه گردد خم اگر تا لب ست

سیخ کجا داند ذوقِ کباب — تشنه چه آگاه ز بوے گلاب

گرچه دهان لقمه ز انگشت خواست — ذوق دهان است نه انگشت را

کفچه ز دیگ ار چه که حلواکش ست — چاشنی آن راست که حلواچش ست

مرده نه جان که غم اندوز نیست — سوخته نه دل که در و سوز نیست

سردی دل مردگیِ دل بود — خون چو نه تن سرد شود گِل بود

راه تکلف نتوان یافت سو — تا نبود شعلهٔ هـ ی فرور

[1] گل — [2] دلیست — [3] گلیست — [4] هرچه نسوزد

عشقِ زبانی زِ هر افسرده پرس | سوزشِ آن از دلِ آزرده پرس

ذوقِ نمک گرچه زبان را خوش است | چون بجراحت فگنی آتش است

خونِ دلِ سوختگان باشد آب | گریه کند بر سرِ آتش کباب

گرچه کس از خسته نه کاوش کند | ریشِ نمک خورده تراوش کند

نافه که بو از همه سو گردش | پوست کجا پردهٔ بو گرددش

آه گواهِ دلِ غمکش بود | دود نغمازی آتش بود

موم بود دل که ز عشق ست زار | کو بگدازد و فتد از یک شرار

هست[1] چو دیوار تن زود سیر | کاه گلی کرده و سنگی بزیر

خرقهٔ[2] آلوده ز صدق ست دور | هیزم تر دود برآرد نه نور

سوخته را جنبشِ والا بود | کوشش آتش سوی بالا بود

مشعلهٔ عشق چو شد خانگی | سوخته شد عقل به پروانگی

کشتهٔ این تیغ سیاست بسی است | آنکه امان یافت از و کم کسی است

راند چو بر تختهٔ هستی قلم | عالیها سافلها زد رقم

زلّه بمهمانیِ انسان نهاد | داغ به پیشانیِ شیطان نهاد

راند چو بر خصمِ کهن کینه را | گشت بخاک آتشِ دیرینه را

قاعدهٔ خاک به اختر کشید | رایتِ آتش بزمین در کشید

۱ نیز... ۲ خرقت

دادگان را بلائک برات — کرد بدل لا ز شهادت بلات

جام چه آنکه چه صهباست این — غوک چه داند که چه دریاست این

هشت حدیقه چمنِ این گلند — چار فرشته مگس این گلند

چرخ که ریزیست در سر هر نفس — ریزه‌ور مرکزهٔ عشق ست و بس

طبع که میلش سوی مرکز بود — از کششِ مرکزِ[۱] آن خز بود

روح درین راویه بیگانه ایست — عقل درین سلسله دیوانه ایست

آنکه چشید این قدحِ تلخ کام — تلخ شدش چشمهٔ حیوان بکام

تربتِ شیرین بحارے خورند — بادهٔ تلخ از پئے کارے خورند[۲]

چاشنی بادهٔ تلخ آنکه یافت — رو ز شیرینیِ عالم بتافت

تیشه اش از بوسه می افتد خراب — عارفِ هشیار ز بوی گلاب

جان سیکی جرعه[۳] که این نکته ریخت — کرد خرد حملهٔ و سر دون گریخت

زنده نه آنست که جان زر دست — اوست که از عشق بتان زر دست

جان که نه عشقش بود آن بازیست — عشق نه بازیست که جانبازیست

چند بری عشق ببازی بسر — عشق دگر بازی و بازی دگر

مرد که در عشق بجان[۴] فرد نیست — گر صفِ کافر شکند مرد نیست

زنده دلان خوش رحیمِ دل شوند — جانوران پاک به بسمل شوند

۱ مرکزش ۲ کشد ۳ حرف ۴ رجال ۱۲

پاکبازانی که باآگاهی اند | کشتهٔ حق چون ملخ و ماهی اند

به که درین ره برضا زیستی | رنجه شوی[ن۱] چون بقضا زیستی

گر همه بر دیده زند دوست تیر | منتش بر دیده نه و در پذیر

چون تو فغان از سر خاری کنی | به که جز از عشق شماری کنی

دل که اسیر رخ رنگین بود | موم شود گرچه که سنگین بود

خار اگرچه ... بود تیز سر[ن۲] | آتش سوزنده ازو تیز تر

روی نکو راحت نظارگیست | بر دل عاشق غم و آوارگیست

آنکه تو بینی رخ زیبای شمع | سوزش پروانه شد و زیب جمع

صورت شاهد اهل معنویست | خط مسلسل رقم جادویست

کس ز رخ خوب وفائی ندید | کیست که آن دید و جفائی ندید

هر بت زیبا که جمالش بود | فتنه نیازادهٔ خالش بود

مردن عاشق نه[ن۴] ز غمخواریست | کز پی جان غمزه بدل[ن۵] داریست

نز هوس است این همه آشوب دل | هست بتان را همه جاروب دل

دل که بود[ن۶] شیفته از خود است | حاجبی ابروی خوبان بد است

سیمبرانی که تو بینی چو ماه | عقرب جان اند ز زلف[ن۷] سیاه

مشو ن۲ تیز تر ن۴ عاشق که ن۵ بجان داری ن۶ دهد ن۷ چو مار

نیا بالکسر جد یعنی پدر پدر و بمعنی قدر و عظمت نیز آمده. نیازادهٔ عیص اسحاق بود ۱۲

طرهٔ شان در دلالت رس است — نرگس شان آهوی[۱] شیر افگن است

گرچه همه چشم و چراغ دلند — سوخته داند که چه داغ دلند

مایهٔ مهر اند و لیکن چو جور — دشمن جانند ولی دوست روی

آفت تقوی لب می نوش شان — زلف بلای به بناگوش شان

چون خط شان سرمه دهد در سراب — کیست کزان باده نه گردد خراب

دل شدگان را رخ زیبا گل است — مستی بلبل نه ز رطل گل است

گر بود دیدهٔ شهوت گرای — جست به از دیدن صنع خدای

دیدن خوبان است بشهوت وبال — قند چو می گشت نباشد حلال

گر نگری پاک رخ لاله فام — نیست گل و لاله ندیدن حرام

آنکه ز حق پاکی چشمش عطاست — شمع ز رخسار بتانش خطاست

دیده که در روی نظر پاک نیست — سرمهٔ آن دیده بجز خاک نیست

دیده نباشد که نظر بیش نیست — کور چه بیند که بصر بیش نیست

دیدهٔ ما دام که بی نور نیست — از گل[۲] ما دام چه آگه که چیست

دل چو برِ خوب تمنا کند — دیده ناچار تماشا کند

رائحه که دل را غم آوارگی ست — دیده چه آگاه که نظارگی ست

زان دل آزرده خرابی کند — گو[۳] چو نمک یافت کبابی کند

۱ طرهٔ ۲ گل و ما دام ۳ گرچه

هر صنمی را که نمک بیش تر | خسته دلان را دل ازو ریش تر

حسن نه نیکوئی رنگ است و بو | هر چه کند جا به دلها نکوست[۱]

نیست غم از رنگ و صفائی که هست | ناز و کرشمه است بلائی که هست

باز چو در آینه گشت از جمال | شه کند ش خون کبوتر حلال

آنکه در و شوخی خوبان کم است | میل بدو هست ولیکن کم است

نافه که بو بیش نباشد بپوست | خون فسرده نتوان داشت دوست

خور که او حسن نداند فروخت | سینه ز آتش نتواند بسوخت

باغ چه داند که چه چیزش خوش است | گل چه شناسد که چرا دلکش است

لاجرم آنکس[۲] که بگل رو کرد | داد ز دستش چو دم بو گرد

آدمی است آنکه بلا در دل است | آفت پوشیده برادر دل است

هستی این طایفه سر تا قدم | عاشق و معشوق شد و عشق هم

آنکه دماغ بشر این بو نیافت | قابل آن بود ازان رو نیافت

فیض ز قابل[۳] که نداند گذشت | بر دگر خود نتواند گذشت

آینه و آب بود عکس گیر | نیست گل و سنگ تصور پذیر

دیده نه خود دید ز نزدیک و دور | قابل آنست که بیند ز نور

گوش که صد مرتبه شعله بادو بود | نیست چو قابل نظرش کی بود

۱ هر چه بدل جا کند آن نکوست ۲ آن کو بگل ۳ قابل

نقد وفا عشق شمارد بہ ہوش | روی نکو حیتم تناسد نہ گوش
حاسئی دارد ہر کس بکام | شہد رلب پرس گلاب ا رمشام
بارہ فال دل ہر مردم ست | لس دل مردم کہ بعفلت گم ست
در رود آتش بدلِ سگ تنگ | راہ بیابد بدل ہمچو سنگ
وآنکہ بود آتشِ او جا بہ چیز | رخت وے ارشعلہ ندارد گریز
شوق ساشد بہ تما … رم | تا سود خوشش چو ہواے گرم
یوست چو شد یارہ وا رسد ماند | خولش چو شد سرد ربیو بدماند
دوست کہ جہدش بہ تمامی بود | حردی ارا ندام گرامی بود
حردے ار آنکس کہ سرند پاک | مردہ بود گر بہ شود در مغاک
قدر عزیراں مود در حضور | جاسئی وصل ندارد صبور
دوست بصحت چو فراواں بود | حوارشہ دگر ہم … یہ سلطاں بود
آنکہ لقب خسرو وشاہش کند | رابست کہ از دور نگاہش کند
عاشقِ مفلس کہ دلش برتہ است | گر طلبِ وصل کند ابلہ است
گرچہ بسور د دل حرمار تاب | سے کہ دہدش حتیمۂ خورشید آب
لیک چو خورشید بود حلوہ گر | ذرہ سا چار شود گرشتہ سر
سوختہ را دل بود ارصر دور | آتش سوزندہ ساشد صبور

لہ کس لہ خویش لہ ایں لہ حرما لہ ود لہ سوختہ دل

دل که بسوی رخ دلکش بود (ن۱) | هست چو موی که بر آتش بود (ن۲)

کرم که هر دانه بر آتش پرد (ن۳) | بوسه از شمع بجای نی خرد

ای که ز جانان کنی افسانهٔ | کم نتوان بود ز پروانهٔ

حکایت گلخن تاب که پیش چهرهٔ معشوق از گرمی مهر او سوخته شد

گلخنیٔ کرد بشاهی نگاه | رفت دلش در خم گیسوی شاه (ن۴)

شه چو بگرمابه رسیدی فراز | سوخته بر دیش برابر نماز

در رخ شاه دیدی و بگریستی | گاه بمردی و گهی زیستی

شاه درو دیدی و دریافتی | در دل ازان سوز اثر یافتی

کردی ازان گریهٔ ز دیده جوش | خندهٔ دزدیده نهفتی بهوش

روز ازان غم که عنانش گرفت | جذبهٔ عاشق رگ جانش گرفت

رخش ز گرمابه دگر سوی تافت | گرم سوی گلخنی خود شتافت

گلخنی سوخته کان سوی دید (ن۵) | تاب نیاورد چو آن روی دید (ن۶)

او شده زان سوی بنظاره غرق | سوی دگر شعله گرفتش چو برق

سوخته تن نیمی و برخاست دود | او تماشا ز خود آگه نه بود (ن۷)

ن۱ رود ن۲ رود ن۳ پروانه ن۴ در دل بگیران شاه ن۵ تافته ن۶ که آن
ن۷ که بود

سوختنش دید چو معشوق خام | تا بدود سوخته بود او تمام
ایکه بمیری ز تف یک شرار | لاف چو خسرو مزن از عشق یار

مقالهٔ نهم در مرافقت و موافقت رفقای با اتفاق و معاندت و مباعدت قربای بانفاق و استدامت محبت محبان مع الاحباب در عنا و غنا و مقاومت قلوب مودت مصاحبان مع الاصحاب در خلا و ملا و بدیدگی آن تهی چشمان که از خسان چشم مردمی دارند و مردمی آن دوربینان که خار دوستان را بدیده قبول کنند و چشم نخارند

زان همه کاداب نکوکاری ست | پایهٔ اول ادب یاری ست
زانکه در آفاق ز بر تا بزیر | هیچکس از دوست ندارد گزیر
چون نتوان دامن صحبت گذاشت | بایدت اندیشهٔ صحبت گماشت
دوستی بایدت آن گونه جست | کان ابدالدهر بماند درست
همدمی کش نه درست امید | هیچ خضابست بموی سپید
گونه خود رنگ نگردد ز تاب | رود رود رنگ تکلف ز آب
دیده چو گرد رسیدی چو تیر | کی شود از سرمه سیاهی پذیر

خانه کاشانه اش بود از خشت خام | پس شود از دو سه باران تمام

هر که حق صحبت یاران نشناخت | عمر[1] هم اندر ره ایشان بباخت[2]

دوست منگر دشمن کم نغز را | دزد[3] شمر مخلص بی مغز را

دوست مگو آنکه زد دوستی | باز نداند ادب دوستی

رو که بود یار وفادار نغز | کو بود آگنده لبالب ز مغز

آنکه چو خرماست ز فقیق مخوان | کوست برون مغز درون استخوان

با که و مه صحبت تا از انسان گزین | گر نتو خردمند شود[4] همنشین

چند چو آتش کده آهنگران | دود و شرار دهی از هر کران

باش چو عطار که پهلوی او | جامه معطر شود[5] از بوی او

آدمی از خوی نکو خوش بود | خس همه جا در خور آتش بود

همنفسانی که درین عالم اند | بیشتر محرم صحبت کم اند

تا توئی از رو تو باشند شاد | چون تو شدی پیش نیارند یاد

دوستی از هر که گمانت بود | چون نگری دشمن جانت بود

یار نکو هست چو تیغ به مشت | دوست چو آئینه ندادست پشت

تیغ دو رو هست چو بینی گهر | آئینه از پیش دگر پس دگر

مشرق و مغرب همه پر همدم اند | لیک ازان گونه که باید کم اند

[1] عمر چو ادر ره [2] نباخت [3] درد [4] بود [5] شوی

شیشۂ سرا رچہ زمردوش ست	لیک آ[1] رویش کہ گوہرکش ست
ہرکہ سلامے کندت یار نیست	ہر صدفے را در شہوار نیست
چون نتواں یافت دریں روزگار	یار کہ آں را نتواں گفت مار
تافلک اریردہ دغا ۔ ساخت	اہل رنا اہل سا یدش ساخت
کس رسگت ور نہ ایوان تہی	نارستر گریۂ عالم رہی
سعلہ زدشمن ترست اے عزیز	کو نبود با دل خود راست بیر
تو جی بادرتت رجلاد بیش	کوتن غیرے برد ایں ران خویش
یار درون تیرہ بردن نہ زیاد	گرہمہ لالہ ست رواں کش ساد
راغ دلاں راقفس شوم دہ	معز علیوا زوسرلوم دہ
یار کرا لستہ بود کرتاں	حواہ تو رحیم خوش امرو لتاں
مردمی ارکس مطلب بیش و کم	گرہمثل قرۂ عین ست ہم
نفس تو ہم با تو موافق کم ست	دیدہ دو رنگ ست و سیہ دل ہم ست
حشم کرد مردمیت ہست امید	نور سیہ دارد ظلمت سپید
بر سر و گوش آدمیت آدمی	دیو بود مردم ۔ بر مردمی
کرسی و تخت ست لقوۂ درحت	کندہ بود ماندہ کرسی و تخت

لہ اراں لہ سایہ لہ سگ بورسہ لہ بادرتت علاوہ اور نسخوں کے جہاں جہاں بیر کو بھی کہتے ہیں لہ بربار لہ یاد لہ بر لہ دہم لہ دور کست و

آدمی از مردمی است مردم است — عود که بویش نبود هیزم است

لطف که با وی نه ترش کرد یار — بر دل یاران نبود خوشگوار

سرکه که با آب درآمیخت ناب — نه مزهٔ سرکه و نه ذوق آب

فاقه به از تلخ بود میزبان — کور به از خفته بود پاسبان

کس به تکلف نشود دوست رو — تا به طبیعت نبود[۱] دوست خو

عکس تو کآیینه پذیرد درست — نه چو تو هست ار چه بصورت چو تست

ز اهل صفا دامن تر را چه تاب — آب بلورت نتوان شست تا آب

گرچه که رخشنده تر آب بود — چونکه بود تیره خلاب بود

گر شمری دوست کسی را شمار — کو بود اندر غم و شادیت یار

دوست که در شادی و غم نیست دوست — زو چه شوی شاد که غم خود هم اوست[۲]

یار چو در کار نباشد غم است — کار که بی یار برآید کم است

یار غرض جوی فراوان بود — آنکه کشد بار تو یار آن بود

غربت بازست ز بهر شکار — ورنه همه مرغ بود طعمه خوار

آنکه برلب زده مهر سکوت — می نکند[۳] هیچ سخن جز که قوت

ز۱ نه شود

ز۲ شاد که غم خود همو ست

ز۳ هیچ سخن سی نه فتد

گرمیِ خوں جوید پیوندِ جاں — کارش[1] آید هم ... پیوندِ ناں

دیدهٔ بد دور از اں ارجمند — کو شود اندر سرِ یاراں سپند

دل که نه پیوند نکو شد بدور — یار که دل سوز نباشد بسور

خاطرِ[2] سوز بود دیر خراش — مردم پرسوز بود مهرباش

یار چناں باش که نامت نبرد — ...بو ے سلامت بسلامت برد

ترک جهاں کن که چو شیریں بود — نامِ تو دیباچهٔ تحر[3] ...یں بود

میلِ کسے کن که صفائی درست — ے گل رنگیں که نماے درست

آئینه آں نه که ز آهن کنند — زر نشود گرچه که روشن کنند

میلِ تو هر سو که نه پیوند تافت — آدمی از دیو ساید نساخت

دوں که شکم سیر زنانت کند — بهر جوے قصد نجاتت کند

شعله نخواهد دگرے را بکام — جز نگرارد[4] - مکسے را انجام

حاسدِ پیرفته مه ببار[5] زندگی — مکرمِ والا نبوا زندگی

دستِ تبرزن تبر انداز سخت — سایه کناں بر[6] سر درویش درخت

سور ستیں گل حستهٔ گلابی رنو — گل نرحس حنده زن وتازه رو

گنده نمک را چو نحوالی[7] نحوال — پیشتر از ماں خورد افسوس یاں

۱ کاعدش آمد ۲ پرسو بود ۳ دیباچه تریں ۴ کس نگرارد

۵ بار زندگی ۶ بر سر روئش ۷ حوتانی

تو دهی اورا قدح خوشگوار   او ز جمع مجلسِ تو در خمار

تو نهیش ... ینه بط در دهن   او نه خورد جز جگرِ خویشتن

وه که شرا ... بصفا چون خورد   آنکه شرابش دهی[1] و خون خورد

... که حرام ... و بالت بود[2]   چون نمکت خورد حلالت بود[3]

دامن ازاں گنده نمک در نورد   کو نمکت گنده کند گاه خورد

در فلک از کشمکش اخت... ران ق   پایه بلندت ... از ... ال

پس مجه[4] از پیش نشینانِ خویش   رو ... مگردان ز قریبانِ خویش

تخمِ تکبر مفشان ... ینه را   ...[5] مده صحبت دیرینه را

میل بهم صحبت درویش کن   پرسش او از دگران بیش کن

وانکه[6] بود نقدِ مراد ... ش بدست   پر... ش او خود بکند هر که هست

چشم برو نه که مرادیش نیست   وز همه سو چشم کشادیش نیست

آهو ... صحرا که خور از خویش داد   مغز لیثه پوست بدرویش داد

غرقِ درم ماهیِ دریا تمام   لقمه ... خار نه بخشد[7] بکام

وا ... بر آن مدبرِ ناقص عیار   کو گهِ ... ال نه بلید بیار

قامت صندل چو بر آید بلند   ... شجر از بو ... کند[8] بهره مند

ن۱ او   ن۲ شود   ن۳ شود   ن۴ مخز   ن۵ از دگران پرسش او

ن۶ آنکه   ن۷ به بخشد   ن۸ شود

۱

بید بود کو چو کشند سر به تیغ | سایه نشین را ز مدار برگ تیغ

مات متاع[۱] نه بار هست | رخت برون نه که خریدار هست

خود بده آن مایه که داری بیار | ور نه تهی خود سرد روزگار

کوش که چون داد هدایت بسی | برخورداری یافته تو کسی

چشمهٔ حیوان که پس پرده ماند | زهر هلاک است چو نا خورده ماند

دولتِ آن سر که چو[۲] تند بختیار | بر سرِ بخت فتاد سار

لیکن ازاں جا که دلِ مردم است | گرچه جهانی است بیابی کم است

کیست گزین دائره لاجورد | دستگهی یافت که پا کم نه کرد

بادِ تکبر چو شود سرگرا[۳] | تشنهٔ حلقه نه گزارد بجا[۴]

نکهت مردار نه مغز کلاغ | راحتِ مغز آمد و روحِ دماغ

بوی گل و لاله خر دوک[۵] را | در سر و در مغز جلد[۶] دوک را

سوختهٔ محنت اگر هست دوست | بیشه[۷] شود یافت چو خیری پوست

آتشِ سوزنده چو در تن رسد | بیشه[۸] شود پوست چو روغن رسد

هر که در افتاد به سیلابِ بیم | بر قدمِ خویش نماند سلیم

کوری من کز فلک آمد به پیش | چند جهان دیدم و در چشم خویش

[۱] متاع یار [۲] چو بود [۳] خر دوک وہ جانور جو غلاظت کی گولی سا کر بیچ نکلے پیروں سے لڑھکاتا ہوا لیجاتا ہے ۱۲ [۴] خرد [۵] پیه [۶] میے دو رنگ ملی ۱۲ [۷] میه [۸]

کاں ہمہ بودند بہ پہلوی من — ریزہ خورِ من چو سگِ کوی من

چوں سرِ شاں یافت ز رفعت کلاہ — پیش نہ کردند بسویم نگاہ

من ہم ازانجا کہ عیارِ من است — میل بہر سفلہ نہ کارِ[1] من است

آنکہ علیکم نہ[2] بگوید تمام — بہ کہ سلامش نہ کنی والسلام

کوہ کہ سنگ است سخن کم کند — گر تو سلامش کنی او ہم کند

آنکہ نگوید بسلامت جواب — سنگ بہ از وی بطریق صواب

مردمی آں را کہ نزاید وفا — دیو بود صحبتِ دیواں خطاست

ہر کہ بہ تنگی کند از تو گریز — تو بفراغیش رواں[3] کن کہ خیز

میلِ کسی کن کہ وفا می کند — جاں سپرِ تیرِ بلا می کند

بہرِ چنیں دوست کہ جانی بود — دوستی جاں زگرانی[4] بود

جاں کہ ازو بہ بجہاں یار نیست — ہیچ نیرزد چو وفادار نیست

سگ کہ وفا بر یار نیستش — زآدمی بہ کہ دو [illegible] نیستش

یار تواں یافت بگیتی بسی — لیک وفادار نیابی کسی

صحبت آں[5] کن کہ بصدق و صفا — دامنِ او گیر کہ اہلِ وفاست

حکایتِ پیرِ وفادار کہ دامن بہ صحبت خار دوخت

[1] یار [2] بہ نگوید [3] دواں [4] بگرانی [5] او کن

واز زخمِ زباں وسرِ سوزن خلہ نکرد

راہ نوردے زبزرگان راہ | درطرفِ دشت شدار حاالقاہ
ازاثرِ سجدہ غبار برسر | ورمے دو شیبہ خمار برسر
حوں نخرامش پے کار رگرفت | دامنش اندر سرِ خارے گرفت
اوبستہ بار لعب حرم طواف | دامن ازاں سوزنِ دامن شگاف
رانو رتعظیم زدِ اندر رمیں | گشت بہم رانوے خود ہمنشیں
گفت کہ ماسرِ سوکاریں ہست | درنہ بداماںِ من اوراچہ دست
آنکہ کشد دامنم از سرِ تنگ | من دہمش گوے گریباں بحنگ
ازپسِ یک سال کہ آں خارِ بس | حاک شد از گردشِ چرخ کہن
خاست نشیندہ صحبت سناس | گفت کہ بے تقدِ چہ داریم پاس
ایکہ امیدت بوفا آزمود | ترکِ وفا بیں کہ برسو برکہ بود
صحبتِ تو دادچو دستوریم | ہم تو دہ انصاف معذوریم
ہرکہ ازیں پایہ وفاش کم ست | آں نہ وفا لکہ فریب دم ست
آنکہ درآفاق وفا یارِ اوست | ہرکہ درآفاق وفا دارِ اوست
خسرو من سوے وفاکن خرام | تاتِ شود ترکِ وفا پیشہ نام

رل خلوہ گاہ   لہ دو سہ رانوبیں زانوے او   لہ تنگ   لہ بیلے

مقالهٔ دهم در حرمت و رحمت ذوی الارحام و فضیلت وصلت ایشان بغیر استخدام وطلب جمال و جاه بشعار محاکات رجال و ترک توجه بحاله و نوال

هر که نسب شد[1] ز خلف روشنش — دولت بخت است که زاد از تنش

یک شبه خانه ار در نسب سرکشد — بر سر صد هیچکس او سر کشد

بر خط صد صفر نیاید بکار — یک خط و صد صفر بود بشمار[2]

مرد ز نداز خلفان بانگ کوس — تاج خروس است ز خون خروس

زاده که او مهره پیشانی است — در همه جا غرتش ارزانی است

مهره که افتاد برون از سر — بست بباز وش دگر سرور

یک شبه روشن ز بسی سلخ به — یک بر شیرین ز دو[3] صد تلخ به

سگ بچه بیش آرد و شیر اند که — آن ز یکی ده[4] بود این ده یکه

تیره بود دوده دامن تران — نور بود زاده نیک اختران

دود زنم دوده چو از روغن است — دیده از آن[5] تیره و زین[6] روشن است

آنکه ز آبا روش تنگ یافته — در روش خویش همان رنگ یافته

۱ شد خلف ۲ در شمار ۳ بسه ۴ ز یکصد بود این صد یکه ۵ ازین ۶ وران

کوره که نو دره توش[1] فراخ — رو نجهد حزم باریک شاخ

ـ لو ، مراد ارتن رنگین مجو ، — رنگ ز هر کاسه لاله نه بو ،

روحیه تواں حورد که گاه نوید — کاسه سیاه دارد و مطبخ سپید

حلق دعاگور یر فائده است — حای لایلف پس ازمائده است

کم لو دار حیرت زمانان فراغ — دیگ کجا پخته شود سر چراغ

آنکه کشاد لیست نکار اندرش — ماتک ز رئیت ضرر[2] بر درش

آنکه صلائیش ز مادم لود — نقد خیر ره تهش کم لود

دمدمه دیگ ز مادم صلاست — زمزمه جاه سر مرم صداست

گندم و جوراکه صفت نان دهی ست — خوشه پُر بر سر شاخ[3] تهی ست

ار پدر مرده ملاف ای جوان — گر به سگی جوں خوشی ار استخوان

گر پدرت ز انتت کامے نرسیت — آن حق او بود را آن تو چیست

از هنر خوش کتا سینه را — مایه مکن نسبت دیرینه را

در تو ز فضیلت جو زاں مشکلات — مد بود الحاق خطا بر صواب

بیحرد آن را رنجیاں حه باز — حرچه کند ماست ترال یا درار

نیست همه نسل کریماں عزیز — تخم حارست نسم تلخ نیز

رشت لود سفله نجا ـ بلند — کاسه خالی وصدا ـ بلند

[1] لول نصم لوں مارہ مسرہ بهدی ٹوٹی گوید ولہ ہم حواسد شاعرے گوید سے
آتے ار لولہ کورہ مجور ۱۲ [2] سریر [3] حواں

جاہ بلند ار نباید شدت ۔ چون ز تو بر برگ و زیر دست

ہیچ نخیزد ز بلندی شاخ ۔ برگ گُشن[1] سایہ فشاند فراخ

خویش تو خود را چو بود بیش خواہ ۔ خیز کہ خود خواہ نشد خویش خواہ

خازنِ بر عاقبتاں شد دہاں ۔ بوزنہ کاں را ست گلو توشہ داں

گشت چو مدبر چو بخویشی یکے ۔ خانہ پُر ادبار[2] شود بر تنک

بہر عروسک چو شود بوم[3] شاہ ۔ خرزہ ویرانش جہاز[4] مخواہ

ہیچکس ار سایہ کند لا شہ ست ۔ سایۂ موُ[5] دافع گرما کرست

زر چو فزوں ست گرہ تنگ[6] چیست ۔ سر چو بزرگ ست کلہ تنگ چیست

یا بزہ[7] افزا کلاہے کہ تنگ ۔ یا سرِ خود خرد[8] کن از زخم سنگ

زہ طلبِ اول کلہ آنگاہ خواہ ۔ بر زہ تقویم کہن داں کلاہ

نہ غلطم زر کہ دہی بہرِ زہ ۔ قیمتِ زہ[9] شد نہ عطا بر فزہ[10]

شہرہ مکن ہرچہ بخویشاں دہی ۔ در کفِ تست انچہ پریشاں[11] دہی

ہر کہ دم شہرگی اندیشہ کرد ۔ زانچہ شود شہرہ ہماں پیشہ کرد

سفلہ کہ دادِ نگہ بہ فقیر آورد ۔ نسبت جہت از وی بہ فقیر آورد

[1] گشن اور گُشن دونوں مترادف ہیں اس کے معنی بہتات، کثرت، انبوہ کے ہیں ۱۲
[2] از نار [3] بود [4] جہاز کے معنی ساختگی اور اسباب و رخت کے ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ ۱۲ [5] خس
[6] سنگ [7] زہ مغزی۔ گوٹ ۱۲ [8] تنگ [9] زر [10] زیادہ۔ افزوں
[11] بدریشاں

ایکہ بصد عربدہ با۔ نگہ زنی   تش بتواں باخت چو دا نگہ زنی

عرف بخواہی۔ علم رگیر   لیست الف لام درکار ہم ضمیر

گر تو شوی از ہمہ خویشاں بزرگ   در رمۂ خویش تشاں تو بہ گرگ

یا بہ پر خویش زحد بیش بہ   مست بر خویش بہ بر خویش بہ

سیم پدر بر رخ مادر مرل   لوسہ بیائش زن و بر سر مرل

گر ہمہ تہدستس بدہاں آوری   رہر بود چوں بزباں آوری

آنکہ سر انجام زنی نشترش   بہ کہ[۱] را ول بدہی تنگرش

آنکہ سر ماحت[۲] آزار جب   سر بسرش[۳] گر ہمہ خردی رلست

ماحن از انگشت چو بر تر شود   باتِ اندا ختن سر تر شود

خصم بصد دست گر افسوں کند   ماحن از انگشت جدا چوں کند

قرۂ عینت چو شد آزار جو   گریہ کناں دست خود از وے بشو

مو ز زیادت چو بر آید ز چشم   گریۂ بسیار کشاید ز چشم

ہست عصا در خور کوراں[۴] ملت   کوردلاں را ست سزاوار لت

رگ کہ بود کژ کشیدن سزاست   رشتۂ پیچاں بکشش گشت راست

[۱] شہرت کے لئے نام پیدا کرنا اچھا ہیں دیکھو اسم ضمیر کو الف لام کی حاجت نہیں
جو معرفہ ہے اس کے علاوہ قاعدہ معنی زرگیر کے لفظ سے لفظ علمی پیدا ہوتا ہے اس کی
تحلیل کی جائے تو زر م گیر زر کا ترجمہ علم ہے اور زر لعل اور پہلو کو بھی کہتے ہیں اب یہاں
حرف میم کا سارہ گیر رہا دو علمی ہوگیا ۱۲ [۲] ہم [۳] ماحن [۴] سرکش [۵] کوراں

گر شتر فرزند نیکو سیرت است | هر که بجز نسبت و عاق او نیست

عرق بی‌باکی[۱] بد عاصم شود | رشته بتعویذ محکم شود

دیر زید گرشه تا چو شیرین کسی | آب خورد شربت شیرین بسی

با دمنی با پدر خویش چند | کز سر اخلیل بر و تیشه فگند

آنکه تنت[۲] پارهٔ از جان اوست | قطرهٔ از چشمهٔ حیوان اوست

او چه بدارد ز تنت جان دریغ | وای که چون داری ازو نان دریغ

نطفه کزو کام رحم تر شود | جانور از رحمت مادر شود

قطرهٔ آبیست که از تف تاب | دانهٔ ناری کندش آفتاب

یک شبه رنج[۳] از تو که مادر کشید | با دو جهانش نتوان بر کشید

یکشبه را که دو عالم بهاست | کم زند آنانکه گهرش کم بهاست

زو که بشیریت فتوت بود | خونش خورانی چه مروت بود

سوخت ز تو مادر فرتوت پیر | آنکه بهشت تو شد از جوی شیر[۴]

وعدهٔ دوزخ چو به بیخ بهشت | دوزخی آتش زند اندر بهشت

لاجرم آتش چو زند شعله تند | خس نکند تیزی و بندانش کند

تا تو نخستی دل آبای خویش | پیش تو نامد بد از ابنای خویش

گر ز تو چشم پدرت دید خار | از پسر خویش همان چشم دار

ن۱ زیاکی ن۲ آنکه ن۳ آن رنج ن۴ تو شد جوی شیر

گرتو هی جون تو مدرگ حیرت است　　ورنه سگی زادهٔ تو سگ حیرا ست

نیش و جراحت نه رمردم دمّد　　اردم مار و دم کژ دم دمد

چون تو مدی گرز تو زاید تر　　خونِ جگر گوشه نه تهمت مخور

گر بجر . جود بخورد گر ره مار　　بچهٔ او نیز مرتو دبچه خوار

میوه که در بستر بخشش توئی　　خار رخو دهور که در ختش توئی

چون که بتن جثهٔ حیوانِ ماست　　گشت چو فاسد حلالِ جانِ ماست

شو ادب آموز پسر را ریش　　کو چو قوی تند شو اینش بیش

چرب کنی شانهٔ لورا رماں　　مور گسستن نه فتد در رماں

رادهٔ مد در مکن و کن مکش　　ما حنه ار دیده ساحں مکش

رانکه مداں گفتِ پدر نشنود　　ق　جز سخنِ جو یش دگر نشنود

این حدث مدر را اندر خروش　　آں همه تن برلبِ فرزند گوش

راده اگر خود همه خاکستر است　　سرمهٔ چشمِ پدر و ما در ست

حرس چو در خنده کشاید دهاں　　بوسه برلب که رمد حرس ماں

گرچه پسر دیده پدر ارجوں کند　　مردمش از خانه بروں چوں کند

درد کند گرچه که از دیده مرد　　دیده کندن نتواں بهرِ درد

ا جوں　۲ نیش جراحت　۳ بود　۴ رتو آید　۵ گر ره بڑے ساپ کا بچہ کرہ بھیا بت رہریلی قسم کا ساپ ہی　۶ پسر هم　۸ یعنی سی کنگھی کو تیل لگا لینا چاہیے ورنہ بال کھسوٹے گا　۹ او　۱۰ جربیاں

چون همه مردم زدو[1] دیده خوش اند | رنج بدو دیده بدو[2] دیده کشند

دوری ازین میوه گرانی بود | میوهٔ دل میوهٔ جانی بود

پرورشِ زادهٔ دشوار زیست | آنکه نه زاده است چه داند که چیست

سهل نماید بر ... تر و نان | محنتِ زائیدنِ آبستنان

گیر که مادر کند از بهرِ[3] خویش | ق | پرورشِ زاده بامید بیش

چلیپه ... را که ز جانِ دو نیم | پرورد اندر دل دُرّ یتیم

در ... قضا کین همه باهم نهاد | از پی آبادی عالم نهاد

گر نه دو آتش زده در خود رسند | دهر پر از جانوران کی شدی

زاده که شد جانور از تو هوست | دشمن جانی است چو بینی نه دوست

آدمی[4] از سینهٔ مفتونِ خویش | دشمنِ خود پرورد از خونِ خویش

گشت چو فرزندِ بد آماده خوار | جان طلبی نانِ و آماده دار

سفره ربا شد چو سگِ خانگی | طعمه برد بی حقِ پروانگی

حاضرِ مرگ تو و پُر[5] کرده دیگ | تا پزد از تو علف مردریگ[6]

لقمه چو بی غم بدهانش نهی | لقمه شدی گر زدهانش جهی[7]

خام خورد بچهٔ ... مادر مدام | پخته که آن خورد همش خوش خام

۱ بدو ، ۲ زدو ، ۳ بهر ، ۴ مرادمی ، ۵ بر ، ۶ مردریگ مرده کی میراث مرده کا اثاثه ۱۲ ، ۷ تهی ، ۸ کو

رنج کش طفل ستکیبا بود | بردرِ تس نار نه رہا بود
بچۂ طاؤس چو از بیضہ جست | دانہ خورد جست[۱] ز بالا و پست
بچہ کہ کبک و کبوتر کند | لرزہ کناں دانہ ز مادر کند
صید ہماں بہ کہ نشست[۲] خود ست | راحت مرد از کفِ دستِ خود ست
خواجہ مبادا کہ بہ پیرانہ سر | سدۂ فرزند شود بہر خور
دہ[۳] پسر از یک پدر آسودہ گشت | یک پدر از صد[۴] پسر افتد بہ دشت
ما حلقہ را کہ بود شوم چہر | بر پدر و مادر و خویشان چو مہر
سگ چو گہِ خستہ م فغاں بر کند | لقمہ ز دندانِ سرا در کند

حکایتِ مردِ برادرکش کہ قصدِ خونِ برادرِ خود کرد و گردن بہ تیغ داد تا گردنش زدند و خونِ خصمِ او در گردنش کردند

از پئے میراث۔ یکے خشمناک | ریخت یکیں خونِ برادر بخاک
ہیچ بخون ستہ رہیاے دست | یلش در پیرِ ولات گرست
دید دو سرناے چو بر بلند | یافتہ[۵] را آسیب[۶] گنا۔ بہ گزند
تیغ برآورده سیاست گرے | تا بہر آسیب رساید سرے
گرد سیکے از جگر مہر زا۔ | روے لبیّاف کہ بہر جدا

لا خود جست ۲ دست ۳ صد ۴ دہ ۵ یافت ۶ آشوب

گردن من زن قدری بیشتر | کوزید از من قدری بیشتر
وان دگرش گفت که بفکن سرم | تا هم و هم مردن او ننگرم
هر یک ازین گونه دران دستبرد | جان ز برای دگری می سپرد
مرد سیاستگر شمشیرگیر | ماند دران حال تحیر پذیر
گفت چه خویشی ست شما را بهم | وین چه طریق ست وفا را بهم
هر دو نمودند که یاریم و بس | وین دم یاری ست در آخر نفس
کرد برادرش ز نظارگی | سر بگریبان ستمگارگی
گفت به سیّاف که شمشیرکار | از سر شان بگذر و بر من گذار
دوست که هر جان خود از بهر دوست | من بکشم جان برادر ز پوست
هر که بدین گونه فتد در وبال | عیش حرامش بود و خون حلال
وان شغبه کان دو سه تن ساختند | قصه بگوش ملک انداختند
داد ملک آن دو جوان را خلاص | کرد بعدل این دگری را قصاص
مرد که با خون خود آورد دست | چون نگری دشمن جان خود است
خسرو از اهل رحم این مجو | قطع رحم را رحم الله مگو

مقالهٔ یازدهم در مفاتح فیض اماثل از مال و فیض اماثل از آمال و

ن۱ آن ن۲ دگرے ن۳ ردم ن۴ زن ن۵ ست – ن۶ یاریست ن۷ به
ن۸ این ن۹ اورا بدست ن۱۰ آنرا

فتح باب[۱] بروشان کہ قطرہ قطرہ گرد کنند و دریا دریا برگراں ریزند و لب تر نکنند و ماجرا ہے۔ [۲] آ ہر کہ اگر قطرہ از دست ایشاں بچکد جستیها۔ رسائل را از کاو کاو بکنند

تحریر کردم ہر[۱] مرا مدیستہ	نہ رسخا ملست[۲] دگر بیستہ
سیم کہ اندر کف مردم دہند[۳]	آہر ازاں نہ کہ بحا کس نہند[۴]
زر سود حوں بعاک اندرست	حاک بود ہر چہ بحاک اندرست
ہر چہ نخوردی و نہادی چو مور	حاک حور در روری تو حاک گور[۵]
حاص رہ ہر کرم آمد کرم	میں گر رقا فیہ[۶] ایک کرم
حانورے کو بحزار مردم ست	در علف یک شکم خود گم ست
آدمی ست آنکہ زبیروے کار	پُر کند[۷] او صد شکم و صد ہزار
حال چو ایں ست پس آدمی ست	کو دگراں را اسب لے عمی ست
آنکہ ردادن کف بخشندہ لست	کے زندار خوشدلی انگشت دست
مست چو شد لستہ[۸] ربا چیر و چیز	دست نیاری رد و انگشت نیز
مرد لسردی کف والا نہ لست	گر[۹] لس وے کف دریا نہ لست

[۱] ربرا مدلشہ [۲] میست مکوتر رسحا ملتیہ [۳] ہہد [۴] دہہد [۵] سک
[۶] کرراقلق [۷] نہ کند و صد شکم [۸] لستہ ماجیر [۹] کر

بسته بود پنجهٔ اهلِ حرام | گرچه بریزد نگشاید تمام
راد[1] چو کف بست گداپیشگی[2] ست | بندِ قلم موجبِ درویشی ست
بسته نخواهد گرهِ خود قلم | شد بخواهد دهی ازین رقم
گرچه کشائی گرهِ مرد و زن | به که نه بندی گرهِ خویشتن
خامه[3] تراش ست بهر جا سری | زانکه تراشد بسوی دیگری
تیرگران راست[4] ببازار نام | زانکه تراشند سوی خود مدام
تیشه که یکسر سوی خود رانیش | خنده زند ارّه و دندانیش
ارّه صفت قسمت و راست باش | نی همه چون تیشه سوی خود تراش
لطف بجای رهی که دوری بود | بر زن و فرزند ضروری بود
کیست کرم آنکه بمسکین دهد | نز پی شهرت[5] نه پی دین دهد
هرچه توانگر بتوانا فگند | وانکه[6] گهر باز بدریا فگند
آنکه دهد پر بپر و کم بکم | زاهلِ نفاق ست نه زاهلِ کرم
گر توئی از راهِ کرم زرفشان | پر بگدا کم بتوانگر رسان
خاک برابر که زکشت خراب | رفت بدریا و فرو ریخت آب
هرچه به نسبت نه فشاند کسی | خجل زاسراف نکوتر بسی
گرچه عطا در همه جا دلکش ست | هرچه بهنجار بود آن خوش ست

ن۱ زاده ن۲ گداپیشی ن۳ نامه ن۴ گرانست ن۵ شهوت ن۶ زانکه

دیده که از سرمه دلیلش دہند | سرمه نه ارحمیه مبلبتیں دہد
دادن مکرم تر فنے شد ملد | دادن مسرف نزه[1] ور شیخند
آنکه دو ہم جامه ندارد بیت | یحر دست ار دہد آبرا ندوست[2]
تنقه که بحر شید لسر[3] مافقہ یر | رحم مکن گر بمرد گوہر یر
صحن جہاں[4] شد جو خزانی نتاں | باغ بود برہمه وز زر[5] رفتاں
آنکه تونگر بزرست و مال | گر ہمه بدہد بود اسراف مال
ار دویکے حتم کرم[6] رسے بود | وز سه یکے قسمت[7] خیر الامور
بردلی آں نه که لطافت بود | بردلی از وام حماقت بود
حکم سخا نست[8] نه بار حیر | از درمے دانگ[9] ز دانگے نشیر
کیست سخی آنکه روانت[10] دہد | ہر چه دہد ہم برمانت دہد
کس نه روش رائے وان ترکند | کانچه بیاید[11] ہم راتر کند
آنکه نه بخشش[11] دہد ار باده روے | وام ستاں باشد و بد[12] ده بحو
وانکه گرش خنده ر[13] نی جائے ہست | بخشش دوانه و طفل ست مست
نے[14] حرد اندایں ہمه ہست مد | گر ہمه[15] خود حر کند سے حرد
ابکه سخاوت ہمه ورے مے کنی | وائے[16] اگر سے بحوری کے کنی

[1] بره گناه ، [2] سوت [3] بمردے [4] حس [5] حوں وناں [6] کرد ست [7] قیمت [8] ر [9] کیست جوار دانگ [10] است دہد [11] حامد [11] بهد [12] بد ه [13] سحاے [14] اسے حرداں [15] در [16] وه که

زشت بود مرد را اسراف نیز — [illegible] بجوانمردی او بی خبر

جود نه از پیری [illegible] دلیس — قسمتی از قدر منال [illegible] دلیس

نیست تقاضا [illegible] جوانمرد خنگ — شاخ چو پخته است چه حاجت به سنگ

پیل خورد چون علف ناشته برد — بس که فتد بهرهٔ گنجشک و مور

شیر که بخشش همه خندان دهد — قوت کلاغ از بن دندان دهد

عربدهٔ سفله که احسان نیست — غلغل ابر است که بارش نیست

عشوهٔ زرّاق بگنجینه در — عکس درم هاست بآئینه در

برگذر از حیلهٔ عشوه فروش — کو فگند لقمه [illegible] ا بگوش

خواجه که لوزینه بگوشت آیدش — [illegible] که بدهان لذت نوش آیدش

وانکه شد از عشوه دهان عشوه خر — چون بط کور است بگولاب[1] در

کس نکند مایهٔ مدخل ترا [illegible] — جز ملک [illegible] ناشته بخشم و خراش

تا نخورد تیر[2] [illegible] پولاد سنگ — [illegible] نکند زر ز جگر گاه تنگ

آن که بدادن دل تنگش بود — تنگ دهد[3] [illegible] بجنگش بود

کوزه که باریک بود بار[4] [illegible] — زو همه باریکه [illegible] آید[5] [illegible]

دادن مدخل که نباشد بسی — میل نباشد که پذیرد کسی

شیشه گلاب [illegible] که چکاند بدن — هم بدو [illegible] قطره بگویند [illegible]

(۱) بگوراب (۲) آهن (۳) دهد (۴) تول (۵) [illegible]

دستِ حوان مرد بود گنج بار — دستِ نگوں هیچ نگیرد قرار

دست ستان سست تا سده را — دست نگوں ست رساسده را

یعنی اگر تو دهی از کف درست — سحده کند دست رهیتت سحر

سر بهدار دامنِ پر آدمی — یله جو پر گشت سوسد رمین

پیشِ قیاسده که ریزد برون — گرد دچیده صرورت نگوں

گرم روی کس که برآئی بلند — کرحسکی در رمیں افتی ترند

شعله کند سر سوی بالا ز خاک — قطره نگوسار فتد در مغاک

یاده آمیحت دهد اختر شرار — یامستاں هرچه ستاسد بار

منزلِ مهماں سود هر درے — بارِ غریباں کشد هر سرے

حس که کند پرسشِ گرمت نگیر — کاتش حاشاک بود رود میر

بوم نشست طعمه خورد در دوار — باز رود طبل زناں در شکار

مرد دلیر ار چه زحون گاه سیر — سرح کند روی خود و روی غیر

کارِ جوانمرد نه ریح زردی ست — مردی در ریز جوانمردی ست

دور نود ... له رحود دعا — هیچو حلے زعرق وار ستما

می طلبی ار ملکِ نیسته کوں — کاسه شتاں دار و صراحی نگوں

سوحته ستاح که بدار دخی — ریحته دسته که بدار دسے

۱ لامی ۲ سحده کند مین تو دست بحست ۳ برار ۴ حرے ۵ ریزد

هر چه ... که امروز توانگر دهد | روز دگر عاقبتش بر دهد
قطرهٔ باران که بصحرا کم است | چون برسد وقت جو و گندم است
هرچه دهی مزد طلب کن نه نام | نام خود افتد بلب خاص و عام
باش درختے که برآرد ز شاخ | سایه خود از برگ بیابی فراخ
نام سخی بر شده و پرواز کرد | زانکه ز خود لب بگر زر[۱] باز کرد
نام بخیلان[۲] بزمین مانده است | زانکه زدش سنگ گران هر که هست
هرچه کرم بهر خدا گستری | مزد بری نام نکو بر سری
وانچه بنام کنی از خویش دور | حاصل نام تو چه باشد غرور
زر زیسته نام نه بخشد کریم | نام ستان هیچ ستاند بسیم
سائل اگرچه[۳] بفریبد و فسون | دم دهد و مال ستاند ز دون
از خرد آنکس که توانگر بود | زر دهد و نام[۴] خرد خر بود
آنکه دم دست داد مسیح است اگر | مرده نه[۵] هست هیچ دمش را مخر
لیک چو درویش نفس راند[۶] و بس | عیسی جان دانش و بستان نفس
وانچه[۷] دهی چونکه دهنده خداست | منت بیهوده نهادن خطاست
وانکه متاعیش بمنت دهی | اجرت بار است که بر وی نهی
بار که مزدور چو پیلی برد | یک من و یک دانگ به بیلی برد

لـ۱ خود لـ۲ بخیلان لـ۳ کزین لـ۴ باد- لـ۵ باز لـ۶ زاند لـ۷ وانچه که بدهی چو

داتگ توچون کوه نگردن نهد[1] — تاکه آرد که بداں تن نهد[2]

هر چه دهی سی ده و مست مه — زانچه پشیمان شوی آن خود مده

پیشتر از داد کن اندیشه یاد — تا نشوی بیش پشیمان رداد

کار که اندیشه کنی پیش ازان — هیچ پشیمان نشوی بیش ازان

هر چه که نتوانی ازان خواستن — زشت بود دادن و واخواستن

کس زرهین بازنه لیسد لعاب — قطره که[3] از خاک رود بر سحاب

نحل بود گر حسدِ ناتوان — هر چه دهد باز ستاند روان

نیست درین وقت خود آن آدمی — کو برساند به[4] جوری می

مختر ماسد درین روزگار — تنگ دل و ظالم و افسوس خوار

گاه سخا از پی نان جوین — کر بکشد دو عالم درون

دانه شان مرغ ندارد امید — کاسه شان لیسه وسی سپید

نقش درم شان ز تمنای دل — مقله دیده[5] است و سویدای[6] دل

گرچه خدا شان ز رو نعمت سپرد — دولت شان داد و گدائی سرد

پاک روانی که درین دل رود — حظّها ز همه حاصل رسد

چون دلِ پاک از کرم آراستند — مال چه باشد که زجان خاستند

---

[1] کند [2] تا که دارد که بدان تن کند [3] او [4] به [5] دیر

[6] سودای

حکایت جوانمردانِ تشنه که شربتِ آبِ زندگانی را فدایِ یکدیگر کردند و خود با خشک جانی خشک آوردند و خشک گشتند

کعبه رویی چند بگرمای تیز — تشنه افتادند بدشتی حجیز

چون بقدم طاقتِ گامی نماند — خون بجز جرعه بجامی نماند

بر لبِ تفسیده قفا می زدند — زاندهِ مردن سر و پا میزدند

دستِ اجل خار زهر بندِ شان — بیخودی از پای در افگندشان

ناگه از اطرافِ بیابان و دشت — ناقه سواری سوی ایشان گذشت

سوزشِ شان دید درونش بسوخت — از تفِ هر سوخته خونش بسوخت

گریه کنان آمد از اشتر فرود — بر سرِ هر تشنه روان کرد رود

شربتی از مطهره در طاس ریخت — زانچه خضر در لبِ الیاس ریخت

پیشِ یکی برد که این را بگیر — چشمهٔ حیوان خور و تشنه ممیر

او طرفی کرد اشارت بیار — کوست ز من تشنه تر او را بیار

چون سوی آن برد چنان کوثری — کرد روان او بسوی دیگری

جمله چنان هر یک از ایثارِ خویش — مرگِ خود و زندگیِ یارِ خویش

۱ بگرما به ۲ بر تن ۳ ل ریت کا سسل ٹیلہ ۱۲ فرہاد ۴ ناگہ از اطراف ۵ بر ۶ زندگی از یار

دور چو ساقی رسـر آر عار کرد | چشم حریفان قدری بار کرد
مست بحتیں کہ بخورد آں شراب | گشت مزاج ارسکر آتش حراب
حواجہ صلا گفت و حوابش بود | حاک شد آں تشنہ کہ آتش بود
زگراں بردچو آں آب سرد | آں ہمہ را نیز شاید آب خورد
آب بر د کاتشِ شاں مردہ بود | حاں زمیاں رحمت حود بردہ بود
تربتِ حود حوز تقار دل نشاند | واسچہ زلب حورد زمژگاں فشاند
ماند بحیرت رحیاں مردیئے | کاینست جدا گانہ حواں مردیئے
ہست حوامردِ درم صد ہزار | کار چو ناحاں فتد آنجاست کار
اے کہ نداری روشِ آں سراں | چند چو حشر وصہ ، دیگراں

مقالۂ دوازدہم در منزلتِ شہیدانِ مغفرت نوش کہ از مقاتلہ غزا بشرفِ درجات برآیند و مذلتِ شاہدانِ مقنعہ پوش کہ از مقابلۂ غابطرفِ درکات گرایند و شکستنِ آں رشت گوہرے کہ نرم آہنِ اورا ار موم روی بتابد و تیغِ گوشتینش سنگ را بشگافد و آب دادنِ آں دریا کہ قطرۂ موجِ او ہمہ دوزی میں را

۱) حوالی ۲) آمدے ۳) فشاند

بگیر دو او بیش خویش از حیا پرده باد [illegible]

ای بغزا [illegible] کمر بر میان — باخته سر در ره سود و زیان

جهد تو گر [illegible] از بهر خدا [illegible] — با نیت [illegible] صدق بمیدان در [illegible]

عربده ولا [illegible] ز [illegible] دور کن — بلکه ز سر [illegible] نظر دور کن

تیغ ع [illegible] ز مرد نکو را بود — تیغ زبان لولی کو را بود

مردی اگر شور فغان و دم — زال ببازار همین [illegible] تم ست

گر صف از خصم بجان آوری — مردنئی چون بزبان آوری

تیغ که او جمله زبان [illegible] بس — آنچه کند باز نگوید بکس

بازی اگر نیست [illegible] او [illegible] در تو بیش — این ادب آموز هم از تیغ خویش

تیغ بود نزد زبان در دریغ — زانکه نگنجد بنیام [illegible] دو تیغ

زان لب [illegible] سوفار بزه در خور [illegible] — کش هنر افزون و زبان کمتر [illegible]

کرده که گویند نباشد بسی — خاصه که ناکرده بگوید کسی

مرتبه باز بود [illegible] — زانکه ز صد کرده نگوید یکی

نعره بیهوده زند ماکیان — زان خورد آلودگی خاکیان

لاف ز پر مغز مجو ای [illegible] — باد شکن باشد چه [illegible] شیر

۱ ابصر ۲ بادی ۳ تیغ زبان ۴ سخن

بس عزگویا کہ چو درمی نشست — کم نہد خویشتن از پیل مست

چوں شود اردو حریف آرمای — پای چو ستالش بلعر درجای

شو نگہہ معرکہ تمثیر گیر — کیست کہ درمی شود دستگیر

مست کہ درکوچہ زند لاف جنگ — سخرۂ طفلاں شود از زخم سنگ

حلوۂ لے جنگ بصحرا درود — ہست چو پاکوفتن لے سرود

گرچہ تن مرد ممرّدی برست — زینت اسلام ازاں برترست

نیست کہ برانگشت ہنگام نست — ورنہ انگشت شہادت نشست

گاہ عزا تیغ زناں عنیور — جاں کہ کند از تن مردانہ دور

لے ریبے دخل زیادت کند — کریئے اعلاء شہادت کند

لاحرم آں تیغ کہ برسرخورد — سرنتے از چشمۂ کوثر خورد

ورنہ ایں خنجر چوں سد شو — جاں بدہ و زندۂ جاوید شو

نامہ کہ کشتن نہ بدریا نواں — تیغ بیک قطرہ شود یدرواں

ہرچہ حبراں بست بمیداں لاف — مردن مردار بود درمصاف

کشتہ کہ رحمیش لعارت رسید — عارتی کشتہ سازد شہید

پیش گروہہ ریں صحرا شتاب — کشتہ شود دہ زعش اریک کباب

عازی رسمی کہ لعارت رود — ہست چو حاجی کہ تجارت رود

لا من اسلام ۲ ہی ۳ رماں ۴ کمد ۵ جاں بدہ زندہ

چون زحج آنسوست تجارت گهش | کعبه طفیلی بود اندر رهش
آنکه غزا خوانی و جوئی جزا | گر غرضی هست نباشد غزا
رو بغزا دل غرض آلوده دار | جهد خودست این نه جهاد خدا
تاختن غزکه عبادت گریست | از پی رعنائی و غارت گریست
جلوه گری کو بکند جمله تند | هست چو پیکان زراندوده کند
تیغ که دارد بعمل حرف تیز | زنگ دراز صفحهٔ او گو مخیز
زیور عروسانه کنند از ملوک | تیغ بود آئینه و نیزه دوک
مردمی گر زیب سر و تن بود | هر زن آراسته بهمن بود
آنکه نه از صدق دلیری کند | هر چه آرایش سر شیری کند
زن صفتان را زره و جوشنه چند | زشت بود زن روش و دشنه بند
مرد نه بیند مگر اندر خدا | غرهٔ خودبین بود و خودنما
پر دل اگر ساز ندارد بجنگ | بازو دستش نه بس اسباب جنگ
گیر که تیرش بدو انگشت نیست | تیغ بمشت ار نبود مشت نیست
مرد که آهن دل و روئین تن است | نه زرهش حاجت و نی جوشن است
تیغ نه بینی که بهنگام کار | برهنه گردد ز پی کارزار
بازو از آهن که شود صد منه | کار مجو از پی پوید آهنه

۱ نکند ۲ عروسان نکند ۳ هر دل اگر زیب ۴ در مسی ۵ بس از ۶ رچو نک گرچه

حمله کند شیر بر آهو دوان   گرگ[۱] به حنده به بر گستوان

چون ریئے زرم خرامی روان   جوے سلامے که بیابی ربون

چون تو رونی کی ار بسار خویش   کے فگنی سر بر انداز خویش

شاخ گوزن ست سه گر باشت   شیر یک انگشت و یکے ناخنش

هست نهنگ آنکه رسے جوشی   لشکد ار ماهی یا صدمی

ماخه سلاح ار دل ترسان کند   راں سر حملت نگریان کند

تا شکوه است دل صعدراں   خود نه زیباست لفرق غراں

هست سحا تا سر شاهین شاه   بر سر کل مرغ زرید دکلاه

ماده و تن ار سینه مدارد توان   نیست نه پیتان رمان استخوان

آنکه شدار مست حمله زرد و کبود   خود زره و تیغ کمود تن چه شود

در صف کین گونه یک زرد روے   زرد کند گونه صد کینه جو ے

مرد که رویش زغم اگشت زرد   سرخی رو بایدش از عازه کرد

زرداران گرد و مرد لیم   کر رخ او خون نگریز در بیم

آنکه همه جوش گریز و زرد روے   او بچه سان ایستد آخر بگوے

مرد شکم رهره نخوید ستیز   از تکی لرزه کند تیغ تیز ر

۱ رستاخیز ۲ ...ی ۳ لشکر ۴ ...ق ۵ ...خول

۵ عر المنح ڈریوک تر دل ۱۲ ۶ مصحف کرگدن یعنی گینڈا ۱۲

باز بسے مرد کہ در جائے جنگ ، زرد شود روشن زصفرای جنگ

ز غصہ با شیر بسرخی درست ، شیر کہ زر دست دلاور ترست

چند گزیں مرد کہ در کار زار ، لشکر ترسندہ نیاید بکار

آب کہ او خیمہ زباران کند ، دائرہ از آب سواران کند

خاک بر آں دائرہ کز ہیچ باب ، گرد نہ خیزد ز سواران آب

سر بصد تیغ کسے در خورست ، کوز پئے تیغ ہمہ تن سرست

چوں سر لشکر نبود گردنی ، تیغ ضروری ست بسر خوردنی

شہ چو دہد دل بدلیران جنگ ، شیر شود بچہ روباہ لنگ

طغرل و شاہیں کہ چناں پردلند ، شہ دل شاں داد ازاں مقبلند

دل ندہد کس چو بچرز[56] و کلنگ ، حوصلہ پر سنگ و ندارند سنگ

آنکہ شادلیش[57] بہیجا دراست ، گرچہ ضعیف است تواناترست

بیضہ کہ برائد از جائے خویش ، نشکندش پیل تہ پائے خویش

حملۂ بے صرفہ مکن در نبرد ، کشتہ بسے گشت زنامرد مرد

جنبش کورانہ کہ شد جائے طعن ، دور ست زند طعنہ و بدخواہ طعن

شیر دلانے کہ تگ آموختند ، حملۂ شیران زسگ آموختند

۱. بغضب ۲. بردی ۳. چیدہ ۴. دائرہ آب ۵. مقبلند

۵۶. چرز ۔ چکاوک ۔ یا تگدار جو پرندہ جانور ہیں ۱۲ ۵۷. شادی بمعنی ثابت قدمی ۱۲

ارتعبِ یک سگِ جنگ آرماے   دہ سگِ درّندہ سماد بجاے

سگ نہ تو نہ گیر[١] کمی ارسگ بحنگ   حواہ تو آہو کش و خواہی پلنگ

دل طلب ارمرد نہ[٢] اندام و تیت   مار سبک ماستد ولگ لگ دریت

تیر بپکل نود جوں سست تر   استکرہ رحُرد بود ماده پرّ

معرِ حواصل حورِ ستقر[٥٣] بود   یرہ تہی تیر میاں پر بود

مرد مہیں[٤] کو سطر کمتر ست   مورچہ تیغ یلارک[٥٥] حور ست

میں کنہ حرد مداساں دلیر   کور دلیری بحور دحولِ ستیر

دشمنِ باحیر بہحار گُست   یتہ لسیلی نہ حیقار[٥٦] گست

رتو کند یتہ جو ستر رلی   حود شوی آزردہ جو حجر[٧] رلی

تیر یکاں خورش کرگس ست   پرگس سرکہ ساری بس ست

معرکہ بردی کہ رحاں تست امید   گلشِ سوری بود و برگ بید

واے راں مردی دمام آوری   گر تو لعیرے برسد یادری

مادر روں ہمسرِ تو ریر تیغ   تو سر حود گیری ارآنجا دریغ

سے کمی ارسگ کہ جو یوید دلیر   مار حرد معہ ہم حود دار تیر

١ یکے   ٢ کہ   ٥٣ ستقرِ بار اور ستکرہ کی طرح ایک شکاری جانور ہے اردو میں لگر کہتے ہیں ١٢   ٤ میں   ٥٥ یلارک شمشیر اور جوہرِ شمشیر ١٢
٥٦ حیقار ایک قسم کا کر ہے ١٢
٧ بحج

باش چو باغندهٔ طفلان بحرب — کو بهوا بر جهد از بهـ ـ ضرب

گوی مشو کوز یکی زخم کر ... ن — سرزده پوید که نه بیند ز پس

جلوه کن ... مرد بروز وغا — ... بخند د بگه آ ... شنا

آنکه دل او بپرواز ... — ... دل بدخواه پراند ز ...

مرد دلاور که چو شاهین پرید — پشت ... پرنده به پریدن که دید

وانکه ده پشت ... دلاور بود — پشت ... ازرو ... نکوتر بود

در ... شیر ... که گریزد ز جنگ — ور ... تا نه نشاند خدنگ

پشت ... بداں دادکمان در مصاف — تا فگند ناوک ... پهلو شگاف

آنکه گریزد بقفایش ... — وانکه زبون گشت گزندش مجو ...

زن بود آن مرد که مردی نکرد — کشتن زن شوم بود در ...

گرچه که سگ عربده خندان کند — خنده و عفو از بن دندان کند

مرد چو پیش تو زبون شد ز جوش — سگ ... ز تو به گر نشوی عفو کوش

در روش مرد که فرزانگی ست — قتل زبونان نه ز مردانگی ست

ے۱ باغنده اور باغنده دونوں طرح صحیح ہے۔ اس کے معنی ہیں روئی کا گالا ۱۲

ل۲۔ بیکی ل۳۔ بپرد ل۴۔ یدوزد ل۵۔ ز ل۶۔ آنکه

ے۷ پشت دادن۔ مدد کرنی ہمت بندھانی ۱۲

ل۸۔ بجنگ ل۹۔ بران ل۱۰۔ کشد ل۱۱۔ خندهٔ عفو

ے۱۲ کار از بن دندان کردن۔ محاوره ہے۔ جیسے اردو میں سر آنکھوں سے کام کرنا یعنی نہایت رغبت سے ۱۲

ل۱۳ نوش

بستہ ناکس گرہمہ گریز بود　　زانکہ بلنگے نرسن ربود
واگی کشتی مرد بسر آزمائے　　بیر مکش جز رضائے خدائے

حکایت آن سگ کہ آب دہن بسوئے شیر خدا انداخت از خشم حیدر کرار کرم اللہ وجہہ ہائی یافت و دیگر بار او را بہ کشت

مد اسد اللہ لو عا در مصاف　　با یکے از کینہ وراں در طواف
حملے کرد سوار دلیر　　گرسنہ تیر دہ سیاہ بزیر
تا میاں کس نکشن از دست نبرد　　شد دو سوا آلت پیکار خرد
ہر دو دلاور چو یکیں آمدند　　گرم ز توسن بزمیں آمدند
دست بہم بردہ زاں داوری　　پائے فشردند بزور آوری
حیدر کرار بسے کرد جہد　　کاخر دشمن زمیں بر دہد
یوں گہہ آشند کہ بحوں کردلس　　دور کند مار سرار گردلس
رو بدلیری سگ رور آزمائے　　آب دہن برخ شیر خدائے
سخت بہ پیچید بخود ہم از دہا　　کرد رہ تصدیہ بد مخالف رہا
بس کہ درآویخت در وخشمناک　　کاش ردہ را نارد گرز دبجاک

۱ نعار مصاف　　۲ گریز بد دل۔ ڈرپوک ۱۲　　۳ رزاے
۴ کہ　　۵ پیچید　　۶ کار

زو سرش از خنجر و سینه شگافت — سر زده در[1] پیش پیمبر شتافت

گفت رسولش که چو خصم درشت — بر زمین آورد بصد حیله پشت

چیست که بگرفتی و بگذاشتی — بار دگر دست بخون داشتی

گفت نیوشنده ایزد شناس — کایزدم آورد بمغز این هراس

من چو شدم چیره بر آن سخت کوش — آب دهن زد برخ من ز جوش

در غضب آورد مرا نفس خام — در دهن نفس نهادم لگام

کانچه غزا زین[2] غضب آرم بجای — بهر خود است این[3] نه ز بهر خدای

گشت ضروری[4] که رها کردمش — پس ادب از بهر خدا کردمش

آنکه جهادش ز پی دین بود — این کند و شرط غزا این بود

مرد غزا جز[5] ز پی دین نکرد — دید بس خسرو اگر این نکرد

مقالهٔ سیزدهم اندر رزم شاهان در رعایت بی‌پناهان و اعانت دادخواهان و تجلیهٔ اعمال ملکی بجمعیت انصاف و تجلیهٔ اعلام ملکی بعدل معدلت و دراز دستان ستم را بازوی تهاون بریدن تا کوته دست بوند و زیر دستان بکرم رآیند

[1] را [2] زان [3] آن [4] ضرورت [5] چون

نعت [illegible] تبرا شوند

[illegible] — تخم ستم در دین کشته

[illegible] — [illegible] عمر که سالیست

[illegible] — [illegible] گشت گاو [illegible]

[illegible] — [illegible] آتش برد [illegible]

[illegible] — [illegible] انجام کار

[illegible] — [illegible] ورق [illegible]

[illegible] — گذرد [illegible] آسمان

[illegible] — [illegible] جامه [illegible]

[illegible] — [illegible] دلیل [illegible]

[illegible] — [illegible] نور خدا شد

[illegible] — [illegible] حمله عنایت کند

[illegible] — [illegible] دل که گلستان [illegible]

[illegible] — [illegible] رعایت کند

[illegible]

اره صفت قسمتی راست باش — نه همه چون تیشه سوی خود تراش

دشمن اگر خود همه پیش و پس است — عدل ملک حرز روانش بس است

زاد مسافر قدم سخت اوست — سنگ مقام محک بخت اوست

تیغ بعدل آینهٔ بادشاست — چون به ستم رفت کلید بلاست

غمد که از تیغ بود فتنه زاست — باز هم از تیغ نشیند بجاست

آب کند گرچه بنا را خراب — زود فتد گر نه رسانی بآب

شه که به بر تخت تمکین بود — شیر شهد رده پشمین بود

گرد بلا هر که در اسلام جست — از خوی پیشانی شاهان شست

شه که بشب تا بسحر می خورد — روز بجز بید غم دین کی خورد

رخنه شود ملک بفرمانها — اره شود تیغ ز دندانها

گر نبود کن مکن خسروان — خانهٔ مرطوم بگیرد عوان

ور تو نه بیم ملک آزادیست — بوزنه را رقص نه از شادیست

مرهم ملحد بملک ابر فق و عطاست — در همه جا حکم سیاست خطاست

موی که پیچیده ز بی شانگیست — گر تو زنی استره دیوانگیست

شانه بسر ها هم ازین برده گوی — کو بزبان فرق کند مو بموی

استره یکبار سر ستبر دون خوش است — زان همه زوی سر اندر کش است

۱. درم ۲. بر ۳. رود ۴. بش ۵. همه زین بنده گوی
۶. کش ... ینه بکم ۱۲

تا بسلیمان نه رود درد[1] مور — منهی کر باشد[2] و جاسوس کور

شه که بود عصمت عالم ز دور — آفت فتنه است بر اهل حضور

هیزم سوزان که به آتش درست — ور چه بلندیش که خاکستر ست

ور چه چراغ آنچه تمکن کند — طاق سیه زاویه روشن کند

تا نکنی خدمت سلطان دلیر — تیغ و سنان[3] دید[4] از اندام تیر

گرچه ملک به بود و پر خرد — بد شود از کارگزاران بد

خواجه که دامن بکفایت کشد[5] — بیرهن از بیر ولایت کشد

گربه که شد عطسهٔ شیر ژیان — زود برد طوطی لحم احوان

تا کف دستور در انگیزش ست — نوک قلم نشتر خون ریزش ست

آنکه را از تیر رو کلنگ — پست چو آید برش قصاب چنگ

آنکه مرادش درم[6] اندوختن[7] ست — پیشهٔ او سوختن و سختن ست

نعل سلیمان چو بدیوان رسد — ز آدمیان ناله بکیوان رسد

بر در بزرگان دمات شعار[8] — نیست روا عتق محرر زبار

طائفهٔ خامه کشان[9] دردناک — در رقم خویش چو افگنده[10] چاک

یک خطشان سی تنکه و هیچ نه — حاصل ازان جستو دگر هیچ نه

آنکه خط راست کشد از قلم — بین چه کجی هاست بر سر رقم

۱ دور ۲ باید ۳و۴ کند ۵ آید ۶ دم ۷ بعض جمع کرنا

سمتش ملال کرنا ۸ شمار ۹ دور ۱۰ افگند

صد فنِ بوجهل بد فطرت ... نهند | تهمتِ این علم بحیدرؓ نهند
آنکه کند خانهٔ خلقت خراب | کافی و پرکار کنندش خطاب
وآنکه جو ... روش[۱] بسوی حق ... | خنده زنندش بزبان کاحمق ...

خامه صریری که سگالد همه | از فنِ شاں زار بنالد همه
کرده وقف علم را بنیاد علم | بر همه را د ... سزا ... قلم[۲]
هست قلم کاتبِ وحیِ خدا | خواجه کند آلت دزدیش وا
وه که ازاں پایهٔ چ ... حاصل کنی | کآلتِ حق آلتِ باطل کنی
خواجه خورد لقمهٔ شیرینِ خویش | خامهٔ ساعی[۳] بکمیں گاهِ نیش[۴]
زخمه[۵] خورد خوش منش از بدفعال | زهره[۶] ز عقرب فتد اندر وبال
کار جهاں چوں بگذراں[۷] گشته ... | کوش[۸] به نرمی که درشتی خطا ...
خس چو پراگند بصحنِ سرا | رفته بجاروب شود ... ها
هیچکساں چشم ... نرگس کم زنند | مورچگاں پلک ... بر هم زنند
ظالم اگر خود بزماں[۹] میر گشت | تا نشوی خوش که زبوں گیر گشت[۱۰]
کژدم اگر خود تهِ خاک و خس ... | ... کش کژدُمی در پس ...
گرد ستمگاره بخویشی متن | کژ ... تو بهرِ تو با فد کفن

ن[۱] رو ... ن[۲] ... ن[۳] خامه ن[۴] خویش ن[۵] زخم خورد خونش چو آرند قال
ن[۶] برو ... نجوم زهره سیاره کو بُرج عقرب میں وبال ہوتا ہے ۱۲ ن[۷] بکجی ن[۸] عیش
ن[۹] به بروں میر گشت ۱۲ ن[۱۰] ...

روبہ صحرا بہ سگِ خانگی ق گفت کہ چیدا ز دمِ بیگانگی

داد جوابش سگِ روباہ گیر تا نگرفتم رہِ تو راہ گیر

فاختہ با گربۂ بیداد[۱] کیش ق گفت بحلق تو ہم طوق خویش

گربہ بصد عجب[۲] بر و سر افگندگی گفت ز تو طوق ز ما بندگی

نغمہ زد ارنا سلطے ماعقاب رفت پیِ رخنۂ چیکش[۳] بخواب

گرچہ عوان لقمۂ نیکو خورد ہم لگدش نام بد ایجا او خورد

سینۂ مرداں کہ جہاں پاک شد نام د راز آتشکدہ خاشاک شد

ظلم بداں سے شود از بید پاک خاک شود سایۂ بحر رخاک

ظالم مفلس چو سگ کوچہ گرد لابہ کناں پیش[۴] در دہرِ خورد

یکدم اگر حیف[۵] فرود تر مزید گرگ درندہ است برائے گزید[۶]

تحنہ چو بر داشت کمانِ ستم زہ کہ کند آنکہ چپان[۷] شست ہم

شاد شود سگ چو رود در جنگ دست بہ دستل چو کند رقص لنگ

بیں ستمگارہ مگس لیستہ گور رانکہ قراداں برید اسپ[۸] لوز

کے بطرِ ستہ بسواراں رسد پرورش از کارگراں رسد

در تفِ خورشید بعرقِ جہاں سایہ را رست بہ از آسماں

۱؎ بیدار ۲؎ کونہ ۳؎ چنگل ۴؎ رود ۵؎ رسد ۶؎ گرسد ۷؎ چو بست

۸؎ چیتہ کی سواری کا گھوڑا اسپ لوز کہلاتا ہے کیونکہ یوز چیتہ کو کہتے ہیں ۱۲

گرد تنہ گر نہ بپوشش تنی | تیغ بیفگن کہ کم از سوزنی
سوزن پوشندہ بدین یک ہنر | گرچہ فرو برد بر آورد سر
زرکہ نہی گنج بہر گوشئہ | یاد کن از فاقہ بر توشئہ
ناں خورش دہقاں جلیبہ | مشعلۂ بیوہ زناں ماہتاب
میر ہمہ گنبدم دہقاں خورد | بذر گر از قرص جویں ناں خورد
مہر زمین تو ز دور سپہر | در ہمہ یکساں نگرد ہم مہر
گر پدر رفت گشت جہاں عزیز | کوش کزاں بیش بگنجے تو نیز
موزرنشیند چو بروں رانیش | کوہ بہ گنجد چو بگنجانیش
خار یکے را چو بیا در رود | گوشہ ازانجا بدروں تر رود
گل بگل اندر خزد از کوہ بیخ | خاک بتہ خاک زنیر و بیخ
تاجوراں را کرم خاص و عام | از پے نیکی نہ از بہر نام
بر تر ازاں شد بہ بزرگی سریر | کو شود از نام بزرگی پذیر
در تو کنی نام بزرگ اعتبار | بحر سہ حرف آمد و قطرہ چہار

[1] اس شعر میں بوجہ تجنیس کے اشکال ہے معنی صاف ہیں۔ پہلے لفظ "تنہ" میں یا مجہول ہے اور دوسرے میں یا معروف مطلب یہ ہے کہ اگر تو کسی بدن کے لئے کپڑا نہیں سی سکتا ہے تو سوئی سے بھی تیری کم وقعت ہے تو نے ملک ستانی تلوار کیوں ہاتھ میں لی؟ اگلے شعر میں یہ کہتا ہے کہ سوئی چونکہ کپڑا سی کر پہناتی ہے تو اگرچہ اس کو محنت پڑتی ہے کہ سر کے بل نیچے جانا پڑتا ہے لیکن پہنانے کے عوض پھر اس کو سربلندی نصیب ہوئی ۱۲ [2] زنی [3] سلطاں
[4] تو نگر [5] بگزرد [6] مینہ [7] بگنجد [8] بروں [9] زیر و ب [10] تاجوراں را ست
[11] نام سر ست۔

رو که ستانی ستم دامی ست — ور چه دهی مایهٔ بدنامی ست
ذلّ ستمگار نشد سودمند — نام ز انصاف بر آید بلند
پیشهٔ قصاب چو گیرد شبان — گرگ مسلمان شود و بی زیان
قدر من از قدر تو گر اندکی ست — خون من و تو بر راحت یکی ست
گر تو شوی رنجه ز آسیب خار — چشم و دل غیر بر تو بین فگار
هر چه که بر خویش نداری روا — بر دگری نیز نباشد روا
در گنه غیر کرم پیش گیر — در محل تیغ سر خویش گیر

حکایت خطا کردن بادشاهی وزیر بر خطا زدن بر بی گناهی

تاجوری از ملکان دیار — صبحدمی خاست بعزم شکار
رخش برون راند بصحرا و دشت — صید کنان سوی رهی میگذشت
دید یکی کودک بیوه سرشت — بر سر ره بود نگهبان کشت
ناگه از آن جا که قضا رفته بود — طفل ز آسیب قضا خفته بود
دیده از دور دران خرد سال — در طرف مرغ نمود ار خیال
پاسخ سوزان که در آورد غرق — خست بر آن سوخته خرمن چو برق

۱ میران ۲ در دماشد روا ۳ بصحرا گشت ۴ بود یکی ۵ قضا
۶ پاسخ پیکان ۷ ارتیر یعنی چمکتا ہوا تیر کو پورا کھینچا ۱۲ ۸ سوزن ۹ بداں

فتنه محابا ز بلا ها نکرد — کرد خطا ها و خطا ها نکرد

مرکب[ن۱] دولت چو بدان[ن۲] سو کشید — باز بدین ناله پیهو کشید

خسته دلی دید جگر سوخته — تیر بلاکش به زمین دوخته

داد ز پیکان[ن۳] قضا آبخورد — قطرهٔ آبیش ز جان[ن۴] کرده سرد

مانده[ن۵] زبان بسته بدان داوری — با دلِ بدخو بزبان آوری

گه بتاسف لب خندان گزید — گه سرِ انگشت بدندان گزید

یافته خبر مادر آن نیکبار — خون شدش از سوزِ جگر گوشه کار

بر سرِ آن خاکِ خونی[ن۶] نهاد — خاک بسر کرده در آمد چو باد

آه چنان کرد که صحرا بسوخت — هر که دلش داد دلش را بسوخت

شاه چو دید آن شغب دردناک — گرم فرو جست ز توسن بخاک

طشت طلا کرد و یکی تیغ تیز — طشتِ دگر کرده بر و گنج ریز

تیغ سیاست بسرِ خویش برد — در نظر بیوهٔ درویش برد

گفت بکش ماتمِ خود سور کن — دامِ خود از گردنِ من دور کن

حکم قضا را برضا در پذیر — جرم من بخش[ن۷] و بها در پذیر

ور نکنی وام را بغلط ره بری — مژده زیزدان نه یکی ده بری

این سر و این طشت مسلم تراست — وین ده اگر شهر شود[ن۷] هم تراست

ن۱ موکب ن۲ بران ن۳ پیکان قضا ن۴ بجا ن۵ مانده ن۶ خوبی
ن۷ بود هم

شہ کہ بہ تسلیم سر ... یبین کرد | تیغ تقیغ کمن ... خویش کرد
زاں زر دو لولاد کہ پیوستہ گشت | راہ خصومت زمیاں بستہ گشت
زال چو دید آں روش عدل و را | ... لختہ ازاں بخودی آمد بجا
گفت کہ چوں ریختہ گیر از تورد | مرد من زندہ نگرد وچہ سود
تو کہ غلط زحم زنی چوں بود | مسکہ بعمدا کشمت چوں بود
سرو حدا حرم تو باچیر باد | من رتو راضی شدم اوئیر باد
... ار کہ تراسختہ دیں کردہ اند | داد چنیں کن کہ چنیں کردہ اند
رابطۂ خسروی از داد شد | تاکی آوازہ چو خسرو بلند

مقالۂ چہاردہم در تحسین دیانت صائن و نفرین دیانت خائن و تحریر حشو کتاب کہ در صدد گراید و نمونۂ قلب اعمال کہ لامع نماید و گرم خیزی نختگا نر کہ لعل و یاقوت آبدار بیگانہ را انگشت را فروختہ دانستند و از بیم سوختن انگشت نہادن نتوانستند و دود انگیزی سوختگا نر کہ دوزخی را آشام می کنند و آرد و غدد و دناک بیارند

ائے بدیانت دلت آراستہ | خواستۂ خلق فرزدل خواستہ

[1] بود [2] میاں [3] ردی [4] چودل

خفتهٔ ترا ز خاک به آسودگی | پاکی ترا ز باد ز آلودگی

دولت اگر و زر که ترا داده اند | عصمت جانی که ترا زاده اند [1]

گر خرد این است که نشاند ترا | در همه آفاق که ماند ترا

گر درم بد نبود گو مباد | صدق تو بس در گره اعتقاد

آنکه به پاکی حرکت نیستش | هر چه در آرد برکت نیستش

قطره که افتاد بگل در نگشت [2] | وز نم سرشت بگیر سبو پر نگشت [3]

در تن مردان ز پری دل تهی [4] | سیر نگردد شکم از دل تهی [5]

شد شکم و حلق حوال فراخ | باز شکم تنگ بود دل فراخ

مال کسان گرچه که خوش [6] است | چون بنهای گری آتش است

شعله که از شمع زبان کش بود | آن همه موم است که آتش بود

آتش سوزان است چو مال حرام | خام بود پختن سودای خام

بهر حرامی نبود مرد تیز | شیر کند ز آتش سوزان گریز

زاغ سیه رو بود جیفه [7] چین | چرغ [8] سیه چشم بود دوربین [9]

زر که بر آنگه است چو پر مگس | لقمه مکن گر نگوارد [10] بکس

کیسه گدای این لقمه توقع نکرد | وانچه [11] فرو برد و ترجیع [12] نکرد

ن۱ داده ن۲ نشد ن۳ نشد ن۴ تهید است ن۵ تهیست ن۶ خوشه

ن۸ چرغ کو اردو میں چرخ کہتے ہیں باز کی قسم سے ہے ۱۲ ن۸ نیز بیں ن۹ کاں

ن۱۰ نگوں آرد ن۱۱ کانچه ن۱۲ تراج

لیک حریصے کہ بسوزد ز رنج[۱] — کہ و ہزار در کفش افتاد گنج

ریگ کہ آتش خورد از آفتاب — سیر کجا گردد از آشامِ آب

سینۂ خورشید بدریا ۔ خویش — تشنۂ قطرہ است ز گرمائے خویش

مردۂ زر را کہ ندارند دوست — دوست کسے داشت کہ محتاج اوست

ہست پیِ مردہ کہ بود بگور — مردمکِ چشمِ شگالانِ کور

آدمی است نزدِ خران — گوست چو خر در تہِ بارِ گران

گر ہمہ گبر است کہ مالیش ہست — در نظرِ خلق ہمالیش ہست

ور چہ ۔ بود مومن و پیرِ گاہ — ہر کہ زرش نیست ندارد بہا

تازگیِ رو ز تمول بود — خندۂ گل پردہ درِ گل بود

خاک بسر مردِ تہی چشم را — کر ۔ ئے زر در شمرد لیتم را

۔ ا ۔ باملِ مادہ چو موران اسیر — در تہِ باری چو ستوران اسیر

مور کہ حرصش بود از حد برون[۴] — زندہ رود زیر زمیں سرنگوں

خاک چو رد مار ببالا ۔ گنج — تا حرم از سرِ رستس آید برنج

آنکہ دلش کور شد از حرصِ مال — فرق ندارد ز حرام و حلال

گاہ خورش ۔ دہن ماکیان — دانہ ہمان است پلید ۔ ہمان

فرقِ نظر تیری[۵] و تاریکی است — چشم چو بستی ہمہ تاریکی است

۱ مرح ۲ لیک ۳ لیتم ۴ مردل ۵ تیری

گرچه خورد[ن۱] اشکره مرغ تمام　　شکنه که پرمهره برآرد زکام

آدمی آتش خورد از حد فزون[ن۲]　　کزدم او دود نیز آید برون

خط که به پیشانی خائن بود　　جائزهٔ غصب خزائن بود

در شکم باز که چندان خطاست　　تذکرهٔ جان تذرو و بطاست

آتش از انجا که خیانت گرست　　بهرهٔ کارش همه خاکسترست

خاک ازین[ن۳] شد که بهر کشتزار　　دانه یکی هفتصد آرد ببار

آنکه دو دید بهر کم و بیش را　　راست نماید روش خویش را

کار سیه کز پی[ن۴] هشیاری هست　　آنهمه[ن۵] نیرنگ سیه کاری است

پاس[ن۶] چه بینی زسگ لقمه خواه　　رونگر از دزدی[ن۷] دیگش سیاه

بهر درم حیلهٔ خائن بس است　　هرکه دمش خورد چه ابله کس است

آنکه ندارد بخیانت[ن۸] هوس　　هیچ امانت نه پذیرد ز کس

چون نه گیرد بته آرد جا　　سگ نباشد بهوا دیر پا

وانکه بود تشنه بمال[ن۹] کسان　　در رود از حیله بجال کسان

سنگ که ره نیست هوا را درو　　در رود آتش بمدارا درو

آنکه شد[ن۱۰] از قطع گره گرم خیز　　چون زبان باشد[ن۱۱] و بران و تیز

ن۱ بخورد　ن۲ برون　ن۳ بین　ن۴ گرچه هشیاری　ن۵ اینهمه　ن۶ باش

ن۷ ازده ده　ن۸ زخیانت　ن۹ زمال کسان　ن۱۰ شود　ن۱۱ باشد برّان

صیقلیاں تیغ کہ روشن کنند | تیرش از آلائش روغن کنند
احد در جہا نبان بے حد ست | تیغ در م گیر یکے از صد ست
رہست بداں در خور باریک نول | کو خور داز بو العجبی خون گول
خون کساں محور داں بیدرد | مے کہ خور د شاہ با واز چنگ
درد محراب کہ تہا رو د | از ... قندیل و مصلا رود
گر بہ اگر صد حج اکبر کند | ہم ... صید کبوتر کند
گر عرضت یعنی خویش ست و بس | آ ... ارتو نخورد ہیچکس
آب کہ ... روغن خورند | خون دل و دلو ... خورند
گرچہ ہمہ خلق حیات گراند | لیک دو قوم از ہمہ جانی تر اند
راں ... یکہ عالم تر ویری ست | تا ... ساں حاکم تحریری ست
گرچہ درس ہر د درہ داد نیست | لیک ز تحریر کس آزاد نیست
باز مبادا کہ فند شہر شاہ | در قلم ہندو ... نامہ ساہ
راع نساید کمیں بے شمار | حال ... یکہ بہ سرحے سے ہرا
لسکریاں خود زدل ناساس | شاہ نساند نہ ایر د شناس

... ماں ... اس شعر کا مطلب صرف یہ ہو سکتا ہے کہ باریک نول کا یہ ہی درس دیتے ہیں ... سے خوگیری اور بیدریغ ماؤں سے ہلاکے ... اردو میں اس کو چکنی چپڑی باتیں کہتے ہیں وہ (...) گنتے ہیں کہ وہی ماموں اسی لائق ہے کہ بیوقوفوں سے باتیں ناگزاں کا خون ہوسے۔
... چوب گول ... ہندوکاں ... خون

آنکہ دہد بینی از و بلبیت باک ، | وانکہ بر دبینی از و ترس ناک ،
چوں خورد اسپ زا جو دہقان پیر | تا گہش آرند[۳] بگیر دبگیر
انچہ کہ بر خود نہ پسندی رواں | بر دگراں ہم مپسند ار تواں
قوم دگر ہم کہ زہر[۴] پیشہ اند | چوں نگری راہ گزار[۵] اندیشہ اند
در روش عام مجو کیمیا | زانکہ نہ راہ شارع گیا
راستی از عدل کہ سازد[۶] نہاد | چوں گز و چوں تراز و نہاد
سکۂ بوتال تراز و بود | جدول[۸] خط راست نہ سازو بود
او خود از انگیزش بازو رخویش | ساز وغاکرد تراز و[۹] خویش
ہرچہ کس الفخہ بباز و کند | طعمۂ شا[۱۰]ہین تراز و کند
گشت چو شاہین تومردار خوار | زوبجز مردار چہ گیری[۱۱] شکار
باز بکار گز و مقراض نیز | ہست خود اردیانت عزیز
راستی ور است روی گرد[۱۲] گز | حاکم ازاں گشت بر اکسون[۱۳] و خز
گرد چو مقراض پس رقعہ کم | ماند تہی چشم و گرہ در شکم

۱ آسید ۲ از ۳ ارباد کہ میر نزدیک ار معنی اگر ادر ماس بسین مہملہ مخفف آماس ہی معنی صاف ہیں ۱۲ ۵ زہم ۶ کج ۷ سازد مضبوط رسی معنی یہ ہو کہ جس نے جبل متین عدل کو اختیار کیا اس نے زمین اور اجناس کی پیمائش اور اوزان مقرر کئے ۱۲ ۸ جدل وخط ۹ کردہ زساز و ۱۰ شاہین تراز و کی وہ رسی جس کو پکڑ کر ترازو اٹھاتے ہیں ۱۲ ۱۱ وخز ۱۲ کردہ ۱۳ اکسون اور خز دونوں ریشمی اور قیمتی کپڑوں کے نام ہیں ۱۲

رخنهٔ خیاط سرِ سوزن[1،2] ست — لیک در ایمانِ وی آن[3] روزن ست

دردیِ کاسه که[4] را افلاس خاست — حسبِ[5] تا جرعه را خیرات ست

گرچه کس را درم چاره نیست — لیک بخشش[6] جو رما چاره نیست

خواجه که حرص[7] بر باره نمود — عمر رباش بود و جیفه سود

هرد و سه دانگ که برد[8] زرد — منتظر آنکه[9] مهی کم رود[10]

کے دهد آخر دل و عقلِ سلیم — یک مه عمرار یک ما[11] سیم

در همه مذهب نشود هیچ حال — مالِ رباخوار و مقامر حلال

بس که مقامر[12] بود از صدق پاک — سگ بمشتق بود و در رنجاک

مردِ گنهگارِ مقامر[13] - قطعه - ق دزدی و طراری و نقب افگنی

تا تو[14] اندر دل عشوه کوش — دام شان باشد و عشوه فروش

وانکه کند دام بحرص و هوس — نیست بر آن[15] دل که دهد بار پس

چون بیت[16] رابتش خر هم بود[17] — لابداران ستومی اندا[18] کم بود

با درم استام نگیرد حلال — کم نخورد چرب بود چون سفال

عشوه ده از کوشش[19] اعمال گرے[20] — سهل خواهے دهدت از کرے

[1] سوزنیست [2] آن سوزنیست [3] روزنیست [4] به ر [5] حیلیت تا آخر
[6] حیثے [7] حریص [8] بود [9] زانکه [10] بود [11] ماہہ فارسی میں ماشہ
کو کہتے ہیں یعنی ایک تولہ کا بارہواں حصہ ۱۲ [12] مقمر [13] اکندگاه [14] تو آید
[15] ابدان [16] نعت [17] ستود [18] او کم ستود [19] کوشش از [20] دری

بیشتریں آدمی کز بخو ـــ   تند شنو باشد و آہستہ گو ـــ

آنکہ نترسد ز خداوند پاک   از سخن آدمیانش چہ باک

عربدہ و نالۂ کم حاصلاں   نغمۂ چنگیست برِ عاملاں

جانورے را کہ بود سنگ خوار   طعمہ دہی گر کنیش سنگسار

غافلِ غافل کہ نداریش چند   آں ہمہ زنجیرِ گسنجہ و بند

سگ چو بر غیبت شکند استخواں   تو بدہش ریزشِ سفرہ زخواں

آنکہ بہ مردارِ جہاں رو نہاد   پر دلی خویش بیک سو نہاد

گرچہ ہمیشہ ز مگس گرد قوت   قہر نکند ہیچ گہہ عنکبوت

سفلہ کہ دل بست بزنجیرِ سیم   زآہن و زنجیر نکش رانچہ بیم

آدمی از بند شود دل فگار   سگ چو بہ بندی شود امیدوار

شرع کہ بنیادِ صیانت نہاد   قاعدۂ دیں بدیانت نہاد

کیست بد انساں کنوں از خاص و عام   کش بدیانت بتواں برد نام

ہیچ دل از حرص و حسد پاک نیست   معتمدے بر سرِ ایں خاک نیست

طائفۂ عہد کہ بینی بجا ـے   گبر دلانند مسلماں نما ـے

نادرہ یابی کہ دریں روزگار   کس بود از ترسِ خدا رستگار

ن۱ کوشش از ن۲ وری ن۳ بیشتر ن۴ باشد آہستہ ن۵ چنگیست ن۶ سنگ بار
ن۷ دنیا ن۸ اس ہمہ ن۹ تو بہ دہ بد سفرہ ریزش بخواں ۱۲ ن۱۰ بار ن۱۱ ہیچ گہہ قے نکند عنکبوت
ن۱۲ بعض نسخوں میں زاہن لکھا ہے مگر نزدیک ز آہنی زنجیر پڑھنا چاہیے ۱۲ ن۱۳ چو ن۱۴ چو ن۱۵ رستگار

راست به زاندیشهٔ یزدان شود | چیر[۱] ز اندیشهٔ سلطان شود
ای شده ز اسلام[۲] و سلامت بری | دین تو فارغ ز دیانت گری
آستین را که کشانت دهان | آستره کیسه برانت زبان
ترس نداری که فنائیت هست | شرم نداری که خدائیت هست
روز قیامت بخطا و صواب | گر ز تو پرسند چه گوئی جواب
چند لسر مایهٔ حلقهٔ گمان | چند نظر در گرهٔ مردمان
سحر کی بر در بیگانه چشم | غرقهٔ خوت شود از خانه چشم
دزد که کوته نکند دست کار | تحفه کند کوتهش از ذوالفقار
حجره که آزاد بود از گزند | در[۳] نکشد سلسله و تخته بند
شعله چو در زاویهٔ جا کند | بنیر زن در دیده بکالا کند
آنکه بدزدد[۴] نظر خویش را | رو که نگهداشت رهِ خویش را
مانِ رزاق که ره بود | قبلهٔ طرّار[۵] عطاء الله بود
هرکه دعا لازم جانِ ویست | عاقبت الامر زیانِ[۶] ویست

حکایت آب ریختگی شیر فروش و آب بردگی رمهٔ و

داشت سا رمه در کوهسار | پیر و جوان گشته از و شیر خوار
شیر که از سر سود ریخته | آب در آن شیر در آمیخته

۱ اسلام سلامت ۲ در درکشند ۳ مدرود ۴ رزاق ۵ زیانے

برد … را ازاں آبِ ملمع بشیر — نقرہ چوں … ز برنا و پیر

روز … را ازاں کوہ بصحرا … — … یل در آمد رمہ را بردہا

آنکہ جہاں سوختہ … شیر کرد — سوختہ شد ناگہ ازاں شیرِ سرد

شیرِ خنک … تابش بسوخت — جملۂ آں شیر ز آبش بسوخت

خواجہ چو شد باغم و آزار جفت — کارشناسیش دراں کار گفت

کاں ہمہ آب توکہ در شیر بود — شد ہمہ یل و رمہ را در ربود

مردِ … باں زاں سخن آمد ستوہ — ماند سرافگندہ چو سیلابِ کوہ

خسرو اگر دیں طلبی از خدا — زیں دلِ خائن بدیانت گرا

مقالۂ پانزدہم در ملامت موذیاں کہ بعلم … و تعصب …

جو شندو … ملامتِ موذیاں کہ بعلم و حلم در تحمل ظلم کوشند و رفتن خارِ خارِ دلہا و … تنِ غبارِ گلہا و کند کردنِ حدتِ آہن دلاں از خراشِ سینہ ہا و روشن کردنِ جہدتِ پاکیزہ گوہراں از تراوشِ کینہ … ہا

ای بجفا کردہ دلِ خلق ریش — پیشۂ آزار گرفتہ بہ پیش

کر بجفا بارِ بہی بستہ اند — … زناں … تہی بستہ اند

۱ سوختی ۲ قبلہ ۳ کلبہ ۴ دہمہ

هر که بره بهر کسی چاه کرد | از پی خود زیر زمین راه کرد
کشته شود رود و عقاب دلیر | در رید مرغ کم آزار دیر
گربه که مرغ[1] بر بام آورد | گوش[2] و دم خود بزبام آورد
غصه مخور زانکه شقاوت درست | خشم فرو خور که حلاوت درست
زهر کشنده که ربات بود | چون کشتیش دار قرنی جات بود
هر که به رویش بمسلمانی ست | عاقبت کار پشیمانی ست
هر که مسلمان ست پشیمان ترست | وانکه پشیمان نشود کافرست
با دل سکان نشود خشم یار | هیچکه گرم بنشاند غبار
ساده دل ار گرم بر آرد نفس | در ته آن گرمی و لطف ست و بس
طفل که گریستن بر آرد برد | آتش تنگی[6] ماند و آب درد
خشم کرم ارچه گدازش[7] کند | از پی آزار نوازش کند
نحل که حرماست[8] همه یار او | پرورش خسته کند خار[9] او

[1] مدہاں [2] جب بلی کسی کے مرغ یا کبوتر کو پکڑتی ہے تو وہ شخص اُس کو پکڑ کر دُم اور کان کاٹ دیتا ہے اس سراسے وہ پھر اس گھر کی طرف رخ نہیں کرتی ۱۲
[3] بمیاں [5] یعنی کشتہ اکثر مقوی اور مفید ہوتا ہے ۱۲ [6] وقت تنگی [7] گرارش
[8] کھجور کا خوشہ لیے پتوں میں جو کانٹوں جیسے ہوتے ہیں چھپا رہتا ہے اس میں قدرتی حفاظت کا ذکر ہے ۱۲
[9] کار او ۱۲

مردمی سفله مدار استوار | آن[1] همه فتنه ست در انجام کار

زاوّلِ کار ست عوان[2] ترم و ترا[3] | نرم بود خار در آغازِ خار[4]

وآنکه تیزی یافته از یزدان تبرّی | هست چو گل اوّل و آخر لطیف

بازکند دیده چو خار ... نهند[5] | پیش نهد فرق چو بار ... نهند[6]

پارهٔ آتش بود آن پُر گزند | کوزه[7]ی شعله برآرد بلند

مردمِ بی‌سنگ بخود گم بود | سنگِ گران گوهرِ مردم بود[8]

خس بغبار ... رود از جای خویش | کوه[9] ز دامن نکشد پای خویش

مردمِ بااصل چو دریا بود | مردمِ بی‌اصل چو خارا بود

تن که بهر باد بخیزد ز پای | سنگ ... برونه که نه جنبد ز جای

خشمِ سران دفعِ سلامت بود | زلزله در کوه قیامت بود

خاک که زان خازنِ افلاک شد | بادِ سبک هرکه چالاک شد

ظلم رها کن برهِ داد باش | زانچه ملامت رسد آزاد باش

هرچه که اوّل بملامت کشد | آخرِ کارش بندامت کشد

کوش که ناید ز زبانها[10] غم | لیک[11] نگه دار زبان را تو هم

ن۱ کاں ۔ ن۲ عوان بروزن سحاب لڑائی جس میں ایک مرتبہ قتال اور جھڑپ ہوتی ہو اور پہلی بیاہتہ، گار یا گھوڑی کی اور شوہر دار عورت اور ادھیڑ عمر کی عورت یہاں پہلے معنی مراد ہیں ۱۲ ن۳ زار ن۴ کار ن۵ نہی ن۶ نہی ن۷ کوزہ ن۸ گراں ن۹ خاشاک ن۱۰ ززبان‌ها رغم ن۱۱ گنگ

دست و زبان تاتّ عقوبت گر ست — دست و زبان ہم لعقوبت درست

گرچہ کہ پولاد سود ن کم ست — سودگی آہن دسوہاں ہم ست

سدہ کہ حلقی نووشش در ہاں — نہ بود ار خواجہ یا دہ زبان

سعرہ گر بہ کہ نو د مستک دہ — از دہنِ شیر کہ گندہ اہست بہ

ار تہ دم عز ہر تر دا د گاو — زادہ نحاست لبِ مردم ردّاو

یک تساسد خردِ ہوشمند — کر دُم آں تالسِ این فرق چند

ہر کہ دمش نیست رفر دانگی — باشت حندہ ہست ز دیوانگی

نہ کہ بدِ حلق نکوئی۔ بسہ — تا بدِ تو نہ نزنگوید۔ کہ

ہیں تو بد و نیکِ ہمہ دم مزن — ہیچکسے را بجہاں کم فزن

آنکہ خدایش زنکوئی سرشت — کہ ستود ار گفتنِ زشت نوشت

دوں مکند عورِ بزرگاں تباہ — کز نشود ار لکد عوک جاہ

آنکہ خردمندی او سے تنگ ست — مدحت و دشنام بر دش یکے ست

ار بد و بدگفت سر نخہ بد حکیم — نیخ چو سحت ست صر صر حیہ بیم

گر ہمہ خود خار نہندت حساں — دیدہ بد دو زار بد و نیکِ کساں

۱ تاک   ۲ سود   ۳ ور زباں   ۴ بادہ دہاں

۵ سترلعہ مارہ بہ   ۶ راد   ۷ راد و نحاست   ۸ واو کے معنی علاوہ

اور ہست سے معانی کے تحت اور دشنام کے بھی ہیں اور یہی یہاں مراد ہیں ۱۲   ۹ کر م اں

۱۰ باتہ فارسی میں رائے اور واسطے کے معنی میں ہے ۱۲   ۱۱ ہیں بد و نیک ہمہ دوم مزن

تا زدی خامه بخاریدن[1] است | عیب نگارنده نگاریدن[2] است

هرچه ز تقدیر برآرد علم | مو نگنجد بنگارندهٔ قلم

اهل هنر گر بشمار اندرند | بی هنران نیز بکار اندرند

نی که تهی برد مدد[3] از طرف رود | گر نه دهد باده برآید سرود

سودنی از نیشکر افزوده تر | کین قلم و تیر دهد[4] او شکر

قهقهه زد کبک بر رفتار[5] زاغ | ق کز چه تهی گام[6] پریشان[7] بباغ

زاغ بدو گفت که پرواز کن | گر گرو از من ببری ناز کن

هیچکس نیست ز زیبا و زشت | کش نه حکیم از پی کاری سرشت

چشم چو در خویشتن آید همه | زشتی خود خوب نماید همه

نیک بدانی که نباشد درشت | در شکم مادر خود خارپشت[8]

شیر کسان خونست نماید بچشم | زرو نبین کاب در آید بچشم

زنگی اسود که برانی زپیش | از چه نبری سر پستان خویش

سرمه که خاکستر[9] سیه در نظر | روغن از و یافت چراغ بصر

پیر چو در عمر گرانان بود | تختهٔ تعلیم جوانان بود

دزد که در ره بعنان[10] تازی است | نقش پیش دفتر غمازی است

ن۱ بخاریدنیست، ن۲ نگاریدنیست، ن۳ میدمد ن۴ نیزه دهد

ن۵ زرفتار ن۶ نهد ن۷ بدین سان ن۸ پیچ

ن۹ که خاکینه ن۱۰ راه عنان

هرچه که مخدوم بداندیشه[1] کرد — بنده همه[2] حال همان پیشه کرد

رند که او پایه تباهی نهد — گام کجش راست گواهی دهد

گرچه که مدرانه کسے در پئے است — حوربہ[3] آخر همه جا بادی است

دزد که با سرقه بود لقب گیر — دار و سے تیزش چه خوش[4] اندیشه تیر

خلق همان راست لقمان و بس — کو بجا دست نماید بکس

لت[5] همه را خم کند از سجده لیست — سجدهٔ انگشت بگر پیش مشت

تا کے ازیں کو[6] سلامت روی — راه چنان رو که سلامت روی

چند چو[7] آتش قدری[8] دود باش — کوش بخشنودی و خوشنود باش

خاک رہ سدرت بسر خویش دار — دیدهٔ تسلیم روان پیش دار

بنده که با خلق فردتش بود — پیش خدا و بہ تمکن[9] بود

چون تو رکوعے نکنی در قیام — نیست نماز تو روا والسلام

دون که بھد پا بہ فرق سراں — سیلی گردن[10] خورد از هر کراں[11]

حس که بہ بر باد[12] نگردن برد — الق گیتی برباسش[13] خورد

پایچو نہد بر سر دریا حسہ — لطمه خورد از کف دریا بسہ

بے اوماں را بگه کس مکن — نہ حرکت نغز بود نے سخن

[1] بداندیشه کرد [2] بنده همان حال [3] چه حور اندیر [4] پہلے مصرع میں صرف یہ دعویٰ ہے کہ مار کے آگے بھوت بھاگے دوسرا مصرع دلیل ہے کہ مکے کے ڈر سے مٹھی کے وقت انگلیاں ناک رگڑتی ہیں ۱۲
[6] لقامت روی [7] چند ز آتش [8] خود باش [9] چه تمکن بود [10] سیلی گردون خورد [11] از هر کسان
[12] حس که بہ آخر [13] بر باس خور د

طرفه جهد غوک ز آواز رود | لیک مباد آنکه بگوید سرود
آنکه سرشتست منیش از منیست | کن مکن دوست بر دشمنیست
ز آب ملوث نگه ریختن | لوث جدا کی شود از بیختن
با دل سخت ارچه کنی پند یاد | دامن کهسار نجنبد ز باد
ار همه بیجاده بگوشست نه در | کس نکند گوش ز بیجاده پر
گفت تشنو گفت مرا هوش دار | گر نکنی باور در گوش دار
در همه جا پا بحد خویش نه | مرتبه بشناس و قدم پیش نه
گربه که با شیر کشاید کمین | برتن او زور بلرزد زمین
شیشه که از باد بغل پر کند | کی به بزرگی سخن در کند
با همه چون خاک زمین پست باش | وز همه چون باد تهیدست باش
کوش که باشی برضای همه | دست تو همه بوسی و پای همه
آب که با نکهت مسافت کند | غلغلهٔ شکر لطافت کند
دست ده آنجا که فتد پست را | دست کرم ساز فرو دست را
کم کن ازان بنده که آزاد تست | شکر کن آن را که پرستار تست
بنده هم آخر گهر آدم ست | گرچه که در سلک غلامی ضم ست

ن۱ آنکه سرگشته منیش ن۲ ا، دل ن۳ بیچاره سر ن۴ گر نکنی باز ن۵ نش در
ن۶ بمرز ن۷ سخنه ن۸ در دور ن۹ زن ازان ن۱۰ کم بزن
ن۱۱ شکرت

کار بمدارهٔ مار دوش ده　　　مار بمقدارِ ترازو ش ده

چند دوالِ ستم انداختش　　　هند ر خود را حلقه ساختش

سوخته در گریه و تو سر ر نی[۱]　　　سخت نشیند چو گره تر زنی[۲]

سوز بدلها ر مشوش بود　　　دود بجائے ست که آتش بود

عجز کسان منکرِ بازو ر خویش　　　خاک میفگن ترازو ر خویش

گر مگسی[۳] چون ستم آید[۴] بکار　　　پشه ر نمرود برآرد دمار

کوه کز و هست زمین دیر پاے　　　آهِ ضعیفانش رباید ز جاے

پیل[۵] کند رقص چو تند یک رمن　　　پشه نوا ساز و مگس دست زن

اے که همه تخم جفا کاشتی　　　ہ که بماند[۶] محلِ آشتی

تیغ که سنے[۷] ریزتِ خون کم بود　　　سے سیر آن را سپر ر هم بود

سوزن اگر در خله[۸] دار دره　　　خار ز پا هم کشد آخر گہی

چند بدی پیش کنی امد کم　　　نیکوئی[۹] از صد هوالی یکم

گرد سر آری چو ز دشمن مکوب　　　جائے[۱۰] یکے دوستی هم بروب

گرچه شود خصم تو ده تن بپوست　　　گر همه یک دوست کنی هم نکوست

حکایتِ دهر و چشمِ زاغ کحلی کوچ و برگِ علاجِ او از درخت

۱ ساختهٔ گریه　۲ ر　۳ در ملکے　۴ آمد　۵ مرگ
۶ محل　۷ ر　۸ خله سے مراد یہاں چھپنے والی تے ہیں ۱۲　۹ نیکو اگر
۱۰ دوستی

در از خود گفتن با مرغ دیگر و دارو سخنها زهیبت آمیز شنفتن

در حد چین بود درختی فراخ | کهنه درخته بفلک برده شاخ

برگ و برش رنج و ملالت شکن | دارو بینائی و اکسیر تن

بر سر آن خانهٔ زاغ کهن | در کهنی کرده زعنقا سخن

ناگهش از چشم بد روزگار | در گهر دیده در آمد غبار

گرچه ز سر تا بقدم سرمه بود | سرمه به بینائی پیران چه سود

چون اثر درد بغایت رسید | بر سر مرغ بشکایت رسید

هرچه که از چشم رسیدش بسر | باز ترا دیدهم از چشم تر

محرم بینا و بصیرت شناس | در شب ... بی نور نگه داشت پاس

گفت ستاره بمحاق اندر است | زهره ز کیوان بطلاق اندر است

... که خیزی ز پیش | باز شتابی بوطن گاه خویش

بر سر شاخ که سکون کرده | عیش بیندیش که چون کرده

برگ به برگ آنچه گذشتی بر آن | در نگر آلا ... خود را در آن

آنچه ... رنگ بو از بوستان | دیده برو مال که دارو است آن

زان در ناسفته که بینا کشید | آن شبه را رشته به مینا کشید

زاغ سبک عزم شدن ساز کرد | بال بهم برزد و پرواز کرد

نسخه ۱ بهین درخته نسخه ۲ ملالت نسخه ۳ گرچه که نسخه ۴ در سر مرغ نسخه ۵ محرم بینا و بصیرت

زوال ۶ ... زہرہ اور زحل کا قران عیاشی اور خماری کی دلیل ہے اور اکیلا زحل ... نحس ... نبرد

هم بدرختے کہ وطن حاشش بود — سوختہ وار آمد و برشد چو دود

هر ورقے راکہ نظر برکشاد — بود چکیدہ نقطہ زاں سواد

وسمۂ هر برگ را برو برشاخ — داشتہ زاں سرمۂ بیدہ فراخ

زاغ چو بے غالیہ بر گرہ چید — بارشد و بار نمود آنچہ دید

گفت کہ دیدم همہ بالا و پست — آرزوے دیدہ بیاید بدست

مرغ تماشندہ دریں مراح — دید چو باساختہ برگ علاج

گفت چرا بایداریں گونہ زیست — کاخر آں را رباید گریست

یکدو ورق زاں سحر چشم ساے — ازپئے امر ورمانده بجاے

بات چو مردم بعبار آمدے — مردمی خویش بکار آمدے

کوش کہ خسرو بحکومت روی — چید آزار وخصومت روی

آشتی گر بکنی سنگ نیست — ور بکنی سیر بکس جنگ نیست

مقالۂ شانزدہم در سیر ستودۂ انساں وسر شنودۂ ایشاں

وبلندی شین سینۂ ایام وپلیدی مستن سینۂ ناتمام

وچوں کار با مردم دیوانہ خراج بر سنگ بگراں

بیخیتہ متن وچوں سر رشتہ الطاف در سلک

در حجت گم ست گوهر خویش از دست نه گذاشتن

هرکه در[1] سیرت نیکو بود — آدمی از آدمیان او بود

وآنکه فراحیش همه زور است و زر — دور ز ما ز آدمیانست[2] دور

نیکی مردم نه نکوروئیست — خوی نکو مایهٔ نیکوئیست

مرد در دل تیره و بیرون سلیم — زشت بود کز تر دیبا گلیم

نخل عیان به که بعشوه نوید — روی سیه به که ز پیسی[3] سفید

پس بد بدخو که نکورو نمود — با خط بد کلک منقش چه سود

باز بسا تلخ که چو شد چرب[4] — لیک صفا روی نماید زرد

زرد و ترش هست[5] هلیله ولیک — روشنی چشم شد از خوی نیک

الحذر از تیره دل و پر[6] جفا — کو ز پس و پیش نماید صفا

آئینه را پشت چو روشن شود — وجه درونیش همین شود

سینه از آنست دو رنگ از برون — کش دو سه دل هست سیه از درون

هست یکی رنگ رطب کهش مقیم — یک دل خسته است سپید و دو نیم

در تن بدخو کرم[7] و لطف ریز — خشم و جفا خود بود آن خانه خیز

---

۱ دران ۲ زما و آدمیانست ۳ ز سستی ۴ چو شد جو

۵ زرد است و ترش روی هلیله است ۶ دل و با صفا ۷ کرم لطف

گورکس راکہ دل ازو برمد — گل تونگن حار حودازوے ود
آنکہ برگ ست وررگی سر ست — گرمی کہتر ہمہ ریح نبشت
تعتعۂ برق درآزردن ست — قاعدۂ بحر فروحوردن ست
سینۂ دریا نشود پر غبار — گرچہ کہ باراں کندش سنگسار
نورحدا برد ندار حوسے خوش — مویسیدی کندار یو رحوش
دوق توسد تیزی وختم وتیر — میں کہ بگر یابدت آحار تیر
نارکہ دہد انش نود درشکم — حوردہ شود ادہم ودمدائش ہم
دوں کہ درآرار رزگاں تند — میش نود کودم گرگاں رند
خس کہ بردینی شمع وچراغ — سوحتہ گردد ہم ازاں سوروداغ
شعلہ چو ناگاہ سرآورد بال — زود مروس کہ پرداز وبال
مورکہ پر یافت بہ پر کم نود — پر ردش راں سوے عالم نود
مدنہمہ حار خم وباے کند — مارزرہ ازسر سار لرکند
حصم کہ یستی کند آساں مگیر — حفتہ نتا سد رہ مار و تیر
نقش کراں را رکری خواست نیست — دائرہ تاکژ شود ر است نیست
کالبد آں راکہ مدور نود — حست مربع طلب دخر نود

ا گرگل ۲ ... دید ۳ حارہم ۴ ... سر گست برگی ۵ بریح نوشت
۶ باراہش کند سنگسار ۷ ... بردار ۸ تیری حتم وتیر ۹ گرگاں کند ۱۰ سور داغ ۱۱ شعلہ چو ناگاہ
۱۲ ... رسبہ حا ۱۳ ... نتا سدہ ... حواسسے معنی حواہش کے بھی ہیں یعنی کسی دوسرے سے کوئی شے طلب کرنی

آنکه سیه روی خلقست در روست | سرخ کجا گردد آن[1] از غازه پوست
چهره هندو که سیاه است و تار | سرخ ز رشتن نگردد کند در بهار
خلقت آن کز پی کار بد است | او همه تن آلت کار خود است
مار که زشت[2] است همه تن براه | خواه بکنگر شود[3] خواهی بچاه
شیر که گرد آفت صیدش خدا | خنجر و تیغ است همه دست و پا
زان بدی[4] اندر دل[5] دون گشته تو | کان بدی خود بخیالش نکوست
گرگ که نوشد ز دل میش خون | رنج دل میش نداند[6] که چون
مردمی از مردم بدرو که دید | روی بد در آینه زانو که دید
پیشه مبارک نبود شوم را | سایه همایون نبود بوم را
از تن بد سیرت زیبا نه زاد | کز ملک الموت مسیحا نه زاد
سرخی رو دزد سیه را مجو | پوست کش[7] او را که شود سرخ رو
جبه چه پوشی[8] بخطر در سیاه | برهنه کن جبه دیگر بخواه
ای همه عیب و دم حلق تو خشک[9] | آهوی[10] بی مشک زند بوی مشک
اوست هنرور که بمقدار خویش | بهره بگیرد ره از کار خویش
نبض که گیرد مگر استاد پیر | تب زده را می شود او[11] دستگیر

---

[1] گردد از غازه [2] مار که زشت است [3] به کنگر شود [4] زان بری [5] دل شد گشته [6] چه داند که چون [7] پوست کش آن را [8] چه پوشی تو بخط سیاه [9] خلق تو خشک [10] زآهوی [11] آن دستگیر

سودِ کساں جوئے بد ہر کہس | نفسِ بدار مع کند مع کن
تمہ حلقہ ہمہ را درتن ست | لیک نہ تن نفس جردل ہزن ست
بس کہ رسد صندلِ تر جا بجا | مار تس اگر سلسلہ نہد بیا
خلقِ تہی کاسہ بدار استوار | رانکہ جو شد سر لعکس ست کار
سگ جو شد آسودہ لتیبد رو تیق | مردم آسودہ لود قلتہ کوتق
در ہمہ جا سنگ محک ازر ست | در محکِ مردم بد گوہر ست
مکرم اگر چند کشد کوبِ دہر | ہم وہد از معصیت خویش بہر
دُر کہ بشکستہ نہ باطل شود | سرمہ چشم و فرحِ دل شود
ماکس اگر ہست نہ بستان و باغ | گیرہ کند جیفہ بالتس دماغ
ہست دماغت ز دلِ تیرہ گوں | تند زبیہ دانہ رکامت فرد
یوتِ تکبر | ماد و مے راچہ لود ما یہ ہیچ
چوں تنت از حکمتِ عالم تہی ست | گرچہ کہ پیرا دکنی ہم تہی ست

لہ رسد صدلی تو جا بجاے ۔ ۲ سلسلہ بچید بیاے ۔ سے خلق میں سے اگر کاسہ کے عدد نکالیں ماشارۂ تہی ۴۴۲ رہجاتے ہیں جس کے حرف د۔م ح ہوتے ہیں ان کا عکس حمد ہوا یعنی اس کا کاسہ خلق کج ہو کج کاسہ خالی ہوتا ہے ۔ ۴ اس مصرع کے معنی صاف ہیں لیکن معمائی قاعدے سے اگر سیر کو الٹو تو ریس ہوگا اور ریس بیاے مجہول اور ریس بیاے معروف تجنیس خطی ہے اور ریس بیاے معروف کے معنی ختم اور پھٹتے ہیں یعنی وہ عصبے آلود رہیگا اس کے علاوہ اگر کار کو الٹو تو راک ہوتا ہے راک کے معنی آخورہ کے ہیں اور ادھایا محل کی دلیل ہے ۔ ۵ آسودہ شود قلتہ ۶ دس روک ۷ بد نستان باغ ۸ ہست دماغ ۹ بود مایۂ ہیچ ۱۰ از عالم حکمت تہیست ۱۱ گرچہ کہ پر مال کنی

—

دم که بر آشوره[1] جولا کنی — باد تهی را تهی گه کنی

خاک که دل نام و قرارش کند — همرهِ باد غبارش کند

باد چو بر یار لسر یافت راه — بفگند از فرق بزرگی کلاه

سر برد از باد لسر[2] در فتاد — تا نه فتاده شده سر باد

آنکه درو باد سر راه کرد — هم پریدن سرش آگاه کرد

کاسه که پیمانهٔ خاک است و بس — باد چه پیمائی ازو هر نفس

لیک مشو خاکی ازان گونه نیز — کار نماند بوجود[3] عزیز

گرچه کسی[4] خاکِ ره است از وقار — گشته چو بر آب شود[5] پر غبار

آنکه[6] زمین خاک قدم یابیش — بین دلِ صد پاره[7] زبر آبیش

مرد که خور[8]شید بر و تابد ازو — سوخته گردد چو رو[9]د آب ازو

آنکه بود صد سر اندر تنش — سر زده[10] ماند چو کنی سرزنش

میخ که از خیمه چنان بر رود — سر زنیش زیر زمین در رود

وانکه دهد ریش به سیلی کشان — کرده از بازی[11] سیلی زنان

مسخرهٔ عید که سیلی خورد — کس بسر و سبلت او ننگرد

آنکه خورد سیر[12] و پیاز از هوس — رو ترش از وی بکند هر نفس

ل۱ ماشورہ جولاہوں کی نلکی جو لہ چولاہنہ۔ باد تہی بیہودہ ہکواس تہی گہ کوکھ پائیں شکم و پہلو اب معنی صاف ہیں
ل۲ باد لسر یافت راہ ل۳ بوجود عزیز ل۴ گرچہ بسر خاک ل۵ شود بر غبار ل۶ آنکہ ل۷ پارہ در
ل۸ مرد کہ خورشید بر و تافت ل۹ جو بری آب ازو ل۱۰ گردد ل۱۱ بازی سلت زناں ل۱۲ خورد سرکہ پیاز

فخر کند نقش رن ار کاو کاو — دو تن مقام نو دار مستِ او

پرده دری کاہلِ جز دراستیم — پرده دراں راست رے تند عظیم

طاس سپک رحه که افتد بدست — رحه نعرپل نه است ار صد مست

آں که نتد برتن جو د پرده در — سوحته تند از فلکِ پرده سوز

چیر جز که جو تو دسے نقاب — تیغ رسد رحه رند آفتاب

سحره اگر بایت بلندی میں — تیر نگر د سنگ کرسی لیتیں

رند قفا جوار که بالا رسید — ہم رقفا جوار گی آں جا رسید

آں که پرد بالتِ پیلاں بلند ق — سیلے پیلیں نه بلندی فگند

با دحساں اجو سالار بود — حیتم بحو آناں که دراں ست بود

دیده فرو سد بر درِ عمار — تار حسات برسد جار جار

راہلِ وتس کرقدماں اگیر — اسپ کماں پاے پوید جو تیر

کر صفتاں است گرد دن لم — بر تر ارارباب بصیرت مقام

حیتم را بر دست سے ریز دست — باطن یاد رته جاحت لست

بر مہرا رے مہراں لقمه جو است — تیته و ریست دتر باد تاست

ہر چه کہ آرد تر ار کارِ حویش — تیته کند جمح بہارِ حویش

با مہر ار میں و کم ست ار درم — ہم نہفر سار نگویتیں و کم

لا مقر تود ۱۲ دور ۱۳ رند ۱۴ سعلا ۱۵ جو دغ ۵ ہاتی کے سکھانے کے لیے چیڑے کا تکیه ساتے ہیں اس میں کچھ بھر دیتے ہیں ہاتی اسے اچھالتا ہے اور پھر پکڑ لیتا ہے اس لیے شاعر کہتا ہے که تکیه کی بلندی ہاتی کی ردی ہر اصلی ہیں اس لیے اس پر کیا فخر کیا جاتا ہے ۱۷ نوتاں ۱۸ پوید ۱۹ بر آرد ۲۰ ہیں

بزرِ بیگانه مخور زینهار — سیر نشد مردمِ زنهارخوار

حسرت و افسوس نه بهرِ خورست — وانکه خورد بیش گرسنه ترست

بهرِ آزار کردنِ حاسد میای — کاهشِ او بس بود او را سزای

تو ادبِ نفسِ بداندیش کن — بی‌ادبان را ادبِ[1] خویش کن

آنکه بدل ذوقِ ادب یافت بیش — بس که کند بی‌ادبان را چو خویش

آهوی وحشی چو جوِ خانه خورد — آهوی دیگر ز برون صید کرد

آنکه ادب هست به بنیادِ او — فکرتِ او بس بود استادِ او

طوطی که استادِ[2] مقالِ خود است — ز آئینه شاگردِ خیالِ خود است

آنکه ز سختیش[3] خمی کمتر است — با ادب آموختگان خم‌تر است

پیشِ کمان مرد چو زانو زند — پشتِ کمان نیز تواضع کند

بیخِ بزرگی به ادب محکم است — عیش حرام است چو حرمت کم است

خنده و طیبت چو گل و لاله کن — نی سخن درشت پر از ژاله کن

آنچه بود بیهده زان را مزاح — پرخوران راست نبردِ سلاح

طیبتِ خامان که زند[4] بوی خون — نافه که خام است نیرزد[5] درون

ریشِ تو گر هست مثلِ پرِ زاغ — سلهٔ پیران مکن از بهرِ لاغ

(۱) ادب خویش (۲) طوطی استاد (۳) سختی سے خم دینا شاق ہے بلکہ خود جھک کر جھکا لینا آسان ہے (۴) چه دهد (۵) اگر

ور[۱] تو سمس عارضی و گلعدار | آئینه بیتش رح رنگی مدار
رشت به سے مصلحت آراستند | مصلحت ایں[۲] تو دجییں خواستند
شد غنی بر حسنی جسده ریر ق | داد حوالتش حسنی ار ستیر
نقطه ارمس بتو زیب تن ست | نقطه ار رنگ تو عیب من ست
گرچه سگ[۳] ارحلق بہ نسبت فروست | عاقبت ارعیب متاعی دروست
بس دُم گاواں که پئے جاه را | گشت محاس فر بر شاه را
گرچه فرود بہمه مرغاں ست زاغ | حال جمال ست بر حسار باغ
بیں بہراں که بود عیب بیں | تا تو گہر چیں تو[۴] ی او مہره چیں
آنکه دہد[۵] زہر بساتش رساں | وانکه کند آب حیاتش رساں
تا شود ار عقل سلامت لب سد | حطئه اخلاق سامت ملسد

حکایت دم زندگانی بخش عیسی روح الله علیه السلام

صبح دمے رفت مسیحا دشت | سره صحرا مدتش[۶] رسده گشت
بیحر دسے در رح آں گنج زار | کرد بدستمام زباں را درار
ہرچه که گفت او سخن باصواب | زیں طرفش بود بر حمت جواب

[۱] گر [۲] است آنکه جیاں [۳] کس [۴] بوی [۵] بود
[۶] بمستس

او بحضورت همه نفرین فزود | وین بلطافت همه تحسین نمود
گرچه زد او خنجر پهلوگزای | بود ز عیسیٰ نفسِ جان فزای
گفت رفیقی که نگوئید چیست | پیش زبون گیر ز بونیت چیست
زو چو بر دیدستم افزون بود | تو سخن از لطف کنی چون بود
گفت مسیح از دم روح الٰہی | کاست ز دم جانِ تو گنج آگہی
ہر کس ازاں سکہ کہ درکانِ اوست | آں بدر آرد کہ بدکانِ اوست
او خم سرکہ است کجا می دہد | وانکہ نبات است بدل کے دہد
من نشوم چوں زدست افروختہ | او شود از من ادب آموختہ
من کہ ز دم مایہ دہ جاں شدم | ایں صفتم داد خدا زاں شدم
خلق نکو باد مسیحا بود | پاسخِ بد مرگ مفاجا بود
خسرو اگر خوش شدست از ہمدماں | رو کہ توئی عیسیٰ آخر زماں

مقالۂ ہفدہم در تنبیہ داشتن شب شباب کہ نور افزاے
مشعلۂ حیات بہت و تیمیہ داشتن قوت و تاب کہ زنگ
زدا ے آئینہ ذات است و برمتاع زندگانی ایمن نابودن

۱) بحضورش ۲) زد ۳) بہ ۴) بروں ۵) عسل کی ۶) ہمدم

که روزِ روشن … ورو … خورشید و دلِ سپید در موی
سیاه نابستن که شد … دل سیاه گردد و موی سپید

باغ در ایامِ بهاران خوش است — موسمِ گل مارجِ یاران خوش است
چون گلِ نو رود رکند[۱] باده بار — نرگسِ سرمست درآید سار
سر برآرد خطِ عاشق فریب — از دل … مده رباید شکیب
برگ شود برگِ گلِ سرین فراخ — آب چکد[۲] از برِ[۳] اندامِ شاخ
سروِ تراندام ر… صبا — از حرب تار یو شد قبا
تازه شود لاله چو رخسارِ دوست — غنچه تو چیز نگنجد بپوست
برزخِ گل غازه[۵] کند لاله را — جلوه کنان دست برآرد چنار
از خطِ سنبل که معنبر شود — خاکِ چمن غالیهٔ تر شود
ابر نگرید برخ بوستان — باغ بخندد چو لبِ دوستان
تا بنهد[۶] بر جگرِ لاله داغ — گل همه از ناز[۷] درد رد چراغ
لطف ترانه که برود آورد — فاختگان را … برود آورد
گرچه کند[۸] مرغ زستی خروش — … نهد بر سرِ گل یا هوش
مار چو گل رخت برید رخار — خنده فراموش کند لاله زار

[۱] دم [۲] کند [۳] ازین واندام [۴] لے یار [۵] تر [۶] گل لاله [۷] آب کند [۸] … [۹] کند

باغ دهد حلهٔ رنگین بباد | غنچه ببندد[1] لب شیرین کشاد
سرو سرافراشته پست اوفتد | در ورق لاله شکست اوفتد
نافهٔ[2] شگوفه ندهد بوی مشک | پر شکند فاخته از شاخ خشک
مرغ خورد بر گل[3][4] نسرین دریغ | بید ببارد بسر سبزه تیغ
نسترن از شاخ در افتد نگون | خشک شود در جگر لاله خون
سرد شود چشمه چو افسردگان | زرد شود سبزه چو گل خوردگان
شاخ بنفشه که زجا بر شود | گژدمه[5] دیدهٔ عبهر شود
برهنه گردد چمن حله پوش | شاخ دهد مژده بهیزم فروش
خنجر سوسن چو[6] فتد بر زمین | سایه بگردد ز سر یاسمین
ابر نیارد[7] دگر از سپهر | خار نخارد سر نسرین بمهر
عهد جوانی که بهار تن است | نسبتش اینک هم ازین گلشن است
تا بود این بار جوانی به تن | روی چو گل باشد و تن چون سمن
تازه بود مجلس یاران بتو[8] | جلوه کند صف سواران بتو[9]
شیفتگان دیده بروی تو نهند | رخت هوس بر سر کوی تو نهند
نکهت گیسو چو نسیم سحر | رنگ بناگوش چو نسرین تر

(۱) بخنده (۲) نافه (۳) سر بسر (۴) برگل و نسرین
(۵) گژدمه کہتے ہیں بس کنٹے کو یہاں مراد ہے کہ نرگس کی آنکھوں میں تکلیف دہ ہو جاوے ۱۲
(۶) که (۷) نبارد (۸) زتو (۹) زتو

نرگس تو باده نداند گر   ساه — عنچهٔ تو خبر   ده ندارد نگاه
تا دهد چهره ز بر ناییت — میل کند سیمه رعاییت
دیده سوی فتنه پرستی کند — دل همه در شوخی و مستی کند
مارکی یارکشد مدت سحاں — دل طلبی پیر دهد مدت رواں
روز چه جوئی به شقت آں رسد — تا شب تو پیر بیاباں رسد
پوست پیری چو زند کوس درد — دل شود از خوش دلی و عیش سرد
گونهٔ رخسار بزردی رسد — آتش معده دم سردی رسد
موی سپید از اجل آرد پیام — پشت خم از مرگ رساند سلام
در تن و اندام در آید شکست — لرزه کند پای زستی چو دست
چشم شود مسردی ار حالها — رخنه شود در رشتهٔ دندانها
قوت دل لشکد ورود تن — پوست جدا گردد چون پیرهن
جنگ صفت رگ جدا ز پیت پیر — تار سحد و چو کهن ستد حریر
عشق بتاں بار برید ز دوش — دیگ هوس باز نشیند ز جوش
تیره شود مست حلهٔ نور بین — دل مصلا کشد از کعبه تین
خشک شود عمدهٔ بار و چو کلک — سست شود مهرهٔ گردن سلک

۱ غنچه ۲ ریبائیت ۳ کند سرمه ۴ بار ۵ بار ۶ فرد
۷ اره ۸ سحند ۹ تاره بهارے ۱۰ لسلک

کند شود باد هوا را سنان | میل ز معشوق بتابد عنان
از گل و گلزار فراغ او فتد | زهد ضروری بدماغ او فتد
بر همه این دور و ما دم رسند | از همه بگذشته بما هم رسند
آه که ایام جوانی گذشت | عمر بدان گونه که دانی گذشت
داعیه کم گشت و ندامت فزون | رفت ز سر باد رعونت برون
سینه ببرید طرب را امید | لاله کبود م شده سبزه سپید
ماند ز رفتن قدم ره گرای | تنگ بتنگ آید بیرون شد ز پای
آینهٔ زانوست پولاد ساز | گشت چو بزم آتش آهن گداز
رفت هوای نی و نوشم برون | کرد قضا پنبه ز گوشم برون
نه فلکم بر چهل افزود هشت | تن که دو رو بود دو تا گشت
رشته ششدره راه سه پنجم کشاد | هفت و نهم در ششش و پنج اوفتاد
گرچه مه چاردهٔ من بکاست | دل ز سر چارده بازی نخاست
عربده بازی و نادانی است | بس شد آغاز پریشانی است
از ورع و زهد رسی تا چهل | هرچه کنی خوی پذیر است دل
چون ز چهل پای فراتر نهی | سکه محال است که دیگر نهی

۱ باد ۲ آن ۳ رسید ۴ بگذشته ۵ رسید ۶ ایکه چو
۷ گشت ندامت ۸ جو بر ۹ جوان بود دو مو ۱۰ ششدره وه نرد کا مهره
ہے جو حرکت نہ کر سکے پنج مستعار چیز دنیا ہفت و نہ آرایش شش و پنج معرض تلہ اور بازی کا نام ہی بہ
معنی صاف ہیں ۱۱ راکہ پنج ۱۲ چون نتوان از پس پنجہ نشست ۱۳ بران گونه

ازیں[1] بیجاه درآید تنگ ،   ولے بدیگوہ[2] کہ رفتی بشست

ازیں ہفتاد یا ہشتاد ہست   خذنقاراں سوے ہستا دنیست

دربود آئین حیات اندکیست   زیستن و مرگ بہ نسبت[3] یکیست

در نصد افتد حد پایندگی   مرگ نکوتر ز چنیں زندگی

مہلت تو گر صد[4] و پانصد است   از پئے آرائش راہ رہ ہست

چوں تو درین[5] تختہ نداری ثمار   عمر چہ دہ چہ صد و چہ صد ہزار

چوں رودت زور بر[6] دو تہ آب   رو کہ ہم اندر عدمی مست خواب

پیر کہ او در دسیلی خورد   لعبت عید[7] است کہ سیلی خورد

پیری مداف کہ از پیہ جاست   راست مداں[8] لیتم زینہ جداست

پیر نگیرد بموئے سپید   تا ز پیراں بود زرد امید

باش چو کافور نہ پیرانہ سر   پاک زبیروں و دروں سربسر

ماہ مشو گر نبے جوں سیاہ   موئے سپیدش بود و دل سیاہ

چند مہ تر شب تو ہر نفس   دور خداوند چراغ[9] است و بس

کور شدی نفس کمن چیہ خوار   زندہ بود دراغ[10] کماں را شکار

پیر[11] شدی پیشۂ پیراں بدیر   زشت بود لعب جواناں ز پیر

[1] جو نتواں ازیں بیجہ لستست [2] مراں گوید [3] بصورت [4] صدپا
[5] دراں [6] بسر [7] ایک کھیل ہے کہ عید کے دن کوئی کھلونا ہوتا ہے اسکے دھولیں مارتے میں ۱۲ [8] مداں [9] چراغست بہ [10] کماں کے گوشہ کی نوک ۱۲

پیر که بر رسم جوانان زید | مرده بود گرچه بصد جان زید
وانکه جوان پیر تیز و پیر گشت | طفل بود گرچه بمو پیر گشت
سند تو پیری و جوانی نموست[1] | هر چه بهنگام بود آن نکوست
موی که سازند سپید از گلاب | سخره چو موی سیه است از خضاب
عمر چو از حیله نخواهد فزود | سبلت رنگین بنگاه چه سود
خنده چه بینی بجهان ریش تر[2] | مرگ که او خنده زند آن نگر[3]
پیر که از لرزه برآرد علم | فاتحه را بین شودش درد الم
ای بحرف الحمد چه خوانی به تن | نوبت یاسین است کنون جان بکن[4]
پر به عقل ۱۲
هست چو دوران فلک تیز رو | دانه بدست[5] آس چه کهنه چه نو
بین تو که هر پیر نگون در مغاک | چند جوان دیده بود[6] زیر خاک
راه مخوف است مخسپ ای جوان | خیز که بگذشت ز پل کاروان
رخت گران بفگن و بردار[7] بار | تا بچنین راه نمانی بجای
خواب تو بسیار شد اندر گریز | تا سپیده نه دمیده است خیز
تو به گه کام روانی خوش است | دولت تقوی بجوانی خوش است
پیر که خوابش نبرد مند باز | دل چه کند گر نه نهد در نماز

(۱) بپوست (۲) تر (۳) نگر (۴) مکن (۵) بدست تش (۶) تو (۷) بگزار
(۸) که امروز توانی

مطرب کهنه چه بگیرد درکس　　　　چون نئی او رود تا نفس

کاهلی آئین گرانان بود　　　　رنج کشی کار جوانان بود

هرکه چراغی بجوانی سوخت　　　　خانه پیریش بباید[۱] فروخت

نقد نقار عمل اندر کش　　　　قیمت فردای خود امروز کن

چیز ز کوتے بجوانی[۲] مده　　　　کیسه پرست انچه توانی بده

چیست ز کوتے تن آراسته　　　　راستی از سرو[۳] جوان خاسته

بین همه راستی اندر وجود　　ق　　بین خدالیست خم اندر سجود

تا رسیدی دشمن دین هر زمان　　　　شخص تو هم تیر بود هم کمان

نه جوانی که کمان قد شوی　　　　زانکه چو پیری رسدت چو شوی

چند قدم را نگرانی زنی　　　　کوشش که رکعت بجوانی زنی

زانکه چو پیری خم صورت کند　　　　خواهد رکوعے بضرورت کند

تیر قدے بر سر پیرے نزد　　　　گفت ساری که کمانت خمید

گفت کم رنج تهی مانگان　　　　روکه هم اکنون رسدت مانگان[۴]

عهد بهار از گل ستگیر پرس　　　　ذوق جوانی ز دل پیر پرس

پیر ستاند که جوانی چه بود　　　　تا برود از تو نه دانی چه بود

فارغ از قدر جوانی که چیست　　　　تا نشوی پیر ندانی که چیست

[۱] باید　[۲] جوانی　[۳] سرو جوان　[۴] تا نشوی پیر

حکایت پیر صاحب نظر و جوان تعبیه گر

صبحدمی[1] لاله رخی چون چراغ — رفت خرامان بتماشای باغ

نوش لبی قهقهه شکرفشان — جعد چو زنجیر بپای کشان

فتنه زخش نرگس بیمار هم — اشکنه[2] زلف بخروار هم

راه روی در چمن[3] باغ بود — در دلش از کثرت گلها داغ بود

میشد و در گل نظری میفگند — وز شغف مرغ سری[4] میفگند

فرق فروهشته چو ابروی خویش — پشت نگون کرده چو پهلوی خویش

گرچه ز پیریش تنی بود کوز — میل جوانانش جوان بد هنوز

سرو خرامنده که بگذشت مست — مستی او توبه صوفی شکست

گفت بدو رنگی که تماشا کنم[5] — سود خود[6] اندر سر سودا کنم[7]

لاله که امروز بخندد بباغ[8] — تا شب فرداش نماند چراغ[9]

رخ بنمای ای صنم خنده ناک — پیش که از خنده بغلطی بخاک

گل که بتری ندهد گل فروش — خشک شود سود ندارد خروش

تا زنکوئی قدری سوی تست — حور و ملک در هوس روی تست

(۱) صبحدمان (۲) اشکنه - چین اور شکن ۱۲ (۳) طرف (۴) نظر (۵) کرشمه (۶) سودا به سر (۷) کرشمه (۸) باغ
(۹) تا شب فرداش نیاید چراغ۔

خوی اران پیش که ساید بسر | بس که بسائی و نبیند کسی
زرشکن راه بهائی ترین | پیری من بین ز جوانی ترین
جای نظر هست ملامت مکن | دیده نگر دای قیامت مکن
تا بدرِ عنای جوانی فروش ق | گرد چو دیباچهٔ عارف گوش
دید مباری سوی پشت دوتاه | گفت نگون گشته چه جوئی براه
پیچه که شد سوخته زان حرفِ خام ق | داد با ندیشه جواب تمام
گفت چه جویم سرِ افگنده پیش | نقدِ جوانی که بیابیم بیش
گم مکن این[۱] یافته نقدِ عزیز | بین که جوئی و نیابی تو نیز
خدمتِ پیران بجوانی پذیر | تات چو خسرو نکند ایّام پیر

مقالهٔ هیجدهم در دوادوِ راهِ نجات و جنات که اوّلِ هر دولت است، و خیزاخیز از خوابِ غفلت و عطلت که آخرِ هر دولت است، و بیدار کردنِ مردمان تا غافل نباشند از تیغ زدنِ قطعِ[۱] ایّام که الوقتُ سیفٌ[۲]، قاطعُ الناس نیام

ای رسنِ هجر گران سایه‌تر | در رسنِ عمر فرومایه‌تر

۱ آن   ۲ امامهٔ قطعی

سایہ صفت چند توان خفت چند | خیز کہ خورشید برآمد بلند
صبح قیامت بجہان در دمید | سایہ تو ہیچ نخواہد رمید
خاست ز اوج فلک آوازِ صور | ہیچ نشد خوابِ گرانِ تو دور
تا ت زمانہ زعری[۵۲] شہ نخواست | بایدت از متکای دہر خاست
صاف مبین شربتِ دوران مدام | کرت نگوں[۱] آرد چو فرو شد بکام
منج[۵۴] مشو بر فقعِ تنگِ دہر | چوں ز دیت شربتِ آبیست زہر
منج فقاع گرہ پیچ پیچ | چوں گرہش باز کشایند ہیچ
شعبدۂ دہر ز زر دو دلیل | عشوۂ عامل شد و عذر بخیل
عبرہ[۵۵] کہ جوید بخراب اندروں | تشنہ چہ نوشد بسراب اندروں
کم شود از دہر فروغ عیاں | کش نبود تیرگی درمیاں
شنبہ و آدینہ بیکجا مدوز | یک شبہ فرق ست میانِ دو روز
زینتِ دنیا چہ تمنا کنی | بہ کہ بپایانش تماشا کنی
جلوۂ طاؤس مبین در قباش[۱][۵۶] | موزۂ کیمخت سیہ بیں بپاش

[۵۲] عری۔ بالضم ننگاپن۔ شطرنج میں بادشاہ کے سامنے اگر کوئی مہرہ نہ ہو تو وہ ننگا کہلاتا ہے اور ہر مہرہ کی شہ اس پر پڑ سکتی ہے شاعر کہتا ہے کہ بیکسی سے پہلے عزم آخرت اچھا ہے ۱۲ (۱) نگوار دچو خود

[۵۴] منج بالضم وہ بھڑ رنگ کی مکھی کہ جہاں وہ بیٹھے وہاں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ فقع۔ گوز مٹری ہوئی ہوا جو پائیں سے خارج ہو۔ مجازاً عیدی ۱۲

[۵۵] عبرہ عبور کرنے کا محصول مجازاً ہر محصول یا زمین کا لگان ۱۲

[۵۶] طاؤس کی قبا پر نظر مت کر واس کے پیروں کو دیکھو کیسا برا موزہ پہنے ہوئے ہے ۱۲ (۱) در قفاش

هیچ نگر آئینهٔ آهن ست — رانکه درون تیره برون روشن ست
صورتِ آئینه ریائی شمار — کاینچه که نمود عکس ست کار
نوبه که این گرگ چو سگ میزند — در حیات ست که تنگ میرد
هر نفسے در دیئے عمر ا روی ست — درد که او عمر بدرد قوی ست
بادره دردسے که سیئے سور را — دُرد و دا زین گونه تب دور را
نیست عجب دردی گردون روُ — وین عجب آمد که دو دیشت کور
چند برائی که برایم تحنگ — اردوسه تن ملکه زده تن خدنگ
نشست اجل بین که رس کیسه ها — دوخت بیک تیر همه سینه ها
یک دمِ عمرِ تو که چیزے کم ست — بادروتِ[٣] تو همان یکدم ست
تانتو دکم زبروتِ تو دم — کی شود این بادروت توکم
رور جوانی شد و یاد تس مکن — این دم پیریست سادستس مکن
سهل مبین گنبدِ پیروزه را — قدر بدان فرصتِ هر روزه را
اریں مردں رعمل نور نیست — عید دگر ازین عاشور نیست
بس که مدار د فلکِ گشته سر — خاصه که در ظلمتِ دنیا نظر
سر چو بدو راست دگرگون شود — در چه تارے نگری چون شود

---

١ کائینه آهن ٢ صوت ٣ بادروت گمشدۂ کمر ١٢ ۴ ه بود

لیک نه تنها تنت اینجا خسی است — دست فلک ارچو تو لعبت بسی است

آنکه داد برنجش صد بلا — رخنه ز بهر سوش کرد شاید بلا

گرچه بر از گرگ شود گوشه گیر — کی رهد از دست قصاب پیر

صعوه که در دام طپید و نمرد(۱) — خواجه رها کرد غلیواز برد(۲)

از ته(۳) گل دانه بگوهر ستنگ(۴) — ماند ز غربیل بجنبها ستنگ

آنکه نه پشتیش زر پی تکیه است — پشت ندارد نه پی تکیه راست

کوز چو خواهد که سرستان(۵) او فتد — مهره پشتیش بزیاں او فتد

رخ(۷) شود از مالش تن چیں پذیر — چیں برخ آرد(۸) چو بمالی حریر

از پی این علت که بیموده گشت — رنجه مشو چوں قلم آسوده گشت

رنجه در(۹) آں باش که فرموده اند — کانچه نیاسوده بیاسوده اند

آں طلب امروز بهر گوشه شد — کز پی فردات دهد توشه

باش چو در هندسه اول رقم — در ره وحدت(۱۰) بستادن(۱۱) علم

(۱) بمرد (۲) خورد (۳) ارچه - از چه (۴) زمین میں سے پیداوار ہوئی چکی میں پسی چلنی میں چھن کر مٹکے میں قید کی گئی ۱۲ (۵) باز (۶) رستاں چت ۱۲

(۷) رخ شود دعوی ہے دوسرا دلیل بدن کو ملے تو ہوگی تو چہرہ پر شکن پیدا ہو جائیں جس طرح اگر ریشمی کپڑے کو منہ سے ملو تو اوس میں شکن پڑ جاتی ہیں ۱۲

(۸) آید (۹) براں (۱۰) توحید پر قائم رہنا ۱۲

(۱۱) برستاده

صفر متوکس نگر گئی ہیچ ہیچ — چوں بمایلس نگری مایہ ہیچ
مانہ بدہراز پئے مال آمدیم — کز پئے تحصیل کمال آمدیم
ہر کہ اریں شہر کمالے سرد — عزہ شدش سلح و حاسلے مرد
ماہ تسا چاردہ زالسو ترست — ہرتب وہر رود رسیہ رو ترست
اوح رود تا روال آمآب — دریں آں در میں آردستاب
رود بقا چوں روال او فتد — اریں آں تن سلال او فتد
چوں ہمہ رورت سد اعمال چوب — سجدۂ مکروہ بود در عروب
قافلہ درستام رشید و ہور — ارقل خولیس تو در ہیر ور
آدمیاں راسحے بس بود — گاؤ بود کس خلہ دریس بود
نہ ستد ارید کزی حساں — کم ستد ارلت مدی ناکساں
حاک نگرد و سک ار روقتں — آب نگرد و تنک ار کو فتں
آنکہ سرش تیر بود ہمسر کاں — ہست ہر یردہ رہش صدہراں
جامہ کہ ہر یرد تں سوزن ست — تار تارش ہمہ یر زور ن ست
خفتہ بحیر دتن تارک مراح — تار ورتیں لساری علاح
بیسہ جویاد انہ نہ ستر حرد — پہلوے حسیدہ مدمداں گرد

لہ کمر لہ کمالے لہ برد لہ رسیدہ ۵ہ حلہ بفتح اول و بائی
سیبع سرتیر وہر حسر کہ حلدہ باشد دراز دو ارنی گویند ۱۲ لہ یردیں لہ ساستد

جلوه گرِ دستِ زناں شد نگار | آبله باشد کفِ مردانِ کار

آنچه ز دستِ تو دهن می خورد | رشوتِ آسایشِ تن می خورد

گر دهن از لقمه بخواهد فرید | معده ز دنداں نتواند گزید

گر نرسانی بدهن لقمهٔ سیر | هر سرِ مو شعله بر آرد ز زیر

کشتنِ آں شعلهٔ دوزخ شرار | کار کن و چشمهٔ ز هر مو بر آر

چند دریں گنبدِ گرداں بگشت | خوردنِ بیکار چو گاواں بدشت

آنکه پرستد شکمِ خود بهوست | در شکمش بیں که چه معبودِ اوست

برهمن از گاؤ پرستی خرست | خر ترا زاو هندوی سرگیں پرست

کم علفی زنده بجانت کند | معده چو پر گشت زیانت کند

فاقهٔ ده روزه نه چنداں بود | هیضهٔ یک لحظه غمِ جاں بود

دشمنِ تست ایں شکمِ دام دار | دامِ شکم به که بدوزی بخار

پشتِ قوی دار که کار از وی است | ترکِ شکم گیر که بار از وی است

فربه چو بیدست شکم زله چیں | پشتِ بلنداں نرسد بر زمیں

مرغ نه بینی که پرد چوں دلیر | پشت زبر دارد و اشکم بزیر

راحتِ مردم بلبک نسارسیست | آنچه گراں هر دگراں بارسیست

از شکم حیفهٔ توده تن بدرست | سینه که هملد بس شکوهِ تن است

۱ زباں ۲ مرداں بکار ۳ نتواند ۴ چشمِ ز هر مو برآر ۵ گنبد کوژت ۶ گرداں بجست ۷ بگذشت
۸ چه معبود اوست ۹ ازاں ۱۰ گرانت ۱۱ سنوه بمعنی تنگ آمده و عاجز شده و بمعنی مصدر نیز آمده ۱۲

معده سگ دار که ره رفتنی ست — چارهٔ سر کن که کله رفتنی ست

نیست دلیر از بارِ گران سوده گشت — هر که سبکبار شد آسوده گشت

گاو پی گوی حرام اوفتد — مور نه بر حد چو ز بام اوفتد

ذره چو در رقص شود در هوا — نیست از آن کاتش فتاد او را

پیل که کوه است تواند ز بود — پشه بحر طوم تو تا در بود

تن که گران ست شود در هگرای — آنکه گران جان ست نخسد رجای

جانِ گران لنگر آهن بود — بادِ مخالف حلِ تن بود

راه دراز آمد و بارت گران — بار فگن ورنه کشی از ره کران

در شه در مرحلهٔ دل بری — هم خرد هم بار منزل بری

راه روی را که درین ساحل ست — عبرهٔ دریای فلک مشکل ست

تا نشوی غرقهٔ گردابِ تیر — در کفِ پیرِ معلم گریز

ره طلبی کان بود رنج بحث — حصه کشتی و کشته ز بحث

سالک کشتی که به تسلیم رفت — حصه را اقلیم باقلیم رفت

خرقه صد محی او تا دهست — کشتی به بحر [illegible] اهل نشست

مور که جا در پیِ مرغان گرفت — ره رخش تا عرش آسان گرفت

راهبر اندر همه جا چابک ست — کاهلی از راه روی نارک ست

لا یشیتِ سر   ۲ گو بالفتح اول و سکون واو معاک در میں تسبیب ۱۲   ۳ به معنی رحمت و اسا[illegible]
۴ منزل   ۵ ره طلبی کان بود ربح بحث   حصه را اقلیم باقلیم بحث

در همه جا حرف که باهم بود — حرف نخستین ... کون کم بود

هر که نشد پی به ... پی ره شناس — ماند ... همه چو گاو خراس

هست ... پی راهروان درگزر — راهبر راه ... روان دگر

... چو ز شارع بدر سو کشد — گم شدگان را همگی پو کشد

... سری اندر همه جا هست ... — خاص ... برا ... که کشد سر ...

چون همه جا نقش بشر باشدت — پس چو بشر ... سر گردن ...

لیک نه هر سوره ... پیشه گیر — پیر ... یکی گیر و باند ... گیر

راهبری جو که کم آسوده گشت — سبزهٔ چرخ از قدمش سوده گشت

گر به چنین راهنما ... رسی — در پی او رو که بجا ... رسی

روز تو ... شد ظلمت نور کن — پردهٔ غفلت ز نظر دور کن

بر بصر افتد ز تغافل غبار — بسته شود دیدهٔ بینا بخواب

کاهلی و خواب چو شد یار مرد — شخص چو گل گردد و رخسار زرد

نفس ترا کاهلی از پا فگند — بسکه همی بشکند ... بند بند

کاهلی ... تنکند ... تخوان — بشکنیش بیخ ز ... ناتوان

وانکه کند آدمی از گل کلال — آدمیش خوانی و باشد سفال

مهره نباشد ... سو بیمار — صید نگیرد سگ بختی شکار

۱؎ باهم ۲؎ برگزر ۳؎ ... ۴؎ باش ۵؎ باش ۶؎ دائره ۷؎ یعنی تسبیل و بند ۸؎ گردد ۹؎ حساره ۱۰؎ بختی ذخیره ۱۲

پاس بحشیم دگران داشتن　　لنگر خود خوابِ گران داشتن

آنکه بود خوابِ گران لنگرش　　بارِ دگر چون کشد آخر سرش

کے شود آنکس چو فرشته پران　　کش شود اندام ز لنگر گران

چون تنِ ما که بخود بر گم ست　　لنگر از خوابِ گرانتر گم ست

سنگ بسر گام توان رد هزار　　خواب بسر پاے بحرد بکار

شرع که بر بستن از آنست نهاد　　از پئے بیداری خواب نهاد

رنج کش از خواب فگندت برو　　دار چو پیشانی خود رو بشو

مرد شو از رنج شود غرقِ خو　　خواب وآن دست بشوید رو

آنکه خورد غوطه ناب اندرون　　کے رود آں لحظه بخواب اندرون

میم که حتیم فرا هم بداشت　　خفت الف کو حرکت هم بداشت

گرچه الف اوّلِ اصحاب گشت　　زیر نشینِ همه زین خواب گشت

حکایت جوینده شب قدر که سالها دیده را از خواب تا

دوخته بود و چون نعمتِ آن شبش رسید خوابش بربود

عابدے از زمره دلال دهقت　　تا چهل سال شبها نخفت

گرچه که هم عمره و هم بدر داشت　　آرزوے لوزتِ قدر داشت

۱ مرد　۲ بر　۳ پیر کم سکار افتاده بالجبر رلوں ۱۲　۴ هردم　۵ گران　۶ نگید
۷ ادرا　۸ کہ　۹ گران

هر قره[1] آتش سوزنده انداخته | دیده بدامانِ فلک دوخته
یک شررش از انجمنش که روزنه بنمود | نرگسِ مستش سوی بالیں غنود
پهلوی سنگیں بزمیں نرم کرد | دیده بخفتن قدری گرم کرد
تا رخ ازاں خوابِ ستمگاره شست | آمده بود و شده و فتنه که جست
صبحدمش نے نفیر آواز داد | کانچه شد اکنوں نتواں باز داد
آں همه بیداری چل ساله پیش | چشم تو بفروخت بیک خوابِ خویش
خواب دمے بهره چو زلیسان[2] دهد | خواب همه عمر چه حسرتها[3] دهد
خسرو اگر زنده دلی زینهار | ایں نفسے چند بجاں زنده دار

مقالهٔ نوزدهم در شکایتِ گردونِ دوں که مهرِ او در بیابانِ بے آبادی را آفتابِ بے آب میرساند و دورِ او هوشیاراں را خراب در آب میگرداند و برآوردنِ دمِ سرد برای بے همدمانِ گرم خوں که از آسیبِ دهرِ تیزرو پیوندهای ایشاں جدا جدا گشته و فرو بردنِ بادِ[4] حسرت از یادِ فروزندگانِ خاک که گوهرهای ایشاں در زیرِ گل ناپیدا گشته

[1] هرقرهٔ [2] درماں [3] هوس بازاں [4] باد

ای شده مغرور به مستی خیال — جلوه کنان در تتق ماه و سال

پرورش مادر گردون مبین — کآفت جان کس ست انگبین

هر که ازین تیشه ... کرد نوش — خون وی از سینه بر آورد جوش

باده باندازه بود خوشگوار — بیش خوری بیشتر آرد خمار

هر چه رسد بهر زیادت مپوی — بین کمی عمر زیادت مجوی

... که بگرباپه خوشی با سرود — تا که ز رقص که افتی فرود

لابه مبین زین سگ روباه گیر — گرگ کهن ماند و قصاب پیر

لقمه طرار که مستی درست — مستی سهل ست خمارش بلاست

بوی سلامت مده باغ دهر — راکه سرشتست نه تریاق زهر

باغ چه بینی که بهارش نیست — هیچ گلی نیست که خارش نیست

شادی عالم که سراسر غم ست — آنکه بود شاد بعالم کم ست

ایچه درین دیر ربوی درست — مرحله از مرحله خوبی ترست

چشمه که بینی سراب سپهر — سوخت بسی تشنه دلان را بمهر

هر که بهرسس گرد بهر ثناب — رشته سیه ماند دو دیده پر آب

مهر کسی را که چنین ست خوی — کینه وی چون بود آخر بگوی

مردم بینا نه رهد زین دو کور — مالا کور است و درو جاه کور

۱ تیشه ۲ بگوی ۳ بوی ۴ چشم ۵ آب ۶ او

گہ دہرت ملک مدر پوڑہ — گہ کدار کاسہ تو کور ہ
نقش فلک خواندہ شد رین حراع — دانہ ختما کشش حیہ آگہ رباع
لسکہ کساں را لب آمد بعس — بر سراں حرف نشد ہیچکس
کانکہ درآمد بہ تن ورفت کیست — وآمدن درفتن او بہر چیست
پیکر آراستہ این چیست تن — رمز مہ ساختہ این حیہ سخن
غرقہ ماندیم دریں چاہ لیست — ہیچ سررستہ نیامد بدست
غوک حیہ از غلغلۂ حویشتن — سکے تنو دارلب دریا سحن
آہ کہ فرصت ہمہ بر باد رفت — کار بہ بر قاعدۂ دادرفت
باغ جہاں لو ... وفائے نداد — سبزۂ او مہر گیا ... ے نداد
گردشِ گردوں رحقاس نکرد — عمر حیاں رف کہ رُوپس نکرد
بادیہ حونخوار و مراحل حراب — قافلہ نگرشت و مسافر نخواب
ہر کہ بمراہی عولاں تشافت — گم شد و از حویش نشانے نیافت
چوں نتواں جستن ازیں تیرہ حاے — بہدہ تاچند زنی دست و پاے
دروحلِ تر چو ... کسی در شود — ہر چہ کہ ... فرد تر شود
حاک ہو حواہد کہ فرو گیر دت — یاے بہ گیر د کہ گلو گیر دت

لا دیرہ ۔ لا رفتس لا عرق لا کہ لا حوس لا سر لا د
لا حوگلو

چوں کشد رشتہ آخر زاں گل کسے　　کو رشتہ فرو رفتہ تر از تو بسے

گرچہ بسے دام بریشم بود　　دامِ بسے مرغ سریشم بود

گر مگسے پا ننہد بر سریش　　سر نبرد تا ننہد پائے خویش

ہر کہ بچربی خورد اسبابِ دہر　　پر مگسش نیست بجلّابِ دہر

مور کہ بر شہد چناں پر کم ست　　ہر چہ بود چرب گرفتش کم ست

ما مگسِ خشک و عسل پا نگیر　　کیست رہانندہ چو گشتیم اسیر

ہر کہ گراں جست رہا شد زجنگ　　کس نزند تار نخستیں زچنگ

با کہ تواں ساخت دریں پردہ ساز　　کیست کہ با او بتواں گفت راز

دہر کہ از خویش دو رنگی زشست　　زو نتواں محرمِ یک رنگ جست

وانکہ بیک رنگ برآرد علم　　زود کشد چرخِ دو رنگش قلم

دشمنِ بے مغز شد ایں ہفت پوست　　زانکہ بیک جائے نخواہد دو دوست

دولتِ آں یار کہ یاریش ہست　　رونقِ آں گل کہ بہاریش ہست

ما ہم ازیں پیش کسے داشتیم　　ہمدمے و ہم نفسے داشتیم

زاں ہمہ گلزار گیاہے نماند　　اہل چہ جوئیم کہ جائے نماند

ن۱ ما　ن۲ ہر چہ　ن۳ پر کمی ہیں یا پر کم۔ کہ معنی بیکار ہونا کسی کام کا نہونا۔ جلاب
الفتح۔ کھینچنے والا مجازاً مشہور کرنے والا مطلب یہ ہے کہ جو فریب سے لوگوں کی مال کھائیگا اُس کی بے قدری
خود بخود ہو جائیگی زمانہ کو اس کی شہرت کی ضرورت نہ ہوگی ۱۲　ن۴ پر مگسے ہست بجلاب زہر　ن۵ بجنگ
ن۶ دو رنگی　ن۷ از

آنکہ ست مستند در ایوان و کاخ | زاں ہمہ یک مرغ نہ بینم بشاخ
بیش کہ از درد کنم سینہ چاک | خاک بفرق افگنم از دست خاک
حال کرا گویم و ہم حال کو | ہمنفس یار من امسال کو
رفتہ بغار آں ہمہ یاران یار | اے من مسکیں سگ یاران غار
خاک شد آں صورت زیبا بتاں | اے سر من خاک کف پائے بتاں
در سر درد چو آشفتگاں | گام زدم بر سر آں خفتگاں
خاک بکاویدم و آمد نہ بود | نعرہ زدم ہیچ جوابم نہ بود
بس تن آزادہ کہ زیر مغاک | خاک شد و باز بیامد ز خاک
قطرہ کہ افتاد بدریا درون | باز ہماں قطرہ کے آید برون
ہمنفسے نیست دریں بوستاں | تا کہ تواں گفت غم دوستاں
فاختہ ہر صبح کہ کوکو زند | سوختگی از جگرش بو زند
دہ کہ بماند ایں دل مدہوش تاں | گم شدگاں را کہ خوشم بشتاں
سوخت دل و نیست فراہم گشت | آرزوئے دل قدرے کم نگشت
آں ہمہ یاراں و حریفان مے | رفتہ براہے کہ بیایم پیے
اے دل ازیں غم کہ تو داری بکام | دیدہ رہا کن کہ بریزد تمام

۱ مے ۲ خاک بسر برکنم ہیچو خاک ۳ خاک شد جہاں شد ۴ ایں ۵ بکاویدم ۶ آزردہ
۷ کند ۸ جگرم بوکند ۹ از ۱۰ بایرسم ۱۱ زیں ۱۲ بیایند ۱۳ ازاں ۱۴ نریزد

دره که در تن ز بهر ستم بود | نقش چون او به جهان مست بود

نقش که از بهر رستن برود | [illegible] که چنین [illegible] چون برد

ذره که نقش [illegible] بود | گرچه نقش ز بهر [illegible] بود

[illegible] که [illegible] [illegible] کس | [illegible] [illegible] که در [illegible]

[illegible] که [illegible] [illegible] | [illegible] و گریه [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] | گرچه [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] یاران کجا | [illegible] [illegible] [illegible] یاران کجا

[illegible] [illegible] [illegible] | [illegible] [illegible] [illegible]

گل که شود مجلس یاران بود | گل نتوان گفت که خار آن بود

شمع سرا [illegible] و بهار [illegible] | بیان [illegible] مرهم نه پذیرد قرار

دور که گردش به سحر رسید | دور تقاضا به سر پایان رسید

[illegible] شدم زان ره دور و دراز | وقت نیامد که آیند باز

قدم زین غم که بخویشان رسم | [illegible] که با ایشان رسم

زنده که بر زنده رسد [illegible] | زانکه با ایشان [illegible] اندک [illegible]

لیک بدان [illegible] که بماهی رسید | [illegible] ضرور [illegible] که بخوری رسید

[illegible] شمع دل اهل [illegible] گفته‌اند و بمعنی چراغ مجازی ۱۲ [illegible] از [illegible] وقت نباید

از [illegible] بایشان [illegible] بر [illegible] بالا [illegible] بال [illegible] ماهی برج حوت

ما کہ ازین قافلہ وا ماندہ ایم　　تا تو ندانی کہ جدا ماندہ ایم
نیست کہن ابلق عالم چنان　　کش بتوان باز کشیدن عنان
گرچہ بظلمات زمین نور نیست　　رہ کہ بتب رو در روی ور نیست
گرچہ ز صحبت دو سہ گلمے نسیم　　ما قبت الامر بدیشان رسیم
آنکہ ز ما کوس روائی زدند　　خیمہ بصحرا ی جدائی زدند
مژدۂ وصلت دہم اے جان پاک　　خاک چو آمیختہ گردد بخاک

حکایت صیاد پشمینہ پوش کہ در پوست رو باہ او فتاد و عاقبت پوستین نشان کرد

صید گر دام بصحرا کشید　　بر سر رہ رخت تمنا کشید
ماند جگر تشنہ دران سادہ دشت　　تا ر فلک خیمۂ رخشان بگشت
گردش آن چشمہ بہ بالا فرق　　کرد ہمن تشنہ دہم رآب غرق
از طرف دشت دو رو باہ پیر　　گشت رلون زان سگ روباہ گیر
تشنہ سوے صید گہش آمدند　　دام ندیدہ بہ تہش آمدند

لا جہان　　لا لیک شب و در رہم دور نیست　　لا صید　　لا این چسچ
لا ارسگ

خواجه که آماده شدش بهرِ دوش | شُقّهٔ رنگین (ن۱) زد و پشمینه پوش
غرق بخوی در (ن۲) پیشِ آفتاب | سوی لبِ جوی روان شد چو آب
آن دو دهان بسته و صحرا نورد | جفتِ ستم گشته و از جفت فرد
زهره دو از خویش نه یارای زر دو | دشمنِ جان گشته بر اندام تو
برتنِ شان موی شده آبگون | موی بمو تیغ کشیده بخون
گفت یکی زان دو (ن۳) که بخوی نم کشند | تا ز سر این (ن۴) شقه برو نم کشند
وان دگری گفت سر افگنده پیش | بین که چه بر یافتم (ن۵) از موی خویش
هر دو درین فتنه بخون دست شوی | کار بخورشید برآمد ز جوی
دید چو مظلوم زبون آمده ق | کار (ن۶) بخورشید ز شب خون آمده
گفت بدان (ن۷) همنفسِ خرقه باز | کای چو من از همنفسان مانده باز
وقت شد اکنون که سر اندر کشیم | خرقهٔ دیرینه ز سر بر کشیم
مهرِ کهن رشته گسست ای دریغ | بیم جدائی ست نه (ن۸) تشویشِ تیغ
دامنِ صحبت چو شد از هجر چاک (ن۹) | گر کشم این پیرهن از سر چه باک
روکه ز دیوار فرو رفت روز | شرط بود اشکِ وداعی بسوز
پیش که از همدگر افتیم فرد | خیز که گیریم (ن۱۰) کنارِ بدرد

ن۱ سفرهٔ روزی ن۲ زان نفس ن۳ ره ن۴ سرزین ن۵ تافتم
ن۶ آب ن۷ بدان ن۸ ز ن۹ پاک ن۱۰ بگیریم

بین که درین دوریِ دورِ دراز | باز بیک جاے که آئیم باز
وان[1] دگر از دیده فرو ریخت آب | سوخته را گفت بزاری جواب
کاے بوفا محرمِ پیمانِ من | نیم دمِ مونس و مهمانِ من
گیر که سوزیم درین غم چو عود | تنگدلی سود ندارد چه سود
رفت[2] چو صحبت ز ولایت برون | ما و فراقی ز نهایت برون
گر هوسِ وصل بود سینه سوز | وعده بدہ کانچه موئینه دوز
زانچه[3] بشمشیر کتادند ساز | از سرِ سوزن بهم آرند باز
یار[4] دو هوند که ما هم کنند | کارِ دو مشتاق فراهم کنند
ای که بخوردی[5] ادبِ روزگار | صحبتِ یاران بغنیمت شمار
گر نگری بوے وفا در کسے | یاے هوسیش چو خسرو[6] بسے

مقالهٔ بیستم در نصیحتِ فرزندِ مستوره و سائرِ مستورات

جوان و زال لا زالت مستورة فی [illegible] نهار الستار و
فیه حقیقتِ [illegible] بندِ منظوره و حاضره محظورات

[1] آن [2] گشت [3] زانچه کتادند شمشیر [4] تا [5] بخوردی
[6] ز خسرو بسے

وعائشہ از جلال تابان اللہ علیہن وآمنہن من النار
رہنمونی ہر عجوزہ تا بسجودِ طاعت ثمرہ را در بر زمین
مسمار کنند و ہم در جوانی دینِ عجائز آموزند و اگر
آرزو گل بستن کنند رشتہ از دوکہ گل از خار
سوزن کنند و چشمِ فراخ بیرون کہ سوزن دوزند

ز رخِ تو[1] چشم و چراغِ دلم	خوبترین میوۂ باغِ دلم
گرچہ کہ اخوان چو تو نیک اختر اند	نیز تو در دیدۂ من[2] بہتر اند
گاہِ ثمار ا بدلِ باغبان	سرو ہمان باشد و سوسن ہمان
دختر اگر نیست پسر گر شود	بہ صدف ساده گہر گر شود
بحرت کہ فالِ تو ہمایون نہاد	نامِ تو مستورۂ میمون[3] نہاد
زانکہ چو معیارِ تو از بیش دید	سکۂ مستوری تو بیش دید
ہست امیدم کہ بفرخندہ فال	نامِ تو از حالِ[4] تو گیرد جمال

ن۱ تن ۱۲
ن۲ در دیده ما
ن۳ مستوره و میمون
ن۴ فال

لیک توہم کوش کہ انجام خویش — رہست کنی قاعدۂ نامِ خویش
سال توبہت ست زنہ آئین زیست — حال ببین از رہ عدہ شناسی کہ چیست
چون نفسِ عمر بداں درگیتی — ہم سرِ من ریں نفس از سرگیتی
عشق جہاں سارکہ ارستانِ خویش — زندہ کنی بستِ جو لیتانِ خویش
تا چو سر پردتیِ افتادہ ام — من زتو زایم کہ تر ازادہ ام
حاں سگِ آن دخترِ آزادہ شد — کر رحمِ او پدرتش زادہ شد
ماید چوں در خلفِ ارجمند — تاصدف آوارہ برآید بلند
درکہ بزرگاں ہمہ ملیتش کیند — مادِ صدف ہم للطفیلش کیند
سہ کہ گشتی از پےِ سامانِ خویش — یاے برنخیرہ دامانِ خویش
تاکہ سخند رمقام شکوہ — دامنت از سنگ چو دامانِ کوہ
سگ تو گر لنگر دامانِ تست — دامن تو پردۂ سامانِ تست
ہر قدمے کرییں دامان شکست — بردہ نتش گشت و سامان شکست
یا چو فروخفت در آرامِ خویش — خواب نہ بیند مگر آرامِ خویش
مردِ نشاماں نہ ورِں مادر رنگ — آرد نخیزد چو نخند دو سنگ
رن کہ برو گشتنش آساں بود — ازہمہ در خانہ ہراساں بود

لہ در — لہ نفسے عمر — لہ کی — لہ گشت سامان

لہ سہ اراں

آں کہ شب از مردہ بدزدد کفن روز بپرسد زہمہ مرد و زن

زاں کہ خرامد بہ گل و لالہ زار جیب بگل بخشد و دامن بخار

چوں بگل سرخ شود چشم سبز خندۂ گل ہست تقاضائے سبز

بر رخ گل گونہ بیذرۃ بد است چشم چو شد سرخ سپیدۃ بد است

سرمہ بچشم خود ازاں سال مخواہ کہ شود از سرمہ ہمہ رو سیاہ

در خور آں زن کہ درش گشت یشم سرمہ بر و دست و سپیدہ بچشم

روی زگلگونہ باطل مشوی کوش کہ بغازہ شوی سرخ روی

تا کند آوازۂ صدق و صفا زاں رخ حمرات حمیر اخطار

خود نبرم ظن کہ زنی پارسا است چوں رگ زن علۃ عرق النسا است

پاک چہ بینیش لب آسودگی باش کش آید کہ آسودگی

عصمت زن محنت بی باکی است خانہ پر از دبہ سائگی است

پر مگس اند ایں ہمہ شکر لباں مانع شاں تیغ شدہ نی زباں

گرد شکر زاں مگس اندک بود گر نہ مگس راں شاں اتابک بود

(۱) نہ بیدت (۲) دربن ۶ در موتی یشم پتھر سبز رنگ کا ہوتا ہے ۱۲ (۳) بری ۹ حمرات سرخ رنگ عورت حمیر التصغیر حمرا کی اور لقب ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ۱۲ ۵ عرق النسا بیماری درد کی جو ٹانگ میں ہوتی ہے جس کو رانگھن کہتے ہیں اور اس رگ کا نام ہے جو سرین سے ٹخنہ تک ہے۔ اور اسی میں وہ درد ہوتا ہے۔ عرق ترجمہ رگ اور النسا رکا زن ۔ ۱۲ (۴) اندر (۵) شد دیا ۸ محافظ ۔ اتالیق ۔ ادب سکھا نے والا سلجوقیوں کے زمانہ میں سنقر نسنقر و یلدگز میں اتالیق تھے بخلاہ وقتوں میں ۔ فارس ۔ شام ۔ عراق کے خود مختار بادشاہ ہوگئے ۔ فارس کے اتابکوں میں ابو بکر بن سعد زنگی شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کا ممدوح اور عراق کے اتابکوں میں قزل ارسلان زیادہ مشہور ہوا ۱۲

رن بحوانی که ملامت کند — پیر تو دلس که ندامت کند

سینهٔ رالان که سر افگنده نیست — بر کمند بیش سر ارشرم خویش

راان که دل ز آسودگی آرا دماند — خانهٔ ویران ز ... آباد ماند

وان که فرو رفت بسیل شراب — خانه خرابات شد و او خراب

چون می آلوده خود شریف — از در و دیوار در آید حریف

گرچه که در حجره بود دور جام — بوی همسایه رساند پیام

تهر بعو عاست ز دیو لیید — قفل بدر بر نه و گم کن کلید

پرده نشین کافت خود بین دید — از پی بی پردگی خویش دید

طعنه بخواهی بخود از همدمان — پرده نشین باش نه با محرمان

لقمه که سرپوش نه بر شی بود — از مگس و مور امان کی بود

تب چو نه سدی سر دیگ نعیم — گربه و سگ را ز ملامت چه بیم

گر بکی مقعد ... دام مگس — مقنع تو دام فرشته است و بس

مقنعهٔ پاک سعفت سران — از سر دو بر کلهٔ سروران

یک حجم دستارک زن درست — نه ز دو دستار فقیهان مست

حلوه نه آن شد که ... چون پری — حلوه نماید برا تو هری

لا ر لا اند لا اند لا مورش لا دستیارک لا دستان
لا ستے

جلوه گران شد که ز شرم و هراس　　در تتقِ ستر بود[۱] روشناس

خنده نخواهی ز قریبانِ خود　　پرده کن از پرده نشینانِ خود

باش چو خورشید در انوارِ خویش　　کن ز[۲] حیا پردهٔ رخسارِ خویش

وان که برانداخت حیا را نقاب　　دست بشو زان[۳] که ازو رفت آب

پردهٔ عصمت ز لبس آلودگی　　رخنه برخنه شود از سودگی[۴] ها

خیمه[۵] ز نم شد نگسار ار چو[۵] قوت　　زنده شود چون تنهٔ عنکبوت

فعلِ بد[۶] از زن پسِ دامان کند　　آن چه[۷] کند دهر چه پنهان کند

هر که در برهنگی کوشدش　　برهنه چون کرد کجا پوشدش

رند که نا کرده زند لافِ کار　　کرده چگونه نکند آشکار

رسم بد انست که چون بد کنند　　شهرتِ آن از شرفِ خود کنند

هر زنِ زیبا[۸] که برعنائی ست　　از پسِ ده پرده برسوائی ست

چون زنِ بد رو بتباهی نهد　　شکلِ وی از فتنه گواهی دهد

چنگ چو آغوش گرفتند تنگ　　کرد حکایت رگِ غماز چنگ

گشت چو دف برتنِ خود پرده بند　　پرده سخن گفت ببانگِ بلند

هر که بجز خفت حلالت بود　　رو[۹] ننما گر همه خالت بود

۱. شود ۲. آن ۳. بشوزد ۴. بودگی ۵ خیمه زنم - اس شعر کا مطلب صرف اسقدر ہے کہ اگر خیمہ بھیگ گیا اور ویسے ہی بھیگا ہوا ڈال چھوڑا اُس پر مکھیاں بھنکتی رہیں تو وہ گلکر پڑ جائے [illegible] سے بھی بودا ہو جائیگا ۱۲
۵. چه ۶. خود ۷. آنکه ۸. رعنا ۹. رخ منما

روے تاب ارمه وخورشید هم — تا بود سایه همت همقدم

هر که بخلوت حرم تو محرم بود — خاص بکن گرچه برادر بود

عصمتیان انتقام جیال — جلوه حرام ست مگر بر حلال

حق که با خواجه هم راه نوشت — با تو میان ربیے گدا نوشت

زن بجوانمردی و در جور نیست — مرد بود زن که جوانمرد نیست

لیک چنان پیر متوشد جو ر — گر تو گریبد کسیران تکوے

خانه که آسایش او کم بود — گرچه بهشت ست جهنم بود

مطبخ اگر رور زن و دش سود — گریه کنان حلق گریبد رود

کاهش جان ستد گه یاوری — زن بدرستی و زبان آوری

خواجه که با لوش زبان آوری ست — باسگ وحشی بجوال اندرست

آهوی خانه که خوشان ر بد — گرگ درنده است خود دان بلد

مرد سگ عربده دل ریش کرد — زن به یکی عربده دامن کرد

نعرهٔ سگ نیست بتحریک مالش — گرگ زنه رحمه آر دعال

خانگیان است عذاب الیم — خانه خدا مفلس و زن نارحیم

شوی که از کیسه تو نگر لود — خود صنم اندر زر و زیور بود

۱) سایهٔ تو ۲) بوست ۳) نویست ۴) تنگ ۵) جو ۶) گرد ۷) ک
۸) خرار ۹) انک زبان

لیک چو بے توشہ بود شوہرش | بہ ز قناعت نبود زیورش
در طلبی زیورِ دُرجِ ملوک | در زخوے جبہہ و رشتہ زدوک
زآئینہ و شانہ رہا کن ہوس | آئینۂ تو رخِ شوئی و بس
فرد تواں داشت اگر زن نگاہ | سایہ ہمت جفت نہ خواہم براہ
لیک چو زیں ننگ نداری گزیر | سایہ یکی بس بود بر سرِ یر
شوی یکی گرزنِ مردم رگ است | یک زن و دہ شوہرہ خوک و سگ است

نفس کہ در قالبِ مردم گم است | دشمنِ مردم بتنِ مردم است
با تو چو بدخواہ ہم خانگی است | کشتنِ بدخواہ ز مردانگی است
بر دلِ آسودہ نہ خواہی گرہ | تا بتواں رشتہ درازش مدہ
یارِ دل آں گاہ نشیند بجائے | کش نہ شود دیدہ بہ بد رہنمائے
واین ہمہ آفت کہ بتن می رسد | از نظرِ توبہ شکن می رسد

دیدہ فرو پوش چو دُر در صدف | تا نہ شوی تیرِ بلا را ہدف
دلبرِ دو چشم چو مائل شود | دستِ نظر رشتہ کشِ دل شود
دیدۂ بادام چو بے پردہ گشت | مغزِ وی از زہرِ دہن خوردہ گشت
تا گرہِ غنچہ نہ باید گشاد | راہ نہ یابد بگریبانش باد
چشم گہہ بگشاد سرِ سوزنی | آں سرِ سوزن شودش روزنی

۱۔ ننگ ۲۔ گرزن کے معنی تاج مرصع کے ہیں اور مردم رگ کے معنی نصب اور اصل کے ہیں معنیِ شعر ظاہر ہے
۳۔ شوہر ۴۔ بود ۵۔ ہنر گزشت ۶۔ چو ۷۔ روشنی

زن که گشت از پی شهوت چراغ   کی بود از پرتو نورش فراغ

مرد که یکسو نهد از جاده گام   خلق به نیکیش نگیرند نام

خاصه عروسے که سرعنائی است   نام بدش بین که چه رسوائی است

فسق جوانان چو دگرگون بود   فسق زن پیر نگر چون بود

زال که با سرمه کند زاغ چشم   گائیں از مرگ شود زاغ چشم

زال که او حامل باد و دم است   حامل از آتش نکی از مریم است

زآب شود هرتن آلوده پاک   پاک نگردد زن بدخو بخاک

گرچه کسے پاس تو دارد دلے   به ز تو پاس تو ندارد کسے

نفس تو چون خود نکند زر ترا   جز تو نگهبان که بود مر ترا

آن که کند خود گره خویش باز   پاس که دارد گرهش را آزار

جسم چو خود را به عمارت کند   رخنهٔ او را که عمارت کند

سر چو خود آید بپئے گرگ ایستان   سگ چه کند گرچه بود پاسبان

زن که جدا ایستد از نفس داد   سر بهوس بدهد ز فساد

حکایت زن پارسا که از نظر پادشاه چشم زخمش رسید

۱ زال کند سرمه در داغ چشم ، ع ۵ زاغ چشم کبود چشم - ۱۲   ع ۵ باد و دم - مکر و فن ۱۲

۲ پیر بار   ۳ کند

۴ خویش

و دو چشم جہاں بین خود را فدائے پارسائی خود گردانید
و بعفت قرة العین ماند

تاجورے را ز سر قصر بلند   پیش دو پیر شہ نظری فگند

دید بتے در تہ دیوار قصر   زہرہ نگارے ہمہ خوبان عصر

شاہ کہ آں دید قرارش نماند   قاعدۂ صبر بکارش نماند

گرم فرستاد پیامے برو   تا فگند دست بکارے درو

گرد بت از پاکی دامان خویش   دامن خود پردۂ سامان خویش

رفت پس پردہ بسے گفتگوے   کام نیابد لب ور کام جوے

شہ کہ شدش پردۂ دل چاک چاک   پردہ برانداخت ز بیم ہلاک

گفت بخادم کہ شد از بارگاہ   پردہ کشا از شبستان شاہ

گفت صنم اے ملک روزگار   تاجوران با گدایان چہ کار

چیست درین تن کہ بجستت نکو   کز کشش سینہ گرفتیش دوست

کرد ملک دیدۂ حسرت پر آب   گفت دو چشم تو ز من برد خواب

رفت پری چہرہ بکنج درون   کرد بانگشت دو دیدہ برون

داد بخادم کہ بگو با امیر   کانچہ ز من دوست گرفتی بگیر

خادم ازان حال که بسته امود | گشت ز سوزش دل تیره دود
از عملِ خود بخجالت نشست | گرد رها دامن پاکش ز دست
ای که توئی دیدهٔ حسن و نور | باش درین گوهر نعمت صور

گفتار اندر اختتامِ این مجلدِ مخلّد که جلدِ خلدِ بریست مبارک

دانانِ مقالات او و اتمامِ این نیّرِ منوّر که نور بست

مر تاریک دلانِ ضلالت را و بر سحر ... مهر جبینان

ازین بحرِ موّاج گوهر ریختن تا گم شوند و در تنِ خزف صفتان

ازین دمِ مسیحی روحِ ناطقه دمیدن تا مردم شوند

چون قلم نعمه بو ساز کرد | گوشِ فلک را سخن بار کرد
ختمهٔ خاطر که عبارتش بود | داد بتر الی که حمارتش بود
حصر که در محبره ام راه یافت | ختمه که گم کرد درین جاه یافت
آبِ حیات از قلمم قطره جست | زین مه ... سیاهی نشست
صد تن قدرست درین یک رقم | زان گر رستش سجده درختِ قلم
راه نهی رهبر تر د گوهرین | جا که انگشت بهد کس برین
جامِ مئے ساختم از جوی خویش | ے خمِ سرکه که کند سینه ریش

الستست ٢ ا حاشئے که

هست بهر نکته دقایق بسی | تاش نه بپژرد نه شناسد کسی

این صنم نو که شد اندر خرام | هست سراپای ز خوبی تمام

خاست سروی ست که زین بوستان نخاست | راست ترا زهر چه توان گفت راست

وسمه ز عنبرست برابروی شان | کحل خدائیست بچشم اندرشان

گیسوی او شد همه سودای دل | خال سیه نیز سویدای دل

صندلش از تری دم سوده ام | سرخیش از خون دل اندوده ام

دود برآورده ام از جان فگار | تا رقم کردم ازینسان نگار

جلوهٔ این بت چو مه از زیر میغ | نیست ز هر دیده که بیند دریغ

جز سه تن پیشه که محرم نیند | تازه کنند این دم و همدم نیند

زان سه یکی هست غزلخوان خام | کور و شن نظم نداند تمام

تیغ زبان ناشده کارآزمای | گاه سر نظم برد گاه پای

این تن فرزند بر دیده بند | وز پدرش نعره برآید بلند

باز ز خواننده بدگاه کار | هست تبر کاتب ناقص نگار

نظم روان را ز قلم داده گوی | خرد شکسته سر و پایش بجوی

هر سخنی کانش تخطش کرده جای | گم شد ازان تیرگیش دست و پای

خامه چو تیر بروانی ازو | کور شده عین معانی ازو

(۱) زال (۲) مران ابروش (۳) رقم کرده از در نگار (۴) آن (۵) ابرو (۶) کنندش (۷) بدرگاه (۸) کو

ہر کہ چنیں کرد سخن را سواد   چوں قلم خویش سیہ رو باد

زیں دو مخالف چو روی متفرق   تا نکند ایں ہنر و ستم کیں تر

آنکہ کند حسنِ دقاحت وراح   سایۂ انصاف نہ بیند رشاح

کرلک کیں را دہد از رہ آب   حک نہ کند حرف ہمہ نقش صواب

گرچہ دقایق نگرد بے نظیر   پیر کند خوردہ چو موار خمیر

مرغ کہ در اصل بود خار خور   خار خورد بر سرِ خرمائے تر

نظم کس از عیبِ ہنر پاک نیست   آبِ رواں بے خس و خاشاک نیست

دُر کہ بہت ست بدریا در دل   بے صدف از آب کے آید بروں

کوہ کہ از تیشہ متسک بود   سنگِ وے اندروں ریزہ لدک بود

چشمِ ہنر بیں بود از عیب پاک   بے ہنر از عیب کند دیدہ پاک

عیبِ ہنرمند کہ جوید حسے   آئینہ را نیست نہ بیند کسے

دیدۂ انصاف چو بینا بود   دُر شمرد گرچہ کہ مینا بود

وانکہ ندارد دل رحمت پذیر   تہمت لیتمیہ نہد بر حریر

رسمِ بزرگاں بود انصافِ کار   کارِ خساں نیست مگر خار خار

خم کہ درم اول زر وبج بود   عدلی او در ارقم انصاف بود

بر سرِ ہر نامہ کہ آصف نشست   قدرہم اللہ من الصف نشست

الاسیم (۱) تیری (۲) اندروں دریزس (۳) چونہ عدلی۔ ایک سکہ کا نام ہے ۱۲ (۵) دوست (۶) دست

بیشترین عدلی پیشینه ساز — داشته از انصاف[۱] و عدالت طراز

گیر که باشند نخاله بسی — چند ز الماس و هم آخر کسی

داند از آنجا که سخن دانی است — کین چه نمودار سخن رانی است

گوهر ازین گونه ز کان که زاد — نادره چندین ز زبان که زاد

در ته هر بیت جهانی نهان — عرصهٔ هر بیت جهان در جهان

دل چو همه درّ بزرگست پر — کی شود از سرزنش خرد خرد

هر در ازین زیور هر دو سر است — گر نشناسی تو عزامت گرست

دار که نظر سوی هنر بسته است — عیب ز خود کن که نظر بسته است

گر منگر کائینه بر کار هست — کوری احول نظر[۲] راست بست

راست نهان گر نظر دیده باز — کور به از کاژ چو بیند باز

دوخته به دیده ازین ناکسان — کاهل نظر چشم زنند از خسان

در زر پی دیده به دید نیست — گردن خر در خور تعوید نیست

این دو رقم کش بهم خون داده ام — چاشنی باده برون داده ام

تا کنم آن را که بود باده کش — هم بچکه چاشنی باده خوش

سفره چو در پیش گه خوان رسد — پیشتر از کاسه نمکدان رسد

چون رقم آرایش نامه جست — خال نهد بر رخ ناخن نخست

(۱) انصاف عدالت (۲) نظرم (۳) که

مایہ یکے دادہ ام ارصد بردل   تا کشم کس بکس ارحسد بردل

کژ برود گفتیِ باریک و کم   موکہ بود حر دیہ پیچید ہم

عیر کریں موے تگاپی کند[1]   سلتیا درں[2] کہ ریح میرد

استرہ با آنکہ دم تیر یافت   موتر دمو تواند شگافت

گیر کہ ما جیست دراهم ایم   آنکہ کم ارماست اردکم بہ ایم

حوں بکشد اررگ سرجانگاں   کاروکِ باردر قصابگاں

آنکہ مقابل بسماں باری ست   باسے اگر رحم خورد عازی ست

تندی خشم رحرا ملق بد ـ   راست کہ دیوانہ را حمق ست

دہ دہی رر کہ اریں میتی میت   فرق بدہ یار دہش میتی میت

دیر سود پختہ تیسں ددپخت   گر رسے پختہ ام ایں ودپخت

ہر کہ خورد با دحلالش کام   وآنکہ حرامش کند او راحرام

ہر شکر مس کہ مگس رہ بتود   باز بخویم کہ د کم بدسود

سگ چو بردپیلو بہ وریہ سوال   اردہش استدلِ چیں توال

کم کند آہنگِ ربوباں دلیر   راع خورد طعمہ دندانِ شیر

سیل کہ با کوہ در آید بجنگ   یابش بہر حیلہ در آید[3] بسنگ

[1] تسد   [2] سلتا درں اس کی موجھ بگڑ د۔ ریح میرد یعنی بیہودہ کتا ہے ۱۱

[1] کس   [2] دلتس   [3] حیلہ   [4] برآید

آنچه سراپا همه گردندگی ست | زو طلب [illegible] نه فرخندگی ست
کیست که اول فلکش برکشید | کش به نهایت نه بخنجر[1] کشید
کوزه که دولاب روان کرد ساز | [illegible] برآورد نگون برد[2] باز
سر ز فلک چون بود اندر پناه | کافکندت هم [illegible] کلاه
سهل مدان بازی چرخ بلند | شعبده [illegible] بازی مخند
خندهٔ تقلید[3] که در کر بود | با [illegible] خندهٔ دیگر بود
[illegible][4] این صنم عشوه[5] ساز | طفل فریب آمد و برنا نواز
هر طرف آراسته رو [illegible] دگر | هر نفسش میل [illegible][6] دگر
نقش چه بینی تقفا [illegible] پلنگ | [illegible] نگه کن بجنگ[7]
مارکه رنگین [illegible] برقباست[8] | [illegible][9] آفت و دام بلاست
آئینه بر [illegible] | روز [illegible] وسمه و سرمه [illegible]
بیوه که او وسمه برابرو کشد | دل بیقین [illegible] که بهر سو[10] کشد
تشنهٔ باز بهنگام خاست | از پی خونابه سر خار [illegible][11]
رقص کبوتر [illegible] دل ربا | زخم [illegible] نگر[12] در قفا
سرخ و کبود [illegible] که درین قلزم ست | خون شده [illegible] ماتم ست

۱ بخنجر ۲ کرد ۳ خنده به تقلید ۴ [illegible] ۵ عشق باز ۶ [illegible] ۷ بجنگ
۸ در قفاست ۹ سگه‌ار ۱۰ برسو ۱۱ خاست ۱۲ از

تیر که پر عاریت از مرغ یافت — کز پر مرغ تو اندر شتافت

از غلطم کانچه نمودم به پیش — عربده بود نه پرخاش خویش

من که ز شاخ هنرم نیست بار — به نبود لائقم از آبی و نار

در گهرم هست ز کان شما — لقمه زنان ریزهٔ خوان شماست

چون ز شما یافتم این دُر بجیب — دادهٔ خود را نتوان کرد عیب

ماه که در پرتو خورشید زیست — گرمی خورشید برو بهر چیست

دانه که از ابر شود بهره یاب — بس که هم از ابر شود غرق آب

دُر که درین سینه نهان داشتم — یک بیک[1] از دل بزبان پاشتم

گر بد و گر نیک فگندم به پیش — خواه بکش نرخ کن و خواه بیش

بار سر از اندیشهٔ گنجینه سنج — گشت یکی گنج فراهم ز رنج

گر بود از عمر شمار[2] دگر — پنجه رسانم بپنجم[3] بار دگر

من کنم آنچه از دلم آید بکسب — باقی الاتمام علی الله فحسب

شکر خدا را که ز فضل خدای — گشت قرین چو بهشت این سرای

بیست خزینه است در و پُر ز گنج — بیست خزینه ز صد و بست و پنج

در همه بیت آوری اندر شمار — سه[4] صد و ده بر سر سه هزار

از اثر اختر گردون خرام — شد بد و هفت این مه کامل تمام

(۱) نام بکن (۲) شماره (۳) بچهار (۴) سیصد و